قواعد وفوائد پر مشتمل ابتدائی طلبہ
کے لیے ایک انمول تحفہ



معین طالب منشا

شرح

فارسی قواعد وانشا

از
محمد تابش رضا مصباحی

قواعد وفوائد پر مشتمل ابتدائی طلبہ
کے لئے ایک انمول تحفہ

معین طالب منشا
شرح
فارسی قواعد وانشا

از

محمد تابش رضا مصباحی

نام کتاب	معین طالب منشا شرح فارسی قواعد وانشا
مؤلف	مولانا محمد تابش رضا مصباحی
کمپوزنگ	محمد تحسین رضا، 09639915032.
سن اشاعت	
ناشر	

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
۱	فہرست کتاب معین طالب منشا شرح فارسی قواعد وانشا	۳
۲	دعائیہ کلمات	۵
۳	کچھ باتیں کتاب کے بارے میں	۶
۴	شرف انتساب	۱۱
۵	تہدیہ	۱۲
۶	درس نمبر،۳ ☆ مرکب اضافی	۱۳
۷	درس نمبر،۴ ☆ مرکب توصیفی	۱۴
۸	درس نمبر،۵ ☆ واحد،جمع	۱۵
۹	درس نمبر،۶ ☆ اسم اشارہ،مشارالیہ	۱۶
۱۰	درس نمبر،۷ ☆ مرکب تام	۱۸
۱۱	درس نمبر،۸ ☆ ضمیر	۲۲
۱۲	درس نمبر،۹ ☆ حروفِ جر،حروفِ استفہام	۲۴
۱۳	درس نمبر،۱۰ ☆ دن، مہینے،موسم	۲۷
۱۴	درس نمبر،۱۱ ☆ عدد،معدود	۲۹
۱۵	درس نمبر،۱۳ ☆ ماضی مطلق	۳۱
۱۶	درس نمبر،۱۴ ☆ ماضی قریب	۳۳
۱۷	درس نمبر،۱۵ ☆ ماضی بعید	۳۵
۱۸	درس نمبر،۱۶ ☆ ماضی احتمالی	۳۷
۱۹	درس نمبر،۱۷ ☆ ماضی استمراری	۳۹
۲۰	درس نمبر،۱۸ ☆ ماضی تمنائی	۴۱
۲۱	درس نمبر،۱۹ ☆ فعل مجہول	۴۳
۲۲	درس نمبر،۲۰ ☆ فعل مضارع	۴۵
۲۳	درس نمبر،۲۱ ☆ فعل حال	۴۷
۲۴	درس نمبر،۲۲ ☆ فعل مستقبل	۴۹

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
۲۵	درس نمبر،۲۳ ☆ فعل امر،فعل نہی	۵۱
۲۶	درس نمبر،۲۴ ☆ فعل منفی	۵۳
۲۷	درس نمبر،۲۵ ☆ اسم فاعل	۵۵
۲۸	درس نمبر،۲۶ ☆ اسم مفعول	۵۷
۲۹	درس نمبر،۲۷ ☆ اسم تفضیل ،اسم ظرف	۵۹
۳۰	درس نمبر،۲۸ ☆ اسم آلہ	۶۱
۳۱	درس نمبر،۲۹ ☆ حال، ذوالحال	۶۳
۳۲	درس نمبر،۳۰ ☆ موصول،صلہ	۶۵
۳۳	درس نمبر،۳۱ ☆ استثنا، مستثنیٰ ، مستثنیٰ منہ	۶۷
۳۴	درس نمبر،۳۲ ☆ ندا،منادی	۷۰
۳۵	درس نمبر،۳۳ ☆ افعالِ وجوبی	۷۲
۳۶	درس نمبر،۳۴ ☆ آغازیدن اور گرفتن کا استعمال	۷۵
۳۷	درس نمبر،۳۵ ☆ توانستن کا استعمال	۷۷
۳۸	درس نمبر،۳۶ ☆ گزاشتن کا استعمال	۸۰
۳۹	درس نمبر،۳۷ ☆ شرط وجزا	۸۲
۴۰	درس نمبر،۳۹ ☆ اردو میں ترجمہ کرو	۸۵
۴۱	درس نمبر،۴۰ ☆ فارسی بناؤ	۸۸
۴۲	درس نمبر،۴۱ ☆ اردو میں ترجمہ کرو	۸۹
۴۳	درس نمبر،۴۲ ☆ فارسی بناؤ	۹۱
۴۴	درس نمبر،۴۳ ☆ اردو میں ترجمہ کرو	۹۲
۴۵	درس نمبر،۴۴ ☆ فارسی بناؤ	۹۳
۴۶	درس نمبر،۴۵ ☆ اردو میں ترجمہ کرو	۹۴
۴۷	درس نمبر،۴۶ ☆ فارسی بناؤ	۹۵
۴۸	درس نمبر،۴۷ ☆ اردو میں ترجمہ کرو	۹۶

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
۴۹	درس نمبر،۴۸☆ فارسی بناؤ	۹۸
۵۰	درس نمبر،۴۹☆ اردو میں ترجمہ کرو	۹۹
۵۱	درس نمبر،۵۰☆ فارسی بناؤ	۱۰۰
۵۲	درس نمبر،۵۱☆ اردو میں ترجمہ کرو	۱۰۱
۵۳	درس نمبر،۵۲☆ فارسی بناؤ	۱۰۳
۵۴	درس نمبر،۵۳☆ اردو میں ترجمہ کرو	۱۰۴
۵۵	درس نمبر،۵۴☆ فارسی بناؤ	۱۰۵
۵۶	درس نمبر،۵۵☆ اردو میں ترجمہ کرو	۱۰۸
۵۷	درس نمبر،۵۶☆ فارسی بناؤ	۱۰۹
۵۸	درس نمبر،۵۷☆ اردو میں ترجمہ کرو	۱۱۰
۵۹	درس نمبر،۵۸☆ فارسی بناؤ	۱۱۱
۶۰	درس نمبر،۵۹☆ اردو میں ترجمہ کرو	۱۱۳
۶۱	درس نمبر،۶۰☆ فارسی بناؤ	۱۱۵
۶۲	درس نمبر،۶۱☆ اردو میں ترجمہ کرو	۱۱۶
۶۳	درس نمبر،۶۲☆ فارسی بناؤ	۱۱۸
۶۴	درس نمبر،۶۳☆ اردو میں ترجمہ کرو	۱۱۹
۶۵	درس نمبر،۶۴☆ فارسی بناؤ	۱۲۱
۶۶	درس نمبر،۶۵☆ درخواست کا ترجمہ	۱۲۳

﴿دعائیہ کلمات﴾

عالی مرتبت استاذِ محترم پیکرِ اخلاص وعمل حضرت مولانا محمد عمر قادری صاحب قبلہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

الحمدللہ میں نے حضرت مولانا محمد تابش رضا مصباحی کی تصنیف کردہ کتاب ''معین طالب منشا شرح فارسی قواعد وانشا'' کو بغرضِ تصحیح ازابتدا تاانتہا بالاستیعاب بغور پڑھا۔میں نے موصوف کو اس کتاب کو عمدہ سے عمدہ بہتر سے بہتر امید سے بالاتر پایا۔موصوف نے اس کتاب میں فارسی جملوں کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا ہے اور اردو کی فارسی الفاظ کے حسین پیرایے میں عمدہ تراکیب کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہیں کہیں طلبہ کے افادے کے لیے ایک ہی جملہ کی فارسی کوئی تعبیروں میں رقم فرمایا ہے۔ساتھ ہی اکثر اسباق سے متعلق فارسی زبان کے ضروری دیگر قواعد مع امثلہ وحوالاجات نقل فرمائے ہیں جس سے باذوق طلبہ ومدرسین کو کافی فائدہ ہوگا''ان شاءاللہ تعالیٰ''

پس مولا تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگارِعالم مولانا تابش صاحب کی اس کتاب کو مقبول عام وخاص فرمائے،طلبہ ومدرسین کو اس کی ضیاء بار کرنوں سے منور ومجلیٰ ،مصفیٰ ومنقیٰ فرمائے اور موصوف کے قلم میں مزید قوت،عزم میں استحکام اور علم وعمل میں بے پناہ برکتیں اور رحمتیں عطا فرمائے آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ التحیۃ واکرم التسلیم۔

محمد عمر رضوی

مدرس الجامعۃ القادریہ رچھا ریلوے اسٹیشن

ضلع بریلی شریف یوپی انڈیا

۱۰ محرم الحرام،۱۴۳۸ھ مطابق،۱۲/۱۰ اکتوبر،۲۰۱۶ء

﴿کچھ باتیں کتاب کے بارے میں﴾

مدارس کے ابتدائی طلبہ کرام کو فارسی زبان سے شناسائی کے لیے تیار کی گئی ''فارسی قواعد و انشا''ایک بہترین کتاب ہے جس کو حضرت مولانا اختر حسین صاحب فیضی نے ترتیب دیا ہے۔ کتاب مذکور کے عمدہ ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ آج مرکز علم وادب الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے کئی ایک مدارس میں داخلِ نصاب ہے۔الحمدللہ علیٰ احسانہ راقم الحروف کو تین سال تک اس کتاب کی تدریس کی سعادت حاصل رہی۔ دورانِ تدریس حاشیۂ ذہن پر اس کارِ خیر کا خیال گزرا کہ تدریس کے ساتھ ساتھ کیوں نہ کتاب کی تمرینات اور دروسِ انشا کو حل کر کے یکجا کرلیا جائے۔ پھر اپنے اس خیال کو عملی جامہ پہنانے سے قبل درج ذیل پانچ علمائے کرام سے اپنے خیال کا اظہار کیا:

(۱) استاذ محترم پیکر اخلاص وعمل حضرت محمد عمر صاحب قادری استاذ الجامعۃ القادریہ رچھا ریلوے اسٹیشن بریلی شریف۔

(۲) کرم فرما استاذِ محترم حضرت مولانا اثیر الدین صاحب مصباحی استاذ اہل سنت بدر العلوم جسپور، اتراکھنڈ۔

(۳) ادیب شہیر حضرت مولانا محمد جلیس احمد صاحب استاذ بشیر العلوم بھوج پور ضلع مرادآباد

(۴) برادر مکرم حضرت مولانا مفسر عالم مصباحی تحسینی استاذ احسن البرکات اکبری خداگنج ضلع شاہ جہاں پور۔

(۵) رفیق درس حضرت مولانا سید شکیب رضا قادری مصباحی پرنسپل جامعہ رضویہ گلشن برکات، کدورہ، ضلع جالون۔

ان حضرات نے میرے ارادے پر نہ صرف خوشی کا اظہار کیا اور اسے کرنے کا حکم دیا بلکہ حوصلہ افزائی اور پذیرائی بھی کی۔ اپنے بڑوں کی حوصلہ افزائی کے بعد پھر کیا تھا میں نے اپنے ارادے کو عزم مصمم میں تبدیل کرتے ہوئے کام کا آغاز کر دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کام اپنے پایہ تکمیل کو پہنچا لیکن بعد تکمیل پھر وہی اصلاح، نظر ثانی، پروف ریڈنگ، کمپوزنگ اور اس سے بڑھ کر طباعت کے معاملات کے سبب کام سرد مہری کا شکار ہو گیا اور مشیت ایزدی سمجھ کر خاموش بیٹھ گیا۔ لیکن بعد میں احساس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام کاموں کے لیے امام الاولیا حضرت سید مخدوم علاء الدین کلیری معروف بہ صابر پاک کلیر شریف کی مقدس بارگاہ کا انتخاب فرمایا ہے جبھی کیا ہوا کام اپنے اختتام کو نہ پہنچ سکا اور جب حضرت صابر پاک کلیر شریف کی بارگاہ سے متصل دعوت اسلامی کے مدرسہ ''جامعۃ المدینہ فیضان صابر پاک'' کلیر شریف میں تدریس سے منسلک ہوا اور اپنے اس کام کا ذکر اپنے رفقائے تدریس سے کیا تو ان سب نے جلد از جلد اشاعتِ کتاب پر اصرار کیا اور ان کے اصرار نے مجھے مہمیز کیا اور پھر رکا ہوا کام آگے بڑھا۔ کتاب کی کمپوزنگ ہوئی، اصلاح کے لیے اپنے اساتذۂ کرام کو کتاب پیش کی۔ انہوں نے بھی شفقتوں سے نوازتے ہوئے اصلاح فرمائی اور اس طرح کتاب اشاعت پذیر ہوئی۔

اب ذرا ایک نظر ادھر بھی کہ اس کتاب میں کیا کیا گیا؟:

(۱) تمرینات اور دروسِ انشا کا حل

(۲) مختلف مقامات پر کہیں اسباق کی مناسبت سے اور کہیں تمرین کے اختتام پر کچھ قواعد و فوائد کا اضافہ۔

(۳) تمرینات و دروسِ انشا کے حل کے بعد مختلف کتابوں کے فکر انگیز ونصیحت آمیز اقتباسات کا انضمام۔

(۴) مختلف مقامات پر فارسی وار دو محاورات کا ذکر۔

(۵) اصل کتاب میں کئی مقامات پر کمپوزنگ کی غلطیاں در آئی تھیں جس کے سبب پڑھنے

اور پڑھانے میں دقت کا سامنا ہوتا تھا تو اس کے لیے خود مصنف صاحب قبلہ سے رابطہ کر کے اصلاح لی اور اسے درج کیا۔

درج بالا کاموں سے لے کر اشاعت تک کے مرحلہ کی تکمیل تک پہنچنے میں جن اساتذۂ کرام، علمائے عظام، رفقائے درس وتدریس کا تعاون حاصل رہا ان کی بارگاہ میں نذرانۂ شکرانہ پیش کرنا صرف ضروری ہی نہیں بلکہ اخلاقی فریضہ بھی ہے۔اسی اخلاقی فریضہ کی ادائیگی کرتے ہوئے میں سب سے پہلے ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں:

(۱)عالم نبیل فاضل جلیل حضرت مفتی محمد نسیم صاحب قبلہ مفتی مرکزی مدرسہ اہل سنت اجمل العلوم سنبھل۔

(۲)استاذ محترم حضرت مولانا محمد عمر صاحب قبلہ استاذ الجامعۃ القادریہ رچھا۔

ان کے بعد میں ان پانچ علمائے کرام (جن کے اسمائے کرام کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے) کی بارگاہ میں بھی شکریہ کا گلدستہ نذر ہے جنھوں نے ناچیز کے ارادے کی تحسین بھی فرمائی اور حوصلہ افزائی بھی جس کے بعد ہی کام کی شروعات کی گئی۔

ان تمام علمائے کرام کی بارگاہ میں حاضری کے بعد اپنے رفقائے تدریس حضرت مولانا محمد تحسین رضوی عطاری اسحاقی اور حضرت مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی کا بھی سراپا سپاس ہوں کہ جن میں سے اول الذکر نے میرے لیے اپنا قیمتی وقت نکال کر کتاب کی کمپوزنگ اور سیٹنگ کے مسائل حل کر دیے اور موخر الذکر نے میرے لیے کئی پی ڈی ایف کتابیں فراہم کیں جن کا کچھ نہ کچھ حصہ ''قواعد وفوائد'' کے تحت درج کیا گیا نیز حل تمرینات کے اخیر میں نصیحت آمیز اشعار یا اقتباسات کا اضافہ ان کے ہی مشورے سے کیا گیا۔

اور ہاں بہت سے مقامات ایسے بھی ہیں جہاں جامعہ اشرفیہ کے طلبہ کے تیار کردہ نوٹ کے ذریعہ مدد لی گئی ہے۔

یہ تو وہ علمائے کرام ہیں جنھوں نے کتاب کی اشاعت میں مجھے اپنے خاص تعاون سے نوازا

ان کے علاوہ ان تمام علمائے کرام اور احباب کی بارگاہ میں بھی تشکر لیے کھڑا ہوں جنھوں نے کسی نہ کسی طرح میرا تعاون کیا۔

اب اخیر میں اہل علم کے حضور یہ عریضہ پیش کر رہا ہوں کہ میری یہ کاوش قابل استفادہ ہے تو استفادہ کے بعد ضرور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اگر کوئی کمی نظر آئے یا اصلاح کی کوئی گنجائش ہو تو ضرور ضرور اطلاع فرما کر شکریہ کا موقع فراہم فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کمیوں کو دور کیا جا سکے۔

محمد تابش رضا مصباحی
خادم۔جامعۃ المدینہ فیضان صابر پاک، کلیر شریف، اتراکھنڈ۔
فون نمبر.9457722443

شرفِ انتساب

جلالۃ العلم

حافظ ملت علامہ الشاہ الحاج **عبدالعزیز** علیہ الرحمۃ والرضوان

صدر العلما مظہر حضور مفتیٔ اعظم ہند

تحسین ملت علامہ مفتی **محمد تحسین رضا** خاں علیہ الرحمۃ والرضوان

تہدیہ

اپنے والدین کریمین جن کی شبانہ روز دعاؤں کے صدقے مجھے اس کارخیر کی توفیق ملی

(درس نمبر ۳)

مرکب اضافی

اردو میں ترجمہ کرو: | فارسی بناؤ:

گربۂ خالد	خالد کی بلی	رئیس کا چشمہ	عینکِ رئیس
پائے کلیم	کلیم کا پیر	فجر کی نماز	نمازِ فجر/نمازِ صبح
خوے دوست	دوست کی عادت	ریحانہ کی انگلی	انگشتِ ریحانہ
شترِ عامر	عامر کا اونٹ	گھوڑے کی زبان	زبانِ اسپ
شیر گاؤ	گائے کا دودھ	گیہوں کی روٹی	نانِ گندم
مسطرِ زاہد	زاہد کا اسکیل	مدرسہ کا دروازہ	درِ مدرسہ
دخترِ سلمہ	سلمہ کی لڑکی	بکری کا پیر	پائے گوسفند/بُز
زوجۂ سالم	سالم کی بیوی	بھینس کی ناک	بینیِّ میش
عندلیبِ ہمشیر	بہن کا بلبل	شوکت کا لفافہ	پاکتِ شوکت
خوشۂ انگور	انگور کا گُچھا	کتاب کا پارسل	امانتِ کتاب
شجرِ انبہ	آم کا درخت	خالد کا منی آرڈر	حوالۂ خالد
دوچرخۂ وسیم	وسیم کی سائیکل	تیرا گلاس	کاسۂ تو
اطاقِ من	میرا کمرہ	اپنا پیر	پائے خود
کاسۂ تو	تیرا پیالہ/کٹورا	مسعود کا پاسپورٹ	تذکرۂ مسعود
دہانِ خود	اپنا منھ		

(درس نمبر ۴)

مرکب توصیفی

اردو میں ترجمہ کرو: | فارسی بناؤ:

مدادِ کوتاہ	چھوٹی پنسل	بڑی بہن	خواہرِ/ہمشیرِ بزرگ
جانورِ وحشی	جنگلی جانور	بوڑھا باپ	پدرِ پیر
سگِ سیاہ	کالا کتا	ٹھنڈا پانی	آبِ سرد/خنک
انبۂ ترش	کھٹا آم	چالاک لڑکا	پسرِ چابک
کارْدِ کند	کُٹھل/بھتری چھری	خوبصورت عورت	زنِ خوب رو
مردِ دلیر	بہادر آدمی	تیز چاقو	چاقوے تیز
سبوے کہنہ	پرانا گھڑا	نوعمر لڑکی	دخترِ نوخیز/نوعمر
مینائے منقش	نقش ونگار کی ہوئی شیشہ کی بوتل	چوڑا کمرہ	اطاقِ کشادہ
چشمۂ صافی	(پانی کا) صاف چشمہ	لنگڑا آدمی	مردِ لنگ
خامۂ نو	نیا قلم	بھاری بوجھ	بارِ گراں
سخنِ تلخ	کڑوی بات	اندھی عورت	زنِ نابینا
		عقلمند مہمان	مہمانِ عاقل/زیرک

حروف علت: چہ، کہ، زیرا کہ، زیراچہ، چرا کہ، لہذا، از۔ مثلاً بیروں نمی روم کہ آفتاب گرم است۔ جملہ اول کو معلول اور جملہ ثانی کو علت کہتے ہیں۔

فائدہ: اکثر معلول مقدم اور علت مؤخر آتی ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے جیسے موسم تابستاں بود ازیں سبب درسفر تأمل کرد۔ (مفتاح القواعد)

(درس نمبر ۵)

واحد، جمع

اردو میں ترجمہ کرو:		فارسی بناؤ:	
چشمانِ سرخ	لال آنکھیں	سبز رومال	رومالِ/دست مالِ سبز
ارکانِ اسلام	اسلام کے ارکان	روٹی کے ٹکڑے	پارہ ہائے نان
لانۂ مرغ	پرندہ/چڑیا کا گھونسلا	کتاب کا ورق	ورقِ کتاب
کتابِ کہنہ	پرانی کتاب	درخت کے پتے	برگہائے درخت
برگہائے درخت	درخت کے پتے	مدرسہ کی گھنٹی	زنگِ دبستاں
انبۂ شیریں	میٹھا آم	بلبل کے گھونسلے	آشیانہ ہائے عندلیب
جانورانِ وحشی	(بہت سے) جنگلی جانور	میٹھا میوہ	میوۂ شیریں
چوبِ خشک	سوکھی لکڑی	پالتو مرغی	ماکیانِ اہلی
مداد ہائے حامد	حامد کی پنسلیں	کھٹے لیموں	لیمون ہائے تُرش
قلمہائے قشنگ	(بہت سے) خوبصورت اقلام	لمبی چونچ	منقارِ دراز

واحد۔جمع کے قواعد:

(۱) اگر واحد اسم کے آخر میں الف یا واؤ ہو تو جمع بناتے وقت ''یاں'' کا اضافہ کرتے ہیں مثلاً دانا سے دانایاں، خوب روسے خوب رویاں، سخن گو سے سخن گویاں بینا سے بینایاں وغیرہ۔ (۲) اگر بے جان اسموں کے آخر میں ''ہ'' (ہائے مختفی) ہو تو جمع بناتے وقت اسے عموماً گرادیتے ہیں مثلاً خامہ سے خامہا، اور اگر اس طرح جمع بناتے وقت دو اسموں میں التباس آتا ہو تو پھر ''ہ'' کو قائم رکھتے ہیں جیسے جامہ کی جمع جامہ ہا ہوگی کیوں کہ جام کی جمع جامہا آتی ہے مثلا نام سے نامہا کیونکہ نامہ کی جمع نامہ ہا آتی ہے۔ باقی آگے

(درس نمبر ۶)

اسم اشارہ ، مشارالیہ

اردو میں ترجمہ کرو:		فارسی بناؤ:	
ایں خامۂ محمود	یہ محمود کا قلم	یہ اسلم کی گھڑی	ایں ساعتِ اسلم
آں طفلانِ جاپان	وہ جاپان کے بچے	یہ محمود کی کاپیاں	ایں بیاضہائے محمود
آں پسرِ نیک	وہ نیک لڑکا	وہ چھوٹا پرندہ	آں مرغِ کوتاہ
آں دخترانِ نمازی	وہ نمازی لڑکیاں	وہ بڑے کمرے	آں اطاقہائے کلاں
ایں کاسۂ لبریز	یہ بھرا ہوا پیالہ	یہ اسلامی مدرسہ	ایں دبستانِ اسلامی
ایں کاسہ ہائے زنان	یہ عورتوں کے پیالے	یہ مدرسوں کے دستور	ایں دستور ہائے مدارس
آں کتابِ نو	وہ نئی کتاب	وہ سائیکل کی قیمت	آں قیمتِ دوچرخہ
آں شاگردانِ مدرسہ	وہ مدرسہ کے طلبہ	یہ سونے کی انگوٹھیاں	ایں انگشتریہائے زر
ایں عینکِ سلیم	یہ سلیم کا چشمہ	یہ قیمتی گھڑی	ایں ساعتِ گراں
آں عینک ہائے نو	وہ نئے چشمے	وہ چمکتا ستارہ	آں ستارۂ درخشاں

گزشتہ سے پیوستہ (۳) چند فارسی الفاظ کی جمع ''ات'' سے آتی ہے جیسے بیگم سے بیگمات دہ سے دیہات وغیرہ اور گر اسم کے آخر میں ''ہ'' (ہائے ملفوظی) ہو تو جات کا اضافہ کرتے ہیں جیسے نقشہ سے نقشہ جات، کارخانہ سے کارخانہ جات، شاہراہ سے شاہرات اور شاہراجات، شعبہ سے شعبہ جات، مسالہ سے مسالہ جات۔ رہنمائے فارسی ص ۱۴،۱۵)

تمرین

(۱) مضاف اور مضاف الیہ کے دس فقرے جن میں واحد اور جمع کا استعمال ہے:

(۱) گربۂ خالد (۲) پائے کلیم (۳) شترِ عامر (۴) دخترِ خالد (۵) زنِ سلیم (۶) برگہائے شجر
(۷) شجر ہائے انبہ (۸) مداد ہائے بکر (۹) بیاضہائے زید (۱۰) دخترانِ ارم

(۲) دس فقرے ایسے جن میں مشار الیہ مرکب اضافی ہے:

(۱) ایں مدادِ حامد (۲) آں کتابِ سلیم (۳) ایں خانۂ محمود (۴) آں پسرِ زید
(۵) ایں کتابِ خالد (۶) آں دخترانِ فاطمہ (۷) آں کاسہ ہائے زنان (۸) ایں طفلانِ جاپان (۹) آں اسپہائے رشید (۱۰) ایں عینکہائے تو

(۳) دس فقرے ایسے جن میں مشار الیہ مرکب توصیفی ہے:

(۱) آں انبۂ ترش (۲) ایں جامۂ سپید (۳) آں آبِ شیریں (۴) ایں مداد کوتاہ
(۵) آں جانورِ وحشی (۶) ایں کاردِ کند (۷) ایں جامہ ہائے نو (۸) آں چشمۂ صافی
(۹) آں مرغِ کوتاہ (۱۰) ایں زنِ نیک

اسمائے اشارہ کے قواعد:

(۱) جب ایں کا مشارٌ الیہ روز، شب، سال وغیرہ ہو تو ایں کے بجائے اِم کا حرف آجائے گا جیسے امشب (آج رات) امروز، امسال وغیرہ

(۲) لفظ "ہَم" اسمائے اشارہ سے پہلے آکر تاکید کے معنی پیدا کردیتا ہے۔ لفظی تبدیلی یوں آئے گی ایں سے ہمیں اور آں سے ہَماں ملا کر پڑھا جائے گا مثلاً ہمیں شب (اسی رات) ہَماں روز (اسی دن) وغیرہ۔ (رہنمائے فارسی ص ۱۴)

(درس نمبر ۷)

مرکب تام

اردو میں ترجمہ کرو:

خالد بیدار است۔	خالد بیدار ہے۔
نوشاد رنجور است۔	نوشاد رنجیدہ ہے۔
طاؤس گرسنہ است۔	مور بھوکا ہے۔
سیبِ کشمیر شیریں است۔	کشمیر کا سیب میٹھا ہے۔
ساجد دکتور است۔	ساجد ڈاکٹر ہے۔
اکرم کشتیبان است۔	اکرم ملاح ہے۔
دستمالِ فیروز کثیف است۔	فیروز کا رومال میلا ہے۔
محمود خفت۔	محمود سویا۔
امجد رسالہ خواند۔	امجد نے رسالہ پڑھا۔
برادرم قلم تراش داد۔	میرے بھائی نے قلم تراش دیا۔
طالبان پرکار آوردند۔	طلبہ پرکار لائے۔
من دستِ برادر گرفتم۔	میں نے بھائی کا ہاتھ پکڑا۔
چاکرِ شاہ قبا آورد۔	بادشاہ کا نوکر جبہ لایا۔
رئیس شیشۂ مرکب شکست۔	رئیس نے دوات (کی شیشی) توڑی۔

فارسی بناؤ:

خالد کا بلبل اڑ گیا۔	عندلیبِ خالد پرید۔
پانی کا پیالہ بڑا ہے۔	کاسۂ آب بزرگ است۔
سلیمان کی بیٹی نے قرآن پڑھا۔	دخترِ سلیمان قرآن خواند۔
بلی کا ناخن قہر الٰہی ہے۔	ناخنِ گربہ قہرِ الٰہی است۔
احمد نے نیلا موزہ بہن کو دیا۔	احمد جرابِ کبود بہمشیر / ہمشیر را داد۔
درخت پر خشک پتا نہیں ہے۔	بر درخت برگِ خشک نیست۔
تیز قینچی محمود کی ہے۔	مقراضِ تیز محمود راست۔
ہندوستانی کھلاڑی کامیاب ہوئے۔	بازی گرانِ ہندی کامیاب شدند۔
علما دین کے ستون ہیں۔	علما ستونِ دین اند۔
پرندے دیوار پر بیٹھ گئے۔	مرغاں بر دیوار نشستند۔
لڑکیاں ہال میں کھیل رہی ہیں۔	دختران در تالار / در اطاقِ بزرگ می بازند۔

مثنوی: وہ منظوم کلام جس کے ہر بیت میں دو قافیہ علیحدہ ہوں (حاشیہ گلستاں)

مثنوی

جہاں اے برادر نماند بکس — دل اندر جہاں آفریں بند و بس
مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت — کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کُشت
چو آہنگِ رفتن کند جانِ پاک — چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

(گلستاں باب اول ص ۲۹)

تمرین

مندرجہ ذیل فقروں میں سے مرکب اضافی، مرکب توصیفی، مرکب مفید اور مرکبِ غیر مفید کو الگ الگ لکھ کر ترجمہ درج کریں:

بنائے استاسیون	اسٹیشن کی عمارت	مرکب اضافی غیر مفید
کتابہائے کتب خانہ	کتب خانہ کی کتابیں	مرکب اضافی غیر مفید
حولۂ دراز	لمبا تولیہ	مرکب توصیفی غیر مفید
غازِ سپید	سفید بگلا	مرکب توصیفی غیر مفید
قاشُقِ فولاد قشنگ است	اسٹیل کا چمچہ خوبصورت ہے	مرکب اضافی مفید
اطاقِ خواب تاریک است	سونے کا کمرہ تاریک ہے	مرکب اضافی مفید
شب ہائے تاریک خوفناک اند	اندھیری راتیں خوفناک ہیں	مرکب توصیفی مفید
کشاورزِ جفاکش	محنتی کسان	مرکب توصیفی غیر مفید
لباسِ ابریشم	ریشمی لباس	مرکب توصیفی غیر مفید
ماہ شوال	شوال کا مہینہ	مرکب اضافی غیر مفید
رہنمائے مسلمانان عالم است	مسلمانوں کا رہنما عالم ہے	مرکب اضافی مفید
نانِ گرم خوب است	گرم روٹی اچھی ہے	مرکب توصیفی مفید
گلِ تر خوش رنگ است	تازہ پھول خوش رنگ ہے	مرکب توصیفی مفید
میوۂ پختہ ذائقہ دار است	پکا ہوا پھل لذیذ ہے	مرکب توصیفی مفید
چشمِ گربہ روشن است	بلی کی آنکھ روشن ہے	مرکب اضافی مفید
حاکمِ دہلی	دہلی کا حاکم	مرکب اضافی غیر مفید

مردِ نیک	نیک مرد	مرکبِ توصیفی غیر مفید
شیرِ گاوٴ مفید است	گاے کا دودھ فائدہ مند ہے	مرکب اضافی مفید
دیوارِ گِل	مٹی کی دیوار	مرکب اضافی غیر مفید
نبیرہٴ علی	علی کا پوتا	مرکب اضافی غیر مفید
دامادِ سعید	سعید کا داماد	مرکب اضافی غیر مفید
جدہٴ ما پیر است	ہماری دادی بوڑھی ہیں	مرکب اضافی مفید
جدِ صالح عالم است	صالح کے دادا عالم ہیں	مرکب اضافی مفید
گلِ خوشبودار	خوشبودار پھول	مرکب اضافی غیر مفید
کلاغہاے سیاہ	کالے کوے	مرکبِ توصیفی غیر مفید
تیمارستانِ رانچی	رانچی کا پاگل خانہ	مرکب اضافی غیر مفید

ضمیروں کے استعمال کے چند اصول: (۱) جس کلمے کے آخر میں ''ہ'' ہو اور اس کے ساتھ ضمیر متصل ملائی جائے تو اس ضمیر سے پہلے ''**الف**'' بڑھا دیتے ہیں تا کہ دو ساکن جمع نہ ہوں۔ مثلاً خامہ ات۔ جامہ ات۔ رفتہ اند۔ (۲) جن لفظوں کے آخر میں الف یا واوٴ ہو ان کے بعد ضمیر متصل میں ''ے'' مجہول لاتے ہیں جیسے بوسے بویش۔ پاسے پایش وغیرہ۔ (۳) فارسی میں مضاف پر اکثر کسرہ آتا ہے اور یہ کسرہ علامت اضافت ہے لیکن جب مضاف الیہ **م** یا **ش** یا **ت** ہو تو مضاف پر فتح آئے گا جیسے کتابَم، بَرادرَش، پدرَت۔ (فارسی بول چال) (صفوۃ الصادر)

اسم ضمیر کے بارے میں مختصر وضاحت: ضمیر متصل صرف اسم کے ساتھ ہی نہیں لگتی۔ بلکہ حروف کے ساتھ بھی مل کے آتی ہے مثلاً کت = کہ + ات۔ کش = کہ + اش، وغیرہ۔ **فائدہ: ضمیر مشترک:** کبھی کبھی کسی کام کو اپنی ذات سے مخصوص کر کے اس میں تاکید یا زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس وقت ضمائر کے ساتھ خود، خویش، خویشتن، کا اضافہ کرتے ہیں۔
اس کی بھی تینوں حالتیں آتی ہیں یعنی فاعلی، مفعولی، اور اضافی۔

(درس نمبر ۸)
ضمیر

اردو میں ترجمہ کرو:

سگِ او خوب است	اس کا کتا خوبصورت ہے
گربہاے ایشاں اہلی اند	ان کی بلیاں پالتو ہیں
خانہٴ تو بعید است	تیرا گھر دور ہے
کتابہاے شما نو اند	تمہاری کتابیں نئی ہیں
اُردکِ من سپید است	میری بطخ سفید ہے
گوسفندانِ ما سیاہ اند	ہماری بکریاں کالی ہیں
برادرم نیک است	میرا بھائی نیک ہے
خامہٴ ما کجا است	ہمارا قلم کہاں ہے
چشمت سرخ است	تیری آنکھ لال ہے
مدرسہ ہاے تاں قریب اند	تمہارے مدرسے قریب ہیں
مویش دراز است	اس کا بال لمبا ہے
پدرانِ شاں چگونہ اند	ان کے والد کیسے ہیں

فاعلی حالت: او خود یا او خودش۔ ایشاں خود یا خودشاں۔ تو خودت۔ شما خودتاں۔ من خود۔ ما خود۔
مفعولی حالت: خود را یا خودش را۔ خودشاں را۔ خودترا۔ خودتاں را۔ خودمرا۔ خود مارا
اضافی حالت: کارِ خودش۔ کارخودشاں۔ کارِ خودت۔ کارخودتاں۔ کارخودم، کارخودماں
نوٹ: بعض اوقات خویش اور خویشتن بھی بڑھا دیتے ہیں مثلاً او خویشتن گم است۔ چراغ راہ خویشم وغیرہ۔ (رہنمائے فارسی، ص ۴۷)

فارسی بناؤ:

اس کی گائے کالی ہے	گاوِاو/ گاوَش سیاہ است
ان کے گھوڑے عربی ہیں	اسپہاے شاں عربی/ تازی اند
تیری گھڑی جاپانی ہے	ساعتِ تو جاپانی است
(۱) تمہارے کمرے کون ہیں؟	اطاق ہاے شما کدام اند؟
(۲) تمہارے کمرے میں کون ہیں؟	در اطاقِ شما کدام اند؟
میرا نام خالد ہے	نامِ من خالد است
ہمارے تالے اچھے ہیں	قفل ہاے ما خوب اند
میری ماں نمازی ہے	مادرِ من نمازی است
ہمارے لڑکے جوان ہیں	پسرانِ ما جوان اند
تیری بیوی خوبصورت ہے	زنِ/زوجۂ تو خوب رو است
تمہارا گھر کہاں ہے؟	خانۂ شما کجا است؟
اس کا ماموں وکیل ہے	خالَش وکیل است
اس کے دادا عالم ہیں	جدِ او عالم است

قطعہ: لغت میں ٹکڑے کو کہتے ہیں لیکن شعرا کی اصطلاح میں ایسے چند اشعار کو کہیں گے جن میں مطلع نہ ہو یعنی شعر کے اول مصرع میں قافیہ نہ ہو۔ (حاشیہ گلستاں)

قطعہ:

پسرِ نوح با بداں بنشَست — خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزے چند — پئے نیکاں گرفت مردم شد
(گلستاں باب اول ص ۳۴)

(درس نمبر ۹)

حروف جر، حروف استفہام

اردو میں ترجمہ کرو:

با احمد کہ است	احمد کے ساتھ کون ہے
کدام بہ اسلم داد	اسلم کو کس نے دیا
آیا قرآنِ مجید بر تختِ جاوید است	کیا قرآن مجید جاوید کے تخت پر ہے
صندلِی بزرگ کجا است	بڑی کرسی کہاں ہے
از چریا کوٹ تا اعظم گڑھ چند میل است	چریا کوٹ سے اعظم گڑھ کتنے کوس ہے
محمود در اطاق است	محمود کمرہ میں ہے
ایں خامہ براے احمد است	یہ قلم احمد کا ہے
پیشِ شما کدام است	تمہارے سامنے کون ہے؟
ایں میوہ چگونہ است	یہ میوہ/پھل کیسا ہے
بہر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
دریں بزم خالد چرا حاضر نیست	خالد اس محفل میں کیوں حاضر نہیں ہے
عقبِ احمد کہ بود (پسِ احمد کہ بود)	احمد کے پیچھے کون تھا

حروف استفہام کے قواعد: (۱) کدام، کہ، کِرا (کس کو)، کِیاں (کون، کون لوگ)، انسان کی نسبت سوال کرنے کے لیے کلمات ہیں اور ''کیاں'' جمع کے لیے آتا ہے جیسے کدام ہستی؟ تو کیستی؟ کہ می گوید؟ کرا می جوئی؟ کیانند؟ (کدام اور کدا میں جاندار اور غیر جاندار دونوں میں مشترک ہے)۔ (۲) چہ واحد کے لیے اور چہا جمع کے لیے اشیا کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتے ہیں مثلاً ایں چیست؟ چہا کردم؟ (۳) کُو (کہاں) اور کجا: یہ جگہ اور مقام کے لیے آتے ہیں مثلاً کجا می روی؟ قلمت کُو؟ کجا بودید؟ مالِ تاں کُو؟ (۴) کَے: وقت کے لیے ہے جیسے تو کَے آمدی؟ کَے نیاز مند شدی؟ (باقی آگے)

فارسی بناؤ:

چھت پر کون ہے	بر سقف کہ است
ٹرین اسٹیشن پر ہے	ترن بر اِستاسیون است
وحید گھر میں ہے	وحید در خانہ است
شاہد کا لباس کیسا ہے	لباس/لبادۂ شاہد چگونہ است
تھیلا کی قیمت کتنی ہے	شرح/نرخِ/قیمتِ کیف چند است
تمہارا بھائی کون ہے	برادرِ شما کہ است
مسجد سے مدرسہ تک میدان ہے	از مسجد تا دبستان صحرا/دشت است
پودینہ کہاں ہے	نعناع کجا است
اللہ کے واسطے	بہرِ خدا عز وجل

گزشتہ سے پیوستہ (۵) چرا وچوں: سبب پوچھنے کے لیے آتے ہیں مثلاً چرا خاموش شدی؟ احوالِ شما چوں است؟

(٦) آیا، مگر: عام سوال کرنے کے لیے آتے ہیں مثلاً آیا انبہ تلخ است یا شیریں؟ مگر کور شدی؟ آیا نہ رفتی؟

(۷) چگونہ، چِساں، چہ طور (کیسا)، چہ، قسم، چوں: یہ کلمات کیفیت اور حالات دریافت کرنے کے لیے آتے ہیں مثلاً احوالِ شما چگونہ است؟ حالت چِساں است؟ (چِساں، چہ + ساں اور چگونہ یا چگوں، چہ + گوں، گونہ سے مرکب ہیں، ساں اور گوں کلماتِ تشبیہ ہیں)

☆ ''کو'' کے ساتھ فعل نہیں آتا بلکہ اس سے پہلے ضمیر متصل اسم سے ملی ہوتی ہے جیسے کتابم کو؟

(۸) چند، تا چند، چہ قدر (کتنا): مقدار کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتے ہیں مثلاً ایں چور چہ قدر سنگین است؟ حالا چند ساعت است؟

☆ تا کے اور تا چند: (کب تک) گزرے ہوئے یا آنے والے زمانے کی حد دریافت کرنے میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً تا چند یا تا کے آں جا بودی؟ (رہنمائے فارسی ص ۲٦، ۲۷)

تمرین

(۱) دس جملے ایسے لکھو جن میں ضمیر کی ساری شکلیں استعمال ہوں:

(۱) کتابِ او خوب است (۲) پسرانِ ایشاں نیک اند

(۳) زوجۂ تو نمازی است (۴) خالِ تاں مفتی است

(۵) اُردکِ من سپید است (٦) گوسفندِ ما سیاہ است

(۷) اسپِ ماں عربی است (۸) نامم عارف است

(۹) چشمتُ سرخ است (۱۰) لباست خوب است

(۲) دس ایسے جملے لکھو جن میں حروف جر کثرت سے استعمال ہوں:

(۱) با من رحم کن (۲) کدام بہ بکر داد (۳) کتاب بر تخت اطست

(۴) محمود در خانہ است (۵) ایں خامہ براے زید است (٦) قلم بر میز است

(۷) از طارق بگیر و حامد را بدہ (۸) تا بازار برو (۹) بہرِ خدا امداد کن

(۱۰) از بریلی تا رامپور چند میل است

(۳) دس ایسے جملے لکھو جن میں حروفِ استفہام کا استعمال ہو:

(۱) با ارشد کہ است (۲) کدام بہ شا کرداد (۳) آیا زید در خانہ است (۴) پسر بکر کجا است

(۵) ایں سَبُو چگونہ است (٦) پسِ فیضان کہ است (۷) نزدِ تو چند جامہ است

(۸) برادرِ بکر چگونہ است (۹) شنیدہ کے بُوَد مانندِ دیدہ

(۱۰) دریں بزم راشد چرا حاضر نیست

(درس نمبر:۱۰)

دن، مہینے، موسم

اردو میں ترجمہ کرو:

تاریخ وفاتِ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی
دومی شعبان است	تاریخ دو شعبان ہے
ولادتِ رسولِ خدا ﷺ روزِ دوشنبہ است	خدا کے رسول ﷺ کی پیدائش پیر کے دن ہے
برائے مسلمانان آدینہ روزِ تعطیل است	مسلمانوں کے لیے جمعہ چھٹی کا دن ہے
ماہِ رمضان ماہِ بزرگ است	رمضان کا مہینہ بزرگی والا مہینہ ہے
برائے نصرانیاں یک شنبہ روزِ تعطیل است	نصرانیوں کے لیے اتوار چھٹی کا دن ہے
معراجِ نبی ﷺ در ماہِ رجب است	نبی ﷺ کی معراج رجب کے مہینہ میں ہے
لباشِ پشمی لبادۂ زمستان است	اونی لباس جاڑے کا لباس ہے
تابستاں موسمِ گرم است	موسمِ گرما گرم موسم ہے
برشکال موسمِ خوش رنگ است	برسات سرسبز وشادابی کا موسم ہے
----------------	موسمِ برسات موسمِ بہار ہے
دریں موسم تفرجِ صحرا وسبزہ زار از لطف خالی نیست	اس موسم میں جنگل اور کھیت کی تفریح مزہ سے خالی نہیں ہے

بیت: شعر کے دو مصرعے۔ (حاشیہ گلستاں ص ۱۱)

بیت

کرم بیں ولطفِ خداوندگار گنہ بندہ کردست واو شرمسار (گلستاں دیباچہ ص ۱۳)

فارسی بناؤ:

اس سال رمضان کا مہینہ جاڑے میں ہے	امسال ماہِ رمضان در زمستاں است
یہ گرمی کا موسم ہے	ایں موسمِ تابستاں است
برسات کا موسم اِس کے بعد ہے	موسمِ برشکال بعد ایں است
جاڑا سردی کا موسم ہے	زمستاں موسمِ سرما است
گرمی کا موسم قیامت کا نمونہ ہے	تابستاں رموسمِ گرما نمونہ قیامت است
رمضان کے بعد شوال کا مہینہ ہے	بعدِ رمضان ماہِ شوال است
اس مہینہ کی پہلی تاریخ عید کا دن ہے	یکم تاریخِ ایں ماہ رازیں ماہ روزِ عید است
جمعہ ہفتہ کی عید ہے	آدینہ عیدِ ہفتہ است
سال کی ابتدا محرم سے ہے	آغازِ رابتدائے سال از محرم است
سال کا آخری مہینہ ذی الحجہ ہے	ماہِ آخرِ سال ذی الحجہ است

رباعی: ایسے چار مصرعے کہ مصرع چہارم پہلے اور دوسرے کا ہم قافیہ ہو اور تیسرے مصرع میں لازم نہیں کہ وہی قافیہ ہو۔ (حاشیہ گلستاں)

قافیہ: بیت کے اخیر کا لفظ جو بدلتا جاتا ہے۔ (لغات کشوری)

رباعی

از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست وز دستِ تو ہیچ دست بالاتر نیست

آں را کہ تو رہ دہی کسے گم نکند واں را کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۵۱)

(درس نمبر ۱۱)

عدد، معدود

اردو میں ترجمہ کرو:

این پنج کتاب است	یہ پانچ کتابیں ہیں
دو کتابِ احمد کجا است	احمد کی دو کتابیں کہاں ہیں
ہفت روز را ہفتہ گویند	سات دن کو ہفتہ کہتے ہیں
در فجر دو رکعت و در ظہر و عصر و عشا	فجر میں دو رکعت ظہر، عصر اور عشا میں چار رکعت
چہار رکعت و در مغرب سہ رکعت فرض اند	اور مغرب میں تین رکعت فرض ہیں
سنِ پدرم پنجاہ سال است	میرے والد کی عمر پچاس سال ہے
یکم شوال عید الفطر است	پہلی شوال کو عید الفطر ہے
پانزدہُم شعبان شبِ برأت است	پندرہویں شعبان کو شب برات ہے
بست وہفتم رمضان شبِ قدر است	ستائیسویں رمضان کو شب قدر ہے
قیمتِ این موتور دو لک سی ہزار پنج	اس موٹر کی قیمت دو لاکھ تیس ہزار
صد بست و یک روپیہ است	پانچ سو اکیس روپیہ ہے
نزدِ سلیمان دوازدہ ماشینِ دوخت اند	سلیمان کے پاس بارہ سلائی مشینیں ہیں

فارسی بناؤ:

میرے پاس دس دس کرسیاں ہیں	نزدِ من دہ دہ صندلی است
یہ ستر گلاس ہیں	این ہفتاد کاسہ است
وہ پچھتر گھڑیاں ہیں	آں ہفتاد و پنج ساعت است
سر میں دو آنکھیں ہیں	در سر دو چشم اند
میز پر پندرہ کتابیں ہیں	بر میز پانزدہ کتاب است
آج پہلی ربیع الاول ہے	امروز یکم ربیع الاول است
اللہ کے رسول کی پیدائش بارہویں	ولادتِ رسولِ خدا دوازدہم
ربیع الاول کو ہے	ربیع الاول است
میرے بھائی کی عمر تیس سال ہے	سنّ برادرم سی سال است
سو سال کی ایک صدی ہے	صد سال را یک صدی است
تیری کتاب کا نمبر ایک لاکھ	نمرۂ کتابِ تو یک لک
چار ہزار آٹھ سو اکیاسی ہے	چہار ہزار ہشت صد ہشتاد و یک است
اس کی موٹر سائیکل کا نمبر اکیانوے ہزار	نمرۂ موتورِ سیکلِ او نود و یک ہزار
چھ سو پچپن ہے	شش صد پنجاہ و پنج است
حضرت علی چوتھے خلیفہ تھے	حضرت علی خلیفۂ چہارم بود
نسیمہ پانچویں درجہ میں تھی	نسیمہ در زمرۂ پنجم بود

(درس نمبر ۱۳)

ماضی مطلق

اردو میں ترجمہ کرو:

سعید نانِ گرم با ترہ خورد	سعید نے گرم روٹی ترکاری سے کھائی
او میوۂ پختہ از باغ آوَرد	وہ پکا ہوا پھل باغ سے لایا
شکیل جرابِ کبود بخواہر داد	شکیل نے نیلا توشہ دان بہن کو دیا
ما قرآنِ مجید خواندیم	ہم نے قرآن مجید پڑھا
ہمہ زنان سورۂ نور خواندند	تمام عورتوں نے سورۂ نور پڑھی
چغۂ سفید چرا دریدی	تو نے سفید جبہ کیوں پھاڑا
او از مدرسہ بمسجد رفت	وہ مدرسہ سے مسجد گیا
استاذ از شاگرد پرکار گرفت	استاد نے شاگرد سے پرکار لیا
شاگربہ را چہ کردید؟ فروختیم	تم نے بلی کا کیا کیا؟ ہم نے بیچ دی
او ناگاہ بر زمین اُفتاد	وہ اچانک زمین پر گر پڑی
اُستخوانش شکست	اس کی ہڈی ٹوٹ گئی

مصرع: آدھا شعر، نصف بیت۔ (فیروز اللغات)

مصرع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

(گلستاں باب اول ص ۳۶)

فارسی بناؤ:

میں نے کتاب پڑھی	من کتاب خواندم
مدرسہ کے لڑکوں نے نماز پڑھی	پسرانِ دبستاں نماز خواندند/گزاردند/ادا کردند
بہت دن گزرے احمد میرے پاس نہیں آیا	بسیار روز گزشت کہ احمد نزدِ من نیامد
ہم نے انھیں سلام کیا	ما اوشاں را سلام کردیم
تمہارا اٹلس پھٹ گیا	اطلسِ شما درید
تیرا بھائی کیوں ہنسا	برادرت چرا خندید
شریف کو ڈاکٹر نے دوا دی	دکتور/دُکتر شریف را دارو داد
اور بیس روپیہ لیا	و بست روپیہ گرفت
میں نے سیدھا راستہ پسند کیا	من راہِ راست پسندیدم
--------------	من راہِ راست گرفتم
تم لوگوں نے ایک چمچہ خریدا	شما یک قاشق خریدید

حکایت

یکے را از حکما شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بجہلِ خود اقرار نہ کردہ است مگر آں کس کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام نا گفتہ سخن آغاز کند۔

مثنوی

سخن را سرست اے خردمند و بُن — میاور سخن درمیانِ سخن
خداوندِ تدبیر و فرہنگ و ہوش — نگوید سخن تا نہ بیند خموش

(گلستاں باب چہارم ص ۱۵۱، ۱۵۲)

(درس نمبر ۱۴)

ماضی قریب

اردو میں ترجمہ کرو:

شوکت قرآن مجید خواندہ است	شوکت نے قرآن مجید پڑھا ہے
آخوند ترا چہ آموختہ است	استاد نے تجھے کیا سکھایا ہے
زنان دخترانِ خویش را اردو آموختہ اند	عورتوں نے اپنی لڑکیوں کو اردو سکھائی ہے
خیاط را طلبیدہ ام	میں نے درزی کو بلایا ہے
شما از دکانِ آناں مقراض خریدہ اید	تم نے ان کی دکان سے قینچی خریدی ہے
تو آں دستمال را چرا گم کردۂ	تو نے اس رومال کو کیوں گم کر دیا ہے
فراش پست پاکت در صندوق پست انداختہ است	ڈاکیہ نے لفافہ لیٹر بکس میں ڈال دیا ہے
مرکب خیلے غلیظ است	روشنائی بہت گاڑھی ہے
دراں آب ریختیم	ہم نے اس میں پانی ڈالا
حالا آبکی شدہ است	اب وہ پتلی ہوگئی ہے

فارسی بناؤ:

ہم نے ان کی باتیں سنی ہیں	ما سخن ہائے آناں/اوشاں شنیدہ ایم
میں نے تجھ کو تنخواہ دی ہے	من ترا مواجب دادہ ام
تمہاری لڑکی نے روزہ رکھا ہے	دخترِ تاں روزہ داشتہ است/گرفتہ است
تم سب نے اپنا سبق یاد کر لیا ہے	شما سبقِ خویش یاد کردہ اید
وہ لڑکے بھاگ گئے ہیں	آں پسران گریختہ اند
تم نے اپنے ماموں کو پہچان لیا ہے	شما خالِ خویش را شناختہ اید
خالد نے روٹی کھائی ہے	خالد نان خوردہ است
اس نے اپنی کرسیاں بیچ دی ہیں	او صندلیہائے خویش فروختہ است
کرتے کی آستین پھٹ گئی ہے	آستینِ پیراہن دریدہ است
درزی نے کپڑا درست کر دیا ہے	خیاط جامہ درست کردہ است

حکایت

منجمے بخانہ درآمد مردِ بیگانہ دید با زنِ او باہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت درہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلے بریں واقف گشت گفت۔

شعر

تو براوج فلک چہ دانی چیست　　چوں ندانی کہ درسرائے تو کیست

(گلستاں باب چہارم ص ۱۵۳)

(درس نمبر ۱۵)

ماضی بعید

اردو میں ترجمہ کرو:

او دیشب جامۂ کہنہ گدارا دادہ بود	اس نے گزشتہ رات فقیر کو پرانا کپڑا دیا تھا
آناں دراطاق خواب گرفتہ بودند	وہ کمرے میں سوئے تھے
تو دیروز شکارِ پرندگاں کردہ بودی	تو نے کل پرندوں کا شکار کیا تھا
احمد تلاوتِ قرآنِ مجید کردہ بود	احمد نے قرآن مجید کی تلاوت کی تھی
ما بر سقفِ خانہ نشستہ بودیم	ہم گھر کی چھت پر بیٹھے تھے
تو لبِ جُو اِستادہ بودی	تو دریا کے کنارہ کھڑا تھا
شما از اعظم گڑہ تا فیض آباد بہ آتوبوس سفر کردہ بودید	تم نے اعظم گڑھ سے فیض آباد تک موٹر بس سے سفر کیا تھا
من بیرونِ خانہ رفتہ بودم	میں گھر کے باہر گیا تھا / میں گھر سے باہر گیا تھا
ایشاں قلمِ شما بہ من دادہ بودند	انھوں نے تمہارا قلم مجھ کو دیا تھا
شما فنجانِ شاے بر میز نہادہ بودید	تم نے چاے کی پیالی میز پر رکھی تھی

ہدایت

ماضی استمراری کے صیغے ماضی تمنائی کے معنی میں اور ماضی تمنائی کے صیغے ماضی استمراری کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً حامد ہر روز پیش من آمدے (می آمد) یعنی حامد ہر روز میرے پاس آتا تھا۔ اگر تو کارے کردی خوب می بود (بودے) یعنی اگر تو کام کرتا تو اچھا ہوتا۔

(فارسی بول چال، ص ۴۶)

فارسی بناؤ:

وہ آگرہ بس سے گیا تھا	او بہ آگرہ از / بہ آتوبوس رفتہ بود
تو وہاں کیوں کھڑا تھا	تو آنجا چرا استادہ بودی
کل رات بچے نے پیالا زمین پر گرا دیا تھا	دیشب طفل کاسہ را بر زمین انداختہ بود
میں نے اس کو اپنا اٹلس دیا تھا	من اطلسِ خود بہ او / او را دادہ بودم
ایسا ہی تم نے بھی لکھا تھا	ہمچنیں شما نیز نوشتہ بودید
تم نے اس کو کیوں گالی دی تھی	شما او را چرا دُشنام دادہ بودید
تو چھت کے کنارے کھڑا تھا	تو لبِ سقف استادہ بودی
ہم نے شربت بنایا تھا	ما شربت ساختہ بودیم
چشمہ میرے ہاتھ سے گر پڑا تھا	عینک از دستِ من اُفتادہ بود
مرغے اور مرغیاں اڑ گئی تھیں	خروساں و ماکیاناں پریدہ بودند
--------------	خروسہا و ماکیانہا پریدہ بودند

قطعہ:

اے سیر ترا نانِ جویں خوش ننماید — معشوقِ من ست آنکہ بنزدیک تو زشت ست

حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف — از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست

(گلستاں باب اول ص ۴۰)

(درس نمبر ١٦)

ماضی احتمالی

اردو میں ترجمہ کرو:

شاہد! ہنگامِ رفتن منصور را دیدہ باشی	شاہد! تو نے جاتے وقت منصور کو دیکھا ہوگا
وقتِ نیم روز ظہیر در اطاق خفتہ باشد	دوپہر کے وقت ظہیر کمرے میں سویا ہوگا
ساجد طفلک را در راہ جستہ باشد	ساجد نے چھوٹے بچہ کو راستے میں ڈھونڈھا ہوگا / تلاش کیا ہوگا

من ماہِ عید را بر آسمان جُستہ باشم	میں نے عید کے چاند کو آسمان پر ڈھونڈا ہوگا
آفتاب بر آسمان ہنوز دمیدہ باشد	سورج آسمان پر ابھی طلوع ہوا ہوگا
شما قوس وقزح بر فلک دیدہ باشید	تم نے آسمان پر دھنک دیکھی ہوگی
ایشاں دیروز بر خانۂ من آمدہ باشند	یہ لوگ گزشتہ دن میرے گھر آئے ہوں گے
شاید ما انبہ خوردہ باشیم	شاید ہم نے آم کھایا ہوگا
آناں بگوشۂ صحرا رفتہ باشند	وہ لوگ جنگل کے کنارے گئے ہوں گے
ساجد ایں مُبل وقالی قشنگ از بازار آوردہ باشد	ساجد یہ صوفہ اور خوبصورت قالین بازار سے لایا ہوگا

حکمت:

مال از بہرِ آسایشِ عمرست نہ عمر از بہر گرد کردنِ مال۔ عاقلے را پرسیدند نیک بخت کیست و بد بخت چیست گفت نیک بخت آنکہ خورد و کِشت و بد بخت آنکہ مُرد و ہِشت۔

(گلستاں باب ہشتم ص ٢٢٠، ٢٢١)

فارسی بناؤ:

چڑیا کو لڑکوں نے پنجرے میں پریشان کیا ہوگا	پسران گُنجشک را در قفس آشفتہ باشند
اُس عورت نے دودھ میں پانی ملایا ہوگا	آں زن در شیر آب آمیختہ باشد
تو نے چوکھٹ پر سر جھکایا ہوگا	تو بر دہلیز سر انداختہ باشی
کبھی کبھی تم لوگ بھی ہنسے ہوگے	گاہے گاہے شما نیز خندیدہ باشید
اگر کل نہ آیا ہوگا تو کل آجائے گا	اگر دیروز نیامدہ باشد فردا خواہد آمد
کون شام کے وقت مدرسہ سے باہر نکلا ہوگا	کدام کس بوقتِ شام از مدرسہ برآمدہ باشد
شاید تمہاری پیچش درست ہوگئی ہوگی	شاید ضعفِ معدۂ شما درست شدہ باشد
خالدہ نے مچھلیاں تلی ہوں گی	خالدہ ماہیہا بریاں کردہ باشد
میں چڑیا خانہ نہ گیا ہوں گا	من بباغِ وحش نرفتہ باشم
ہم نے دوسروں کو برا نہیں کہا ہوگا	ما دیگراں را بد نگفتہ باشیم

پند

ملک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاراں کمال یابد بادشاہاں بہ نصیحتِ خردمنداں ازاں محتاج تر اند کہ خردمنداں بقربتِ پادشاہاں

(گلستاں باب ہشتم ص ٢٢٢، ٢٢٣)

(درس نمبر ۱۷)

ماضی استمراری

اردو میں ترجمہ کرو:

آں مرد تیرے بہ مرغے می انداخت	وہ آدمی ایک پرندے پر ایک تیر چلاتا تھا
وہر بار آں مرغ می پرید	اور ہر مرتبہ وہ پرندہ اڑ جاتا تھا
دختراں بسوزن می دوختند	لڑکیاں سوئی سے سیتی تھیں
بادشاہاں شکارِ فیل می کردند	بادشاہ ہاتھی کا شکار کرتے تھے
تو برائے حج ، بیت اللہ می رفتی	تو حج کے لیے خانۂ کعبہ جاتا تھا
من نجاری می کردم	میں بڑھئی گیری کرتا تھا
ما ہشت دیگداں می داشتیم	ہم آٹھ چولھے رکھتے تھے
پسرِ دوستِ من شوکولات (خرید) صرف می کرد	میرے دوست کا لڑکا چاکلیٹ خریدتا تھا
شما از مغارہ چمدان می خریدید	تم دکان سے سوٹ کیس خریدتے تھے
طلبۂ جامعہ ہر سال برائے دیدنِ تاج محل	جامعہ کے طلبہ ہر سال تاج محل دیکھنے کے لیے
از جامعہ تا آگرہ می رفتند	جامعہ سے آگرہ جاتے تھے

پند

ہر آں سرے کہ داری با دوست درمیان منہ اگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد و ہرگز ندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد۔

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۲۴)

فارسی بناؤ:

بکریاں میدان میں چر رہی تھیں	گوسفنداں / گوسفند ہا در دشت می چریدند
آدھی رات کو چور نقب لگا رہا تھا	درر بہ نیم شب دُزد نقب می زد
صحابہ کرام اسلام کے احکام پر عمل کرتے تھے	صحابۂ کرام بر احکامِ اسلام عمل می کردند
ہم دشمنوں سے جنگ کرتے تھے	ما بہ دشمناں جنگ می کردیم / جنگ می آوردیم
تو خط لکھ رہا تھا	تو نامہ می نوشتی
میں سوئی اور دھاگا بازار سے لاتا تھا	من سوزن و رشتہ از بازار می آوردم
ہم چاہتے تھے لیکن تم لوگ نہیں سنتے تھے	ما می خواستیم لاکن شما نمی شنیدید
یہ کام برا تھا جو تم کرتے تھے	ایں کارِ بد بود کہ شما می کردید
تم لوگ بغداد جاتے تھے	شما بہ بغداد می رفتید
میں مدینہ جا رہا تھا	من بہ مدینہ می رفتم
وہ اونٹ پر سوار ہوتا تھا	او بر شتر سوار می شد
اور گر جاتا تھا	وی می اوفتاد

حکمت

دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وے جزیں نیست کہ دشمن قوی گردد و گفتہ اند بر دوستئ دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملّقِ دشمناں چہ رسد و ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد بداں ماند کہ آتشِ اندک را مہمل می گزارد۔

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۲۴)

(درس نمبر ۱۸)

ماضی تمنائی

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر اسلم محنت کردے درامتحان کامیاب شدے	اگر اسلم محنت کرتا تو امتحان میں کامیاب ہوتا
اگر گنہ گار نادم شدے خدا ایش آمرزیدے	اگر گناہ گار شرمندہ ہوتا تو خدا اس کو بخش دیتا
اگر آناں سبک مغز بودندے تذکرۂ خود گم کردندے	اگر وہ لوگ بے وقوف ہوتے تو اپنا پاس پورٹ گم کردیتے
اگر من ایں جا بودمے ترا تفسیرِ قرآن یاددادمے	اگر میں یہاں ہوتا تو تجھ کو قرآن کی تفسیر یاد کرادیتا
مرداں گردِ ما آمدندے وعذرِ گناہ کردندے	کاش لوگ ہمارے پاس آتے اور گناہ کا عذر پیش کرتے
کاش کہ ما مکہ معظّمہ دیدیم	کاش کہ ہم مکہ معظّمہ دیکھتے
کاش کہ شما خدائے تعالیٰ را پرستید ید	کاش کہ تم خدائے تعالیٰ کی عبادت کرتے
کاش کہ تو غذائے صالح خوردی	کاش کہ تو اچھی غذا کھاتا /اچھا کھانا کھاتا
اگر آناں چشم می داشتند	اگر وہ لوگ آنکھ رکھتے
پس می دیدند کہ دراطاق چیست	تو دیکھتے کہ کمرے میں کیا ہے
اگر پیشم می آمد نصیحتش می کردم	اگر وہ میرے پاس /سامنے آتا تو میں اس کو نصیحت کرتا

اگر شما کفایت شعاری می کردید	اگر تم کم خرچ کرتے
یک نخ چال می خریدید	تو تم ایک قلم خرید لیتے

فارسی بناؤ:

کاش وہ بازار سے میرے لیے ایک پین لاتا	او برائے من از بازار یک نخ چال آوردے
اگر ہم نیک کام کرتے تو خدا ہمیں بخش دیتا	اگر ما کارِ نیک /نیکُ کاری کردیم خدا مارا آمرزیدے
اگر تم علم حاصل کرتے تو مشہور ہوتے	اگر شما علم حاصل کردید مشہور شدید
کاش کہ وہ ان کی بات سنتے	اوشاں سخنِ شاں شنیدندے
کیا اچھا ہوتا کہ بھائی ایک فریج خریدتے	برادراں یک مبرد خریدندے
کاش تم لوگ خدا کے فرماں بردار ہوتے	کاش کہ شما فرماں بردارانِ خدا بودید
اگر حاکم قیدیوں کو چھوڑتا	اگر حاکم اسیراں را رہانیدے /رہا کردے
تو وہ خوش ہوتے	شادماں /شاداں شدندے
کاش میں تاج محل دیکھنے جاتا	من برائے دیدنِ تاج محل رفتمے
اگر میں نہ پڑھتا تو جاہل رہ جاتا	اگر من نمی خواندمے جاہل شدمے
اگر تم اجمیر جاتے تو دہلی سے گزرتے	اگر شما بہ اجمیر رفتید از دہلی می گزشتید

حکمت

تا کار بزر برمی آید جاں در خطر افگندن نشاید عرب گوید آخرُ الحِیَلِ السَّیْفُ۔

حکمت

بر عجزِ دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود برتو نہ بخشاید

حکمت

نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلاف آں کار کنی کہ عینِ صواب است۔

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۲۶)

(درس نمبر ۱۹)

فعل مجہول

اردو میں ترجمہ کرو:

مولانا اسلم ممتحن متعین کردہ شد	مولانا اسلم ممتحن مقرر کیے گئے
ما تربیتِ تدریس دادہ شدیم	ہمیں تدریسی ٹریننگ دی گئی
طفلانِ محنتی از استاذ ستودہ شدہ اند	محنتی طلبہ استاد کی طرف سے سراہے گئے ہیں
----------------	محنتی طلبہ کی استاد کی طرف سے تعریف کی گئی ہے
دیشب بہ آنہا حکایتِ پیغمبراں شنیدہ شدہ بود	کل رات ان سے پیغمبروں کا قصہ سنا گیا تھا
گل از شاخ چیدہ شدہ است	پھول شاخ سے توڑا گیا ہے
روغنِ سرشف از روغن فروش خریدہ شدہ بود	سرسوں کا تیل تیلی سے خریدا گیا تھا
علماے ہند در لبنان طلبیدہ می شدند	ہندوستان کے علما لبنان میں بلائے جاتے تھے
روز نامہ ہا منتشر کردہ می شدند	اخبار شائع کئے جاتے تھے
از مقاطعہ کار مقاطعہ کردہ شدہ باشد	ٹھیکہ دار سے ٹھیکہ کیا گیا ہوگا
ترۂ گوجۂ فرنگی بر میز داشتہ شدہ باشد	ٹماٹر کی ترکاری میز پر رکھی گئی ہوگی
مردم در کشتہ شدے بہتر شدے	شیر مارا گیا ہوتا تو اچھا ہوتا
آناں کامیاب شدندے	کاش وہ کامیاب ہوتے
پس از انعامات نواختہ شدندے	تو انعامات سے نوازے جاتے

فارسی بناؤ:

وہ قید خانے میں ڈالے گئے	اوشاں در زنداں / بند انداختہ شدند
سلمہ کی اوڑھنی خریدی گئی	سر اندازِ سلمہ خریدہ شد
ان سے ملازمت کی درخواست کی گئی ہے	بہ آناں تقاضاے شغل کردہ شدہ است
بیمار عورت کو اسپتال بھیجا گیا ہے	زنِ بیمار را بہ بیمارستاں فرستادہ شدہ است
راشدہ کی شادی شاہنواز سے کی گئی تھی	شادیِ راشدہ بہ شاہنواز کردہ شدہ بود
بچوں کو چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا تھا	طفلان را آبلہ کوبیدہ شدہ بود
میں ستایا جاتا تھا	من آزاریدہ می شدم
ہمارے وطن میں کتب خانے قائم کئے جاتے تھے	در میہنِ ما کتب خانہا قائم کردہ می شدند
مدرسے میں بچے تعلیم دیئے گئے ہوں گے	طفلان در دبستاں تعلیم دادہ شدہ باشند
کچھوا لوہے سے مارا گیا ہوگا	سنگ پُشت بہ آہن کشتہ شدہ باشد
بندوق چلائی گئی ہوتی تو گھڑیال مر گیا ہوتا	اگر تفنگ راندہ شدے نہنگ مردہ شدے
میرا خون دین کی راہ میں بہایا جاتا	خونِ من در راہِ دین ریختہ شدے

پند

خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد ولطف بے وقت ہیبت ببرد نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند ونہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر۔ (گلستاں باب ہشتم ص ۲۲۷)

حکمت

بدخوئے بدست دشمنے گرفتارست کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبتِ او خلاص نیابد۔

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۲۸)

(درس نمبر ۲۰)

فعل مضارع

اردو میں ترجمہ کرو:

احمد با دوست ودشمن ابرو کشادہ دارد	احمد دوست اور دشمن کے ساتھ خوش رہتا ہے
متعلماں از آموزگار علم وہنر آموزند	طلبہ استاد سے علم وہنر سیکھتے ہیں
تو چرا غم زدہ را آزاری	تو غم کے مارے ہوئے کو کیوں ستاتا ہے
شما در زمرۂ علما آمیختہ شوید	تم علما کی جماعت میں شامل کیے جاتے ہو
ما دروغ نہ گوئیم	ہم جھوٹ نہیں کہتے ہیں، ہم جھوٹ نہیں بولتے ہیں
تو در محفلِ شرفا نہ آروغی	تو شریفوں کی محفل میں ڈکار نہیں لیتا ہے
بادیان آں خورد کہ معدۂ خرابی دارد	سونف وہ کھاتا ہے کہ جس کا معدہ خراب ہو
مُشنگ در ہمہ خانہ خوردہ شود	مٹر ہر گھر میں کھائی جاتی ہے
بطفیلِ رسولِ خدا ما بخشیدہ شویم	ہم خدا کے رسول ﷺ کے طفیل جائیں گے
ریحانہ بر رخِ خود نقاب اندازد	ریحانہ اپنے چہرے پر نقاب ڈالتی ہے

مضارع بنانے کے چند موٹے موٹے قاعدے:

مضارع بنانے کا عام قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کی علامت 'دن' یا 'تن' نکالنے کے بعد اس کی جگہ ''د'' لگا دیں اور اس کے پہلے والے حرف پر زبر لگائیں۔

(۱) بہت سے مضارع تو اسی طرح بن جاتے ہیں جیسے آوردن سے آورد، خوردن سے خورَد۔ برآوردن سے برآورد وغیرہ۔ اس کے علاوہ یہ کہ اگر مضارع کی دال سے پہلے 'ا۔خ' آئے تو 'ز' سے بدل دیں جیسے دوختن سے دوخد کے بجائے دوزد، اور انداختن سے انداخد کی بجائے اندازد۔ پرداختن سے پرداخد کی بجائے پردازد وغیرہ۔ (باقی آگے)

فارسی بناؤ:

ہم اپنا کام خود کریں	ما کارِ خویش خود کنیم
میں کبوتر نہیں اڑاؤں گا	من کبوتر نپرانم
وہ لوگ امتحان کی فیس ادا کریں	اوشاں رسمِ امتحان ادا کنند رگزارند
محمود استاذ کے سامنے کھڑا کیا جائے	محمود پیشِ استاد استادہ شود
تم نہ ستائے جاؤ	شما نہ آزاریدہ شوید
سالم آج ہدایۃ الصرف شروع کرے گا	امروز سالم ہدایۃ الصرف آغازد
وہ ہمیں پریشان کرتا ہے	او ما را آشوبد
خالق دو جہاں مسلمانوں پر کرم کرے گا	خالقِ دو جہاں بر مسلمانان کرم کند
میں جھنڈے کو بلند کروں	من پرچم افرازم
گوالہ دودھ سے مکھن نکالے	شیر فروش از شیر باکرہ برآردر
----------------	بُروں آرد
ساجد ریشمی کپڑے پر پانی نہ بہائے	ساجد برابریشمی آب نہ ریزد

گزشتہ سے پیوستہ: (۲) اگر ف آئے تو ب سے بدل دیں جیسے کوفتن سے کوفد کے بجائے کوبد، اور بافتن سے بافد کے بجائے بابد، لیکن بافتن سے بافد، بافد ہی رہے گا یعنی یہ قاعدہ بافتن میں جاری نہ ہوگا
(۳) اگر ش آئے تو ''ر'' سے بدل دیں جیسے کاشتن سے کاشد کے بجائے کارد، انپاشتن سے انپاشد کے بجائے انپارد اور برداشتن سے برداشد کے بجائے بردارد وغیرہ۔
(۴) اگر ی آئے تو نکال دیں جیسے خریدن سے خرید کے بجائے خرَد، دویدن سے دوید کے بجائے دود وغیرہ۔ (۵) اگر واؤ آئے تو الف اور ی سے بدل دیں جیسے ربودن سے ربود کے بجائے رباید وغیرہ۔

﴿حذف واضافہ کے ساتھ﴾ (فارسی اردو بول چال ص۔ ۵۰)

(درس نمبر ۲۱)

فعل حال

اردو میں ترجمہ کرو:

انور در رود غسل می کند	انور دریا میں غسل کرتا ہے
دختران غذا تہیہ می نمایند	لڑکیاں کھانا تیار کرتی ہیں
تو بر لوحِ حجر چہ می نویسی	تو سلیٹ پر کیا لکھتا ہے
من ہمہ شب سرفہ می کنم و سرم	میں تمام رات کھانستا ہوں اور میرا سر
درد می کند حالم خوب نیست	درد کرتا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے
قلمِ زرچک برلباس افتد و می سوزد	پھل جھڑی لباس پر گر کر جلا دیتی ہے
بروزِ عید لباسِ نو پوشانیدہ می شود	عید کے دن نیا لباس پہنایا جاتا ہے
و بر مسکیناں مال صدقہ کردہ می شود	اور مسکینوں پر مال صدقہ کیا جاتا ہے
لباسِ چرک را بر تن نہ دارید کہ خیلے ضرر می رساند	میلے لباس کو مت پہنو کیوں کہ وہ بہت
ــــــــــــــــــــــــ	نقصان پہنچاتا ہے
طفلان در مدرسہ دست نمی زنند	بچے مدرسہ میں تالی نہیں بجاتے ہیں
طیور بر شاخہاے درختاں نغمہ پردازی می کنند	چڑیاں درختوں کی شاخوں پر نغمہ سنجی کرتی ہیں
ــــــــــــــــــــــــ	پرندے درختوں کی شاخوں پر چہچہاتے ہیں

ھدایت: ماضی استمراری کے صیغے ماضی تمنائی کے معنی میں اور ماضی تمنائی کے صیغے ماضی استمراری کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً حامد ہر روز پیش من آمدے (می آمد) یعنی حامد ہر دن میرے پاس آتا تھا۔ اگر تو کارے کردی خوب می بُود۔ یعنی اگر تو کام کرتا تو اچھا ہوتا وغیرہ۔ (فارسی بول چال ص ۴۶)

فارسی بناؤ:

شاہد میرے واسطے ہولڈر خریدتا ہے	شاہد براے من قلمِ آہنی می خرد
کوئلہ کان سے نکلتا ہے	زغال از معدن بر می آید
اخروٹ کھائے جاتے ہیں	چار مغز ہا خوردہ می شوند
ہم انگور اور ناشپاتی نہیں بیچتے ہیں	ما عنب و ہلو نمی فروشیم
احمد کا لڑکا میڈیکل کالج میں پڑھتا ہے	پسرِ احمد در دانشکدۂ پزشکی می خواند
تم لوگ مدرسہ عربیہ میں پڑھتے ہو	شما در مدرسۂ عربیہ می خوانید
مدرسوں میں اخلاق سنوارے جاتے ہیں	در مدارس اخلاق آراستہ می شود
اخلاق بگاڑنے والی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں	کتابہاے کہ اخلاق را فاسد کنند
ــــــــــــــــــــــــ	خواندہ نمی شوند
طلبہ مشقی بزم کرتے ہیں اور اچھے مقرر بنتے ہیں	متعلماں بزمِ مشقی می کنند و مقررِ
ــــــــــــــــــــــــ	حاذق می شوند
پڑھنے سے جان نہیں چراتے	از خواندن تنبلی نمی کنند

حکمت

دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلۂ دوستی بجنباند آنگہ بدوستی کارہاے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد سرِ مار بدستِ دشمن کوب کہ از اِحدی الحُسنیین خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی و اگر آں از دشمن رستی۔
(گلستاں باب ہشتم ص ۲۲۹)

بیت

بس قامتِ خوش کہ زیر چادر باشد　　چوں باز کنی مادرِ مادر باشد
(گلستاں باب ہشتم ص ۲۳۴)

(درس نمبر ۲۲)

فعل مستقبل

اردو میں ترجمہ کرو:

شوکت امسال برائے حج بمکہ خواہد رفت	شوکت اس سال حج کے لیے مکہ (کو) جائے گا
موسمِ باراں زود خواہد آمد	بارش کا موسم جلد آئے گا
من علمِ اسلامی خواہم افراخت	میں اسلامی جھنڈا بلند کروں گا
امسال باراں کم کم خواہد بارید	اس سال بارش کم کم ہوگی
بوقتِ شام تربچہ نخوردہ خواہد شد	شام کے وقت مولی نہیں کھائی جائے گی
مابعدِ نمازِ فجر بہ تخمِ مرغ صبحانہ خواہیم کرد	ہم فجر کی نماز کے بعد انڈے کا ناشتہ کریں گے
طلبہ زبانِ پارسی خواہند آموخت	طلبہ فارسی زبان سیکھیں گے
بعد عصر، عصرانہ خوردہ خواہد شد	عصر کے بعد شام کا ناشتہ کیا جائے گا
---------------	عصر کے بعد سہ پہر کی چائے پی جائے گی
امروز بامیاں نخوردہ خواہد شد	آج بھنڈی نہیں کھائی جائے گی
من فردا درشاغل قرع خواہم پخت	میں کل ارہر میں کدو پکاؤں گا
امید است کہ پسِ فردا میمون خواہد مُرد	امید ہے کہ پرسو بندر مر جائے گا

حکمت

دہ آدمی برسفرہ بخورند و دو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند حریص بجہانے گرسنہ وقانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت۔

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۳۰، ۲۳۱)

فارسی بناؤ:

مہمانوں کا اسٹیشن پر استقبال کیا جائے گا	مہمانان برا ستاسیون استقبال کردہ خواہد شد
وہ ہماری تنخواہ بڑھائے گا	او مواجبِ ما خواہد افزود
سردارِ انبیا مسلمانوں کی شفاعت کریں گے	سرورِ انبیا شفاعتِ مسلمانان خواہند کرد
لڑکے تھیٹر میں نہیں جائیں گے	پسران در تماشا گاہ نخواہند رفت
تم سے کتاب کی قیمت کیوں نہیں لی جائے گی	از شما قیمتِ/شرحِ کتاب چرا نگرفتہ خواہد شد
بندر کا پھیپھڑا نکالا جائے گا	ریۂ میمون برآوردہ خواہد شد
سجدے میں پاؤں کی انگلیاں نہیں اٹھائی جائیں گی	در سجدہ انگشتہائے پا نبرداشتہ خواہند شد
جاڑے میں موزے اور دستانے پہنے جائیں گے	در زمستاں جوربہا و دستکشہا پوشیدہ خواہند شد
تو تھرمامیٹر سے کیا ناپ رہا ہے	تو از حرارت پیما/حرارت سنج چہ می پیمائی
میں کل بغداد شریف ٹیلیفون کروں گا	من فردا بہ بغداد شریف تلفون خواہم کرد
اور اپنے بھائی سے بات کروں گا	و بہ برادرِ خود گفتگو خواہم کرد

نظم

یکے جہود و مسلماں مناظرہ کردند — چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم
بطنز گفت مسلماں گر ایں قبالۂ من — درست نیست خدایا جہود میرانم
جہود گفت بتوریت می خورم سوگند — وگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم
گراز بسیطِ زمیں عقل منعدم گردد — بخود گماں نبرد ہیچ کس کہ نادانم

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۳۰)

(درس نمبر ۲۳)

فعل امر، فعل نہی

اردو میں ترجمہ کرو:

اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری	اے روزی کے طلب کرنے والے بیٹھ کہ تو کھائے گا
واے مطلوبِ اجل مرو کہ جاں نبری	اور اے موت کا لقمہ بننے والے مت
-------------------	بھاگ کہ تو جان نہ بچا سکے گا
کسے را دشنام مدہید	کسی کو گالی مت دو
در بازار ہاہرزہ مگردید	بازاروں میں تم لوگ آوارہ نہ پھرو
مرکبِ تو خیلے غلیظ است	تیری روشنائی بہت گاڑھی ہے
قدرے آب بریز	تھوڑا پانی چھڑک
جنابِ آغا قلم تراشم گم شد	جناب والا میرا قلم تراش گم ہو گیا
از ہم درسِ خود بگیر	اپنے ہم سبق سے لے
باید کہ محمود ستودہ شود	چاہیے کہ محمود تعریف کیا جائے
باید کہ ما بہ بانک رویم	ہمیں بینک جانا چاہیے
باید کہ کودکاں بہ بزرگاں سلام کنند	چاہیے کہ بچے بڑوں کو سلام کریں
شرارت مکن تا سزا نہ دادہ شوی	شرارت مت کرتا کہ تجھے سزا نہ دی جائے
بہ دروسِ خود محنت کنید تا جائزہا دادہ شوید	اپنے اسباق میں محنت کرو تاکہ انعامات دیئے
-------------------	جاؤ / پاؤ

فارسی بناؤ:

سچائی کا راستہ اختیار کرو	راہِ راستی بوَرزید / بگیرید
غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو	غریباں ومسکیناں را مدد کنید
پاکٹ ماروں سے ہوشیار رہو	از کیسہ براں ہوشیار شوید / ہوش دارید
بنیا سے کوئی چیز ادھار مت خریدو	از بقال چیزے بے دام مخرید
ہم اسلامی تقریبات میں شرکت کریں	باید کہ ما در تقریباتِ اسلامی شرکت کنیم
وہ برنی کے چھتے کو نہ جلائیں	باید کہ آناں لانۂ زنبور نسوزانند
تم دارالعلوم میں استاذ مقرر کئے جاؤ	شما در دارالعلوم آخوند گماشتہ شوید
تمھیں عدالت میں نہ بھیجا جائے	شما در عدالت فرستادہ مشوید
تم لوگوں کو فضیلت کی سند دی جائے	باید کہ شما سندِ فضیلت دادہ شوید
تعلیم کے زمانے میں خوب محنت کرو	در زمانۂ تعلیم بسیار محنت کنید

حکمت

کارہا بہ صبر برآید و مستعجل بسر درآید۔

پند

ناداں را بہ از خاموشی نیست واگر ایں مصلحت بدانستے نادان نبودے۔

ابیات

خرے را ابلہے تعلیم می داد — برو برصرف کردے سعیِ دائم
حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی — دریں سودا بترس از لوم لائم

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۳۲)

(درس نمبر ۲۴)

فعل منفی

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر آنہا چشم می داشتند اصلا در چاہ نمی افتادند	اگر وہ لوگ آنکھ رکھتے تو ہرگز کنویں میں نہ گرتے
پدرِ مادرِ شکیل بہ دستگاہے نرفت	شکیل کے نانا کسی کارخانہ میں نہ گئے
کَبُک و دُرّاج و حمام کشنیز ومیخک وقاقلہ نخوردہ باشند	چکور، تیتر اور کبوتر نے دھنیا، لونگ اور الا یچی نہیں کھائی ہوں گی
رئیسِ دانشکدہ در دفتر نہ نشستہ بود	پرنسپل دفتر میں نہیں بیٹھا تھا
تو خواہرزادۂ خود را نمی شناختی	تو اپنے بھانجے کو نہیں پہچانتا تھا
من خوش دامنِ خود را نیازاریدم	میں نے اپنی ساس کو نہیں ستایا
زوجِ خواہر، حامد را علمِ فقہ وعلمِ حدیث آموختے	کاش بہنوئی (صاحب)، حامد کو علم فقہ اور علم حدیث سکھاتے

ساعتِ بغلی حرکت نمی کرد	جیبی گھڑی نہیں چلتی تھی
رادیو نہ شنیدہ شدہ باشد	ریڈیو نہیں سنا گیا ہوگا
کس از رفیقانِ درسِ من ناکام نہ بودے	کاش میرے سبق کے ساتھیوں میں سے کوئی فیل نہیں ہوتا

فعل نہی اور فعل منفی کا فرق:

فعل نہی میں کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جاتا ہے مثلاً مگو، مکن۔ لیکن منفی میں کام نہ ہونا پایا جاتا ہے۔ مثلاً نیامدہ است۔ نیامدہ باشد۔ (فارسی اردو بول چال ص ۵۷)

فارسی بناؤ:

ڈاکٹر نے مریض کو انجکشن نہیں دیا	پزِشک مریض را تزریق نہ کرد
عطار نے کل دوا نہ دی	دیروز داروشناس دارو نہ داد
طالب علم محنت سے نہیں گھبراتے ہیں	متعلماں از محنت سہمگین نمی شوند
وہ نازیبا حرکت سے پرہیز نہیں کرتا ہے	آں از حرکتِ نازیبا نمی پرہیزد
کیا آفتاب کل نہیں دکھائی دیا ہوگا؟	آیا دیروز آفتاب نہ نمودہ شدہ باشد
رات کا چور نہیں پہچانا گیا	دزدِ شب نشناختہ شد
بکری اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتی تھی	(۱) گوسفند طفلِ خویش را شیر نمی خورانید
	(۲) بز، بزغالۂ خویش را شیر نمی نوشانید

لڑکیاں فحش گوئی نہیں کرتی ہوں گی	دختراں فحش گوئی / بدکلامی نہ کردہ باشند
میں نے کسی کو برا نہیں کہا ہے	من کسے را بد نگفتہ ام
ہم کسی کو تکلیف نہیں دیں گے	ما کسے را نخواہیم آزارید

پند

مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشاں را رسوا کنی وخود را بے اعتماد۔

پند

ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاؤ راند وتخم نیفشاند از تن بے دل طاعت نیاید و پوستِ بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت درست۔

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۳۴،۲۳۳)

(درس نمبر ۲۵)

اسم فاعل

اردو میں ترجمہ کرو:

خدا آفرینندۂ ہمہ خلق است	خدا تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے
خرِ بار بر بہ از انسان	بوجھ ڈھونے/لادنے والا گدھا لوگوں کو
مردم در	پھاڑنے والے انسان سے بہتر ہے
رسولِ ما حضرت محمد ﷺ شفاعت کنندہ اند	ہمارے رسول حضور محمد ﷺ شفاعت فرمانے والے ہیں
لشکری خادمِ سلطان می باشد	سپاہی بادشاہ کا نوکر ہوتا ہے
عقل مند آں است کہ ہمہ کارہا درست کند	عقل مند وہ ہے جو تمام کام صحیح انجام دے
خدائے تعالیٰ مددگار است	خدائے تعالیٰ مدد فرمانے والا ہے
نیکی کنندہ از بد کنندہ بہتر است	نیکی کرنے والا برا کرنے والے سے بہتر ہے
خوابندہ زیاں کنندہ است	سونے والا نقصان کرنے والا ہے/اٹھانے والا ہے
مار حیوانے زہرناک است	سانپ ایک زہریلا جانور ہے
ما پرستارِ خدا ایم	ہم خدا کی عبادت کرنے والے ہیں
وکافراں بت پرست اند	اور کافر بتوں کو پوجنے والے ہیں

فارسی بناؤ:

والدین کی خدمت کرنے والا کامیاب ہوتا ہے	(۱) خدمت گارِ مادر و پدر کامیاب می شود
------------------------	(۲) خدمت کنندۂ والدین فتح یاب می شود
پیدا کرنے والا روزی بھی دیتا ہے	آفرینندہ روزی نیز می دہد/می رساند
بھینس اور بکری چرنے والے جانور ہیں	گاؤمیش و گوسفند حیواناتِ چرندہ اند
فتنہ برپا کرنے والا نیکوں میں شمار نہیں کیا جاتا	فتنہ پرور/فتنہ انگیز در نیکاں شمردہ نمی شود
علم دین سیکھنے والا خدا کا مقبول بندہ ہے	آموزندۂ علمِ دین بندۂ مقبولِ خدا است
ہم جھوٹ بولنے والے آدمی نہیں	ما دروغ گویندگان نہ ایم
سستی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے	کاہلاں کامیاب نمی شوند
زیادہ کھانے والوں کی عزت نہیں ہوتی	بسیار خورندگان را اعزاز نمی شود
بھیک مانگنے والا لوگوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتا ہے	سائل در نگاہِ کساں خوار می باشد
ہم رسول اللہ کی غلامی کرنے والے ہیں	ما بندگانِ رسولِ خدا ایم

پند

حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر و زاہداں سدِ رمق و جواناں تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں بخورند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزیِ کس۔

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۳۶)

(درس نمبر ۲۶)

اسم مفعول

اردو میں ترجمہ کرو:

شنیدہ کے بُود مانندِ دیدہ	سنا ہوا دیکھے ہوئے کی طرح کب ہوتا ہے
------------	دیکھنے اور سننے میں فرق ہوتا ہے
افسردہ دلے افسردہ کند انجمنے را	ایک غمگین ایک محفل کو غمزدہ کر دیتا ہے
------------	ایک غمگین سب کو دکھی کر دیتا ہے
از ظرفِ شکستہ صدائے بر نمی آید	ٹوٹے ہوئے برتن سے آواز نہیں آتی ہے
قزّاقاں چوں میوہ ہائے تر و تازہ دیدند	جب لٹیروں نے تر و تازہ میوے دیکھے
و باغباں را خفتہ یافتند دستِ تاراج	اور مالی کو سوتا ہوا پایا تو لوٹ کا ہاتھ کھولے
کشادہ بے باکانہ	ہوئے بے خوف ہو کر پکے اور میٹھے
میوہ ہائے رسیدہ و شیریں را می خوردند	میوے کھا رہے تھے
و آنچہ نورس و ترش بود بہ خیابانہا	اور جو گدر اور کھٹے تھے ان کو کیاریوں میں
می انداختند	پھینک رہے تھے
دریں بین باغباں بیدار شد ایشاں را دیدہ	اسی درمیان مالی بیدار ہو گیا ان لوگوں کو دیکھ کر
بخود گفت مرا باید بتدبیر و حیلہ	اپنے آپ سے کہا (دل میں سوچا) مجھ کو
------------	چاہیے کہ میں
ایشاں را مقاومت نمایم	تدبیر اور حیلہ سے ان لوگوں کا مقابلہ کروں

فارسی بناؤ:

آدھا پکا ہوا انڈا فائدے مند ہوتا ہے	بیضۂ نیم پختہ سودمند می شود
مرغے کا گوشت بھنا ہوا نہیں تھا	گوشتِ خروس برِشتہ نبود
راستہ میں گرا ہوا سامان مت اٹھاؤ	در راہ رختِ افتادہ مگیرید
سوتا ہوا بچہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے	(۱) طفلِ خفتہ بسیار خوب می نماید
------------	(۲) طفلِ خوابیدہ خیلے خوب معلوم می شود
سانپ کا کاٹا ہوا سوئے بچھو کا کاٹا ہوا روئے	مار گزیدہ خُسپد گزدُم گزیدہ نالد
کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا	تیر از کمان بر آمدہ باز نیاید
سویا ہوا سوئے ہوئے کو کب بیدار کر سکتا ہے	خفتہ را خفتہ کے بیدار می تواند کرد
عالم کے لڑکے نے بہت سی کتابیں جمع کر رکھی ہیں	پسرِ عالم کتابہائے بسیار اندوختہ است
میرا لکھا ہوا سب لوگ پڑھتے ہیں	نوشتۂ من ہمہ مردماں می خوانند
رسول، اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہوتے ہیں	رسولاں، پیغمبرانِ فرستادۂ خدا می شوند
ساری چیزیں پیدا کی گئی ہیں	ہمہ چیز ہا آفریدہ شدہ اند

فائدہ: کلمات ظرفیت:

لاخ، زار، سار، ستاں، داں، کدہ، بار، وند، گاہ اسم کے آخر میں آتے ہیں ان میں سے اول کے تین کثرت کا بھی فائدہ دیتے ہیں جیسے سنگ لاخ، گل زار، ساخسار، کوہسار، گلستاں، زمستاں، نمکداں، بت کدہ، زنگبار، آوند، بارگاہ (آوند، اصل میں آب وند تھا) (مفتاح القواعد ص ۳۹)

(درس نمبر ۲۷)

اسم تفضیل، اسم ظرف

اردو میں ترجمہ کرو:

برادرِ آں خنداں تر است	اس کا بھائی زیادہ ہنسنے والا ہے
کبوتراں پرندہ تراں اند	کبوتر زیادہ اڑنے والے ہیں
ماجد وساجد بسیار خوابندگان اند	ماجد اور ساجد بہت سونے والے ہیں
مدرسۂ من چمن زارِ جنت است	میرا مدرسہ جنت کا باغ ہے
در گلستاں گلہا می بویند	باغ میں پھول مہکتے ہیں
از درس گاہِ اسلامی علما وحفاظ	اسلامی درس گاہ سے علما اور حفاظ
تہیہ کردہ می شوند	تیار کئے جاتے ہیں
ابراہیم علیہ السلام را در آتش کدہ انداختہ شدہ بود	ابراہیم علیہ السلام کو آتش کدہ میں ڈالا گیا تھا
صبح گاہ از بستر برخیز و نمازِ فجر ادا کن	صبح کے وقت بستر سے اٹھ اور فجر کی نماز ادا کر
شبان گاہ طالبان خواندۂ دانش کدہ یاد می کنند	رات کے وقت طلبہ یونورسٹی کا پڑھا ہوا یاد کرتے ہیں
زمینِ اتر پردیش قدرے ہموار است	اتر پردیش کی زمین کچھ قابلِ کاشت
وقدرے سنگلاخ	اور کچھ بنجر ہے
طفلانِ نیک بامداداں صبحانہ کردہ	اچھے بچے صبح (کے وقت) ناشتہ کرکے
بہ دبستانِ خود می روند	اپنے مدرسہ/مکتب کو جاتے ہیں
ورئیسِ دبستاں سلام کردہ بہ کتاب	اور ہیڈ ماسٹر کو سلام کرکے کتاب (پڑھنے) میں
مشغول شوند	مشغول ہوجاتے ہیں

فارسی بناؤ:

عیدگاہ میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز	درعیدگاہ نمازِ عیدالفطر وعیدالاضحیٰ
ادا کی جاتی ہے	گزاردہ می شود
مندر ہندوؤں کے پوجا کرنے کی جگہ ہے	بت کدہ پرستش گاہِ ہندواں است
گدھ بہت اوپر اڑنے والا پرندہ ہے	کرگس مرغ پرندہ بالاتر است
سانپ بہت زہریلا جانور ہے	مار حیوانے بسیار زہرناک است
جب صبح کے وقت پرندے چہچہاتے ہیں	چو صبح گاہ مرغاں نغمہ سنجی می کنند
تو بھلا معلوم ہوتا ہے	خوب می نماید
پاگل خانہ کو فارسی میں ''تیمارستان'' کہتے ہیں	پاگل خانہ را بپارسی ''تیمارستان'' می گویند
ڈاکٹر فن جراحی میں بہت ہوشیار ہیں	دکتراں در جراحت بسیار ہوشیار اند
مسلمان قرآن سے بہت محبت رکھتے ہیں	مسلمانان بہ قرآن بسیار محبت می دارند می کنند
لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں	لاکن بریں عمل کنندگان کم تر اند
سونے کے وقت درود شریف	ہنگامِ خفتن/وقتِ خفتن درود شریف
پڑھنا بہتر ہے	خواندن بہتر است
اللہ تعالیٰ کی یاد ہر جگہ اور ہر وقت کرنی چاہیے	یادِ خدائے تعالیٰ ہمہ جا و ہمہ وقت باید کرد
مالداروں کے محلات عیش وعشرت کی جگہیں ہیں	محلاتِ دولت منداں عیش وعشرت گاہ اند
------------------------	محلاتِ دولت منداں جاہائے عیش وعشرت اند

(درس نمبر ۲۸)

اسم آلہ

اردو میں ترجمہ کرو:

دلاّک موے سر را از اُستُرہ خواہد اُستُرد	نائی سر کے بال استرہ سے مونڈے گا/صاف کرے گا
احمد دستمال را از کانپور خرید	احمد نے چھوٹا رومال کانپور سے خریدا
بر تابہ نان پختہ می شود	توے پر روٹی پکائی جاتی ہے
حرارت پیما را بزبانِ اردو تھرما میٹر می گویند	حرارت پیما کو اردو زبان میں ''تھرما میٹر'' کہتے ہیں
ہوا پیما را در عربی طیارہ و بزبانِ اردو ہوائی جہاز می گویند	ہوا پیما کو عربی میں ''طیارہ'' اور اردو زبان میں ''ہوائی جہاز'' کہتے ہیں

بشر بہ آگاہی و کردارِ خود شناختہ می شود	انسان اپنے علم اور کردار سے پہچانا جاتا ہے
برائے ما بہتر است کہ گفتگوے سنجیدہ می کنیم	ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم سنجیدہ بات کریں
حامد! ازیں رفتار کجا می روی؟	اے حامد! اس تیزی سے تو کہاں جاتا ہے
صبوری ترا کامگاری دہد	صبر تجھے کامیابی دیتا ہے/دیگا
ز رنج و بلا رَستگاری دہد	رنج و بلا (تکلیف و مصیبت) سے چھٹکارا دیتا ہے/دیگا

گلِ چراغ را بہ گل گیر درست کن	چراغ کی بتی کو چھوٹی قینچی سے درست کر
تا روشنی دہد	تا کہ وہ روشنی دے

فارسی بناؤ:

جھاڑو کی قیمت پوچھ کر بتاؤ	شرح/قیمتِ جاروب پرسیدہ بگو
گرمی سخت ہے ایک پنکھا لاؤ	تپش سخت/تیز است یک بادکش بیارید
میں بزرگوں کی زیارت کرنے جاؤں گا	من برائے دیدارِ بزرگاں/برائے زیارتِ
--------------------	بزرگاں خواہم رفت
تلاش وجستجو کے بعد بھی تمہارا پتہ نہیں چلا	بعد تلاش وجستجو نیز بر شما آگاہی نشد
کھیتی ایک بہترین ذریعہ معاش ہے	زراعت خوبے ذریعۂ معاش است
خرید وفروخت میں دیانت چاہیے	در خرید وفروخت دیانت باید
کسی کی بے جا تعریف کرنا اچھا نہیں	کسے را بیجا مدح سرائی خوب نیست
چمڑے کا جوتا خوبصورت ہے	کفشِ چرم خوب است
پنکھا کو بادکش اور بادزن کہا جاتا ہے	پنکھا را ''بادکش'' و ''بادزن'' گفتہ می شود
لنگی کی قیمت اسی روپے ہے	قیمتِ تہبند ہشتاد روپیہ است
میرے لیے ایک قلم دان خرید دیجئے	برائے من یک قلم دان بخرید
دانائی اور عقلمندی انسان کے لیے ہنر ہے	(۱) دانائی وعقلمندی برائے انسان ہنر است
--------------------	(۲) کیاست ودانشمندی برائے بشر فن است

(درس نمبر ۲۹)

حال، ذوالحال

اردو میں ترجمہ کرو:

پسرِ اجمل از مدرسہ خنداں می آید	اجمل کا لڑکا مدرسہ سے ہنستا ہوا آتا ہے
برادرِ شکیل بہ پست خانہ دواں می رود	شکیل کا بھائی ڈاک خانہ دوڑتا ہوا جاتا ہے
اقبال وسلیم اُفتاں وخیزاں کجا می روند؟	اقبال اور سلیم گرتے پڑتے کہاں جاتے ہیں؟
آناں خراماں خراماں بباغ می روند	وہ لوگ ٹہلتے ٹہلتے باغ میں جاتے ہیں
یارانِ شما جہاں می بازند	تمہارے دوست کودتے ہوئے کھیلتے ہیں
کلیم چاکرِ خود رازناں می آورد	کلیم اپنے نوکر کو مارتے ہوئے لاتا ہے
تو ترساں ترساں توے ہتل داخل شدی	تو ڈرتے ڈرتے ہوٹل کے اندر داخل ہوا
دختراں فرحاں فرحاں از ریستوران می آیند	لڑکیاں خوشی خوشی ہوٹل سے آتی ہیں
توپ غلطاں غلطاں در باغچۂ ہم سایہ رسید	لشکر لوٹتا لوٹتا پڑوسی کی بغیار / باغیچہ میں پہنچا
خورشیدِ تاباں در ابر روپوش شد	چمکتا سورج بادل میں چھپ گیا (صفت موصوف)
خورشیدُ تاباں در ابر روپوش شد	سورج چمکتا ہوا بادل میں چھپ گیا (حال ذوالحال)
آں خسپاں از بنارس تا الہ آباد رفت	وہ سوتے ہوئے بنارس سے الہ آباد تک گیا
اوشاں خروشاں بہ گار رمیدند	وہ لوگ شور کرتے ہوئے ریلوے اسٹیشن کی
---------------	طرف بھاگے
شیر غراں از غار آمد و بر آہو حملہ کرد	شیر غراتا ہوا غار سے آیا اور ہرن پر حملہ کیا

فارسی بناؤ:

طارق گرتے پڑتے اپنے استاذ کے پاس گیا	طارق افتاں وخیزاں نزدِ آخوندِ خود /
---------------------	برِ (بر بمعنیٰ نزدیک) استاذِ خویش رفت
دریائے گھاگرا شور کرتے ہوئے بہتا ہے	رودِ گھاگرا خروشاں می رود
وہ کھیلتا ہوا بازار جا رہا تھا	آں بازاں بہ بازار می رفت
شاکر دوڑتا ہوا آیا اور چلاتے ہوئے گیا	شاکر دواں آمد و خروشاں رفت
میں نے طلبہ کو پڑھتے ہوئے دیکھا	من طالبان را خواناں دیدم / یافتم
کچھ ہنستے اور کچھ روتے ہوئے چلے آ رہے ہیں	بعضے خنداں وبعضے نالاں می آیند
پیاسا کوا اڑتا ہوا آیا اور پیالہ کے قریب بیٹھ گیا	زاغِ تشنہ پراں آمد و نزدِ کاسہ نشست
میں نے انڈے کو ابلتے ہوئے دیکھا	من بیضہ را جوشاں دیدم
وہ چراتے ہوئے پکڑا گیا	آں دزداں گرفتہ شد
مسافر دوڑتے دوڑتے آیا اور گاڑی پر سوار ہو گیا	مسافر دواں دواں آمد و بر موتور / کالسکہ / گاری سوار شد
تم آلو، پالک اور شلجم کھاتے ہوئے دیکھے گئے	شما سیبِ زمینی، اسفاناخ و شلغم خوراں دیدہ شدید

حکمت

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چوں طبلۂ عطارست خاموش و ہنر نمائی و ناداں چوں طبلِ غازی بلند آواز ومیاں تہی۔

(گلستاں باب ہشتم ص ۲۳۸)

(درس نمبر ۳۰)

موصول،صلہ

اردو میں ترجمہ کرو:

ہر کہ تعلیم می یابد کامیاب شود	جو شخص تعلیم حاصل کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے
ہر کہ نیکاں را آزارد خدا ازو انتقام می گیرد	جو نیک لوگوں کو ستاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لیتا ہے
مومنے کہ بہ رسولِ خدا ملاقات کرد	جس مسلمان نے اللہ کے رسول سے ملاقات کی
و بر حالِ ایماں وفات یافت اورا صحابی گویند	اور ایمان کی حالت میں انتقال ہوا اس کو صحابی کہتے ہیں
خدا آنکہ آفتاب و ماہتاب و ہمہ جہاں را آفرید	اللہ وہ ہے کہ جس نے سورج، چاند اور ساری دنیا کو پیدا کیا
ہر چہ برادرش خواند او ہم می خواند	جو کچھ اس کا بھائی پڑھے وہ بھی پڑھتا ہے
ہر کہ تکبر می کند برباد می شود	جو شخص تکبر کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے
ہر چہ دیدی احمد را بگو	جو کچھ تو نے دیکھا احمد سے کہہ
ہر کہ بر رسالت مآب یک بار درود خواند	جو شخص رسالت مآب ﷺ پر ایک
----------------	بار درود پڑھتا ہے
خداوند تعالیٰ بروے دہ بار رحمت کند	خدائے تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے
آں کس کہ نداند و بداند کہ بداند	وہ شخص جو نہیں جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ جانتا ہے
در جہلِ مرکب ابدالدہر بماند	وہ ہمیشہ دوگنی جہالت میں رہتا ہے

فارسی بناؤ:

جو نیک ہیں دشمن کو بھی تکلیف نہیں دیتے	آناں کہ نیک اند خصم را نیز نمی آزارند
جو لوگ کہ زیادہ مالدار ہیں زیادہ لالچی ہیں	آناں کہ غنی تر اند حریص تر اند
جو لوگ بچوں کو تعلیم نہیں دیتے وہ انکی	آناں کہ طفلان را تعلیم نمی دہند از حیات ایشاں
زندگی سے کھیلتے ہیں	بازی می کنند/می بازند
جس مسلمان نے صحابہ سے ملاقات کی	مومنے کہ بہ صحابہ ملاقات کرد
اور ایمان کی حالت میں انتقال ہوا اسے	و بر حالِ ایمان وفات یافت اورا
تابعی کہتے ہیں	تابعی گویند
جنہوں نے قرآن حفظ کیا انہیں حافظ کہتے ہیں	آناں کہ قرآن حفظ کردند او شاں را حافظ گویند
وہ ٹوپی جو میز کے اوپر ہے زید کی ہے	کلاہے کہ بالائے/بر میز است زید را است
وہ لڑکا جو اسٹیشن پر ہے میرا ساتھی ہے	آں پسر کہ بر استاسیون است رفیق من است
وہ چیز جو دسترخوان پر ہے مکھن ہے	چیزے کہ بر سفرہ است باکرہ است
اور وہ جو پلیٹ میں ہے پالک ہے	وآں کہ در بشقاب است اسفاناخ است
جس نے مجھے خط لکھا میں نے اس کو جواب دیا	ہر کہ بمن نامہ نوشت اورا جواب دادم
یہ وہ کتاب نہیں جو تم نے خریدی ہے	ایں کتابے نیست کہ شما خریدہ اید
جو یہاں سے گئے وہ خوش رہے	آناں کہ ازیں جا رفتند خوش ماندند
جو شخص کہ خدا سے ڈرتا ہے وہ ظلم نہیں کرتا	ہر کہ از خدا می ترسد ظلم نہ کند

(درس نمبر ۳۱)

استثنا، مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ

اردو میں ترجمہ کرو:

مہمان عزیز است مگر تا سہ روز	مہمان تین دن تک پیارا ہوتا ہے
کس نخارد پشت من جز ناخنِ انگشت من	میری پیٹھ میری انگلی کے ناخن کے علاوہ کوئی نہیں کھجلاتا ہے

صحبت نیکاں بگیر مگر صحبتِ بداں	نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر مگر بروں کی صحبت (سے بچ)

ہمہ طفلان برائے نماز کردن رفتند مگر شاکر	شاکر کے علاوہ تمام بچے نماز پڑھنے گئے
مَرا شدید رنج وغم است	مجھے بہت رنج وغم ہے
کہ ہمہ طالبان کامیاب ہستند مگر تو	کہ تمام طلبہ کامیاب ہیں مگر تو (ناکام ہے)
گوسفند ہارا کسے نہ برد بجز آں گرگ	بکریوں کو اس بھیڑیے کے علاوہ کوئی نہیں لے گیا

حروف استثنا : الا، مگر، غیر، سوائے، ورائے، ماسوائے، ماورائے، جز، دوں۔ **فائدہ** : الا، جز۔ مضاف نہیں ہوتے کیونکہ حرف ہیں باقی اور ہوتے ہیں۔ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے مقدم آتا ہے مثلاً جز شما ہمہ بودند۔ اور مستثنیٰ کبھی مذکور ہوتا ہے کبھی محذوف **مثلاً ع** حیف باشد کہ جز نکو گوید۔

استثنا کی دو قسمیں ہیں : (۱) **متصل**: جس میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک ہی جنس سے ہوں جیسے فوج آمد مگر سپہ سالار۔ (۲) **منقطع**: جس میں دونوں ایک جنس سے نہ ہوں جیسے بادشاہ خلعت بخشید مگر جاگیر

(مفتاح القواعد ص ۳۵، ۳٦)

نخورد بہ شما بجز اکرم	تمہارے ساتھ اکرم کے علاوہ کسی نے نہیں کھایا

ہمہ مرد ماں فت بال (کرۂ پا) می بازند مگر مردِ پیر	تمام لوگ فٹ بال کھیلتے ہیں مگر بوڑھا آدمی (نہیں کھیلتا ہے)

ہمہ کارہا کن بجز کارہائے بد	برے کاموں کے علاوہ سب کام کر
پول کاغذی کسے رامدہ الا کریم	کریم کے علاوہ نوٹ کسی کو مت دے

چند ضرب الامثال

آب آمد تیمّم برخاست	اعلیٰ کی موجودگی میں ادنیٰ کی ضرورت نہیں پڑتی
آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند	جیسا اپنا دل ویسا پرایا دل
چوں میدان فراخ است گوئی بزن	کوشش کر ہمت مت ہار
چو آب از سر گزشت چہ یک نیزہ چہ یک دست	دکھ چھوٹا ہو یا بڑا مصیبت ہے
خدا دارم چہ غم دارم	خدا ہمارا۔ غم کا ہے کا
دیوار ہم گوش دارد	دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں
زیارتِ بزرگاں کفارۂ گناہ	بزرگوں کی زیارت گناہ کا کفارہ ہے

(رہنمائے فارسی ص ٦٧، ٦٨)

فارسی بناؤ:

اے آدمی گیہوں کے علاوہ سب چیزیں کھا	اے مرد ہمہ چیز ہا بخور بجز گندم
ہمارے پاس تیرے علاوہ کوئی شریر لڑکا نہیں آیا	نزدِ ما جز تو پسرے شریر نیامد
میں نے زید کے علاوہ کسی کو نہیں مارا	من کسے را نہ زدم مگر زید
محمود کی شادی میں سوائے زید کے سب	در شادی محمود ہمہ را دعوت نامہ ہا دادہ
کو دعوت نامے دیے گئے	شدند بجز زید
میں اخروٹ کھاؤں گا مگر ناشپاتی نہیں کھاؤں گا	من چار مغز خواہم خورد مگر ہلو
اسلام کے علاوہ سارے مذاہب باطل ہیں	ہمہ ادیان باطل اند بجز اسلام
سوتی کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنو	ہیچ جامہ مپوشید بجز جامۂ کرپاسی
خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں	معبودے نیست بجز خدا

حروف عطف: وہ ہیں کہ دو کلموں یا دو جملوں کو ایک حکم میں شامل کرتے ہیں۔ حروف عطف سے پہلے والے کو معطوف علیہ اور بعد والے کو معطوف کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: و، نہ، پس، سپس (بعد، پیچھے)، دگر، دیگر، ہم، نیز، کاف بمعنی واو، ان کے علاوہ اگرچہ، ارچہ، باوجود، ہرچند، بھی اتصال اور عطف کا فائدہ دیتے ہیں۔ **فائدہ:** معطوف اور معطوف علیہ کبھی اسم ہوتا ہیں کبھی فعل، کبھی جملہ جیسے احمد و محمود آمدند، احمد آمد و رفت، احمد آمد و محمود رفت۔ **توضیح:** واؤ چیزوں کے اجتماع کے لیے آتا ہے پس، سپس، دگر، دیگر، اکثر ترتیب کے لیے آتے ہیں۔ نیز، ہم، شمول کے لیے۔ ہم، کے لیے تکرار ضروری ہے مثلاً احمد و محمود آمدند، احمد آمد پس محمود، زید آمد نیز محمود، ہم احمد آمد ہم محمود۔ **توضیح:** یآ اکثر دو میں سے ایک امر کے ہونے کو منع کرتا ہے اور کبھی اس کے بعد ایک اور جملہ آتا ہے۔ کبھی شک کے موقع پر لاتے ہیں خواہ دو جملوں پر۔ اور مکرر آتا ہے۔ اس کا نتیجہ بھی ضرور ہوتا ہے مقدم ہو یا مؤخر۔ اگر بمعنی خواہ آتا ہے مثلاً احمد آید یا نہ آید۔ من می روم اگر ہوشمند است دگر بے خرد۔ غمِ او مخور کو غم خود خورد **(مفتاح القواعد)**

(درس نمبر ۳۲)

ندا، منادی

اردو میں ترجمہ کرو:

اے سیر ترا نانِ جویں خوش ننماید	اے شکم سیر تجھے جو کی روٹی اچھی نہیں لگتی
خداوندا بر حالِ مسلماناں رحم کن	اے پروردگار عالم مسلمانوں کے حال پر رحم فرما
کریما بخشائے بر حالِ ما	اے بخشش فرمانے والے ہمارے حال پر رحم فرما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا	اس لیے کہ میں حرص کی قید کا قیدی ہوں/خواہش (نفس)
------------------	کے شکنجے کا قیدی ہوں
دلا گر خردمندی و ہوشیار	اے دل اگر تو عقلمند اور ہوشیار ہے
مکن صحبتِ جاہلاں اختیار	تو جاہلوں کی صحبت اختیار مت کر
اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل	اے لڑکے تو ہرگز کنجوس کی روٹی مت کھا
در انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم	انجیل شریف میں آیا ہے کہ اے آدم کی اولاد
اگر تو نگری دہمت مشتغل شوی بمال از من	اگر میں تجھ کو مالداری عطا کروں تو تو مجھے چھوڑ کر مال
و اگر درویش کنمت تنگ دل نشینی	اور اگر میں تجھ کو فقیر بنا دوں تو تو تنگ دل ہو کر بیٹھ جائے گا
پس حلاوت ذکر من کجا دریابی	تو تو میرے ذکر کی چاشنی کہاں پائے گا
و بعبادت من کے شتابی	اور میری عبادت میں کب کوشش/جلدی کرے گا
اے طالب روزی بنشیں کہ بخوری	اے روزی طلب کرنے والے بیٹھ کہ تو کھائے گا
و اے مطلوب اجل مرو کہ جاں نبری	اور اے لقمۂ موت مت بھاگ کہ تو جان نہ بچا سکے گا

فارسی بناؤ:

اے پروردگارِ عالم ہمیں اسلام پر قائم رکھ	خداوندا مارا بر اسلام استقامت دِہ
نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے	بر راہِ راست توفیقِ رفتن بدہ
اور برائیوں سے بچا	واز بدیہا نگہ دار محفوظ کن
اے سلیم نوکر سے کہہ دو کہ گائے کو بھوسا اور کھلی ڈال دے	اے سلیم چاکر را بگو کہ گاؤ را بتن و کھلی بیندازد
اور اس کے بعد گوبر ہٹا دے	وبعد ازیں سرگیں دور کند/صاف کند
اے سہیل! آج ربیع الاول کی بارہویں تاریخ ہے	اے سہیل! امروز ربیع الاول را تاریخِ دوازدہم است
----------------------	اے سہیل! امروز دوازدہم ربیع الاول است
آج ہی ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ	ہمیں روز آقائے ما حضرت محمد رسول اللہ ﷺ
پیدا ہوئے	پیدا شدند
میرا خیال ہے کہ اس مبارک دن میں جشن	خیال من است کہ دریں روزِ ہمایوں جشن
منایا جائے	منعقد کردہ شود
اے بھائی! مرغا، مرغی، ہلدی، دھنیا وغیرہ	اے برادر! خروس، ماکیان، زرد چوبہ، کشنیز وغیرہا
خرید لاؤ	خریدہ بیار
ابھی میں ندی سے نہا کر آتا ہوں	ہنوز از رود غسل کردہ می آیم
اے بچو! کسی کو ہرگز گالی مت دو	اے طفلان! زنہار کسے را دشنام مدہید
اچھے لڑکے گالی نہیں دیتے	پسرانِ نیک دشنام نمی دہند

(درس نمبر ۳۳)

افعالِ وجوبی

اردو میں ترجمہ کرو:

بر تو واجب است کہ روزانہ صبح از قرآن مجید یک پارہ بخوانی	تجھے ہر دن صبح کو قرآن مجید کا ایک پارہ پڑھنا پڑے گا
بر مسلمانان واجب است کہ روزانہ نمازِ پنج گانہ ادا بکنند	مسلمانوں کو روزانہ پانچ وقت کی نماز ادا کرنی پڑے گی

بر شما واجب است کہ در امتحان ششماہی نمرۂ اعلیٰ حاصل بکنید	تمہیں ششماہی امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے پڑیں گے
بر وشاں لازم بود کہ از بانک باز آیند	انہیں بینک سے واپس آنا پڑا
بر ملازمان لازم بود کہ در موسمِ برشکال ہم کار کنند	نوکروں کو برسات کے موسم میں بھی کام کرنا پڑا
بر ما لازم بود کہ در ایامِ تعطیل بہ دانش کدہ ہم رویم	ہمیں چھٹی کے دنوں میں بھی کالج جانا پڑا
بر اولاد واجب است کہ اطاعتِ والدین بکنند	لڑکوں کو والدین کا حکم ماننا پڑے گا
----------------------	لڑکوں کو والدین کی فرماں برداری کرنی پڑے گی
بر ما واجب است کہ روزانہ در ساعتِ خود کوک بکنیم	ہمیں ہر دن اپنی گھڑی میں چابی بھرنا پڑے گی
بر مریضاں واجب است کہ از چیزہائے بسیار پرہیز بکنند	مریضوں کو بہت سی چیزوں سے پرہیز کرنا پڑے گا
بر فرمان دار لازم بود کہ در علاقۂ فساد زدہ رود	ڈی ایم (حاکمِ ضلع) کو فساد والے علاقہ میں جانا پڑا

فارسی بناؤ:

اردو	فارسی
سارے طلبہ کو مسجد میں جانا پڑے گا	برہمہ طالبان واجب است کہ درمسجد بروند
تمہیں پرنسپل کا حکم ماننا پڑے گا	(۱) برشما واجب است کہ اطاعتِ رئیس
// //	دانشکدہ بکنید
ــــــــــــــــ	(۲) برشما واجب است کہ برفرمانِ رئیس
// //	دانشکدہ عمل کنید
اس کو پڑوسیوں کی عزت کرنی پڑے گی	براو واجب است کہ احترامِ ہمسایاں گان بکند
سلمہ کو اپنے گھر کا کام خود کرنا پڑتا ہے	برسلمہ واجب می شود کہ کارِخانہٗ خویش بخود کند
سردی کی وجہ سے مجھے رضائی اوڑھنی پڑی	(۱) برمن لازم بود کہ از سرما لحاف برروکشم
ــــــــــــــــ	(۲) بجہت سرما برمن لازم بود کہ لحاف
// // //	براندام اندازم
بنیا کو خراب سامان واپس کرنا پڑا	بربقال لازم بود کہ رختِ ردّی باز کند

مصدر لگنا اور چاہنا کے مشتقات کا استعمال:

۱۔وہ رونے لگا،اوگریستن گرفت۔۲۔خالداور طارق سونے لگے،خالدوطارق خفتن گرفتند۔۳۔اکرم جانا چاہتا ہے،اکرم می خواہد کہ برود(یا اکرم رفتن می خواہد)۔۴۔اس کا بھائی پڑھنا چاہتا ہے،برادرِاو خواہد کہ بخواند۔

پہلے دو جملوں میں لگنا مصدر سے لگا اور لگے مشتق جملے میں استعمال ہوئے ہیں۔اردو میں اکثر مصدر کے آخر کے الف کو''ے'' سے بدل کر استعمال کرتے ہیں۔لیکن فارسی میں گرفتن یا آغاز یدن مصدر سے مطلوبہ فعل لگا دیتے ہیں۔مثلاً وہ جانے لگا میں''جانے'' کا ترجمہ''رفتن'' اور لگا چوں کہ ماضی مطلق ہے لہذا آغاز کردن سے آغاز کرد آخر میں زیادہ کر دیا اور وہ جانے لگا کا فارسی میں ترجمہ'' اورفتن آغاز کرد'' ہوا یا'' اورفتن گرفت۔''
(باقی آگے)

اردو	فارسی
فوجیوں کو میدانِ جنگ میں لڑنا پڑا	(۱) برلشکریاں لازم بود کہ درمیدانِ جنگ
ــــــــــــــــ	ستیزند
ــــــــــــــــ	(۲) برلشکریاں لازم بود کہ درروزِ میداں جنگ آرند
تمہیں ہر حال میں سبق سنانا پڑے گا	برشما واجب است کہ بہرحال سبق بخوانید
ذمہ داروں کو اپنے ماتحتوں پر سختی کرنی پڑے گی	برذمہ داراں واجب است کہ برزیر دستانِ خویش
ــــــــــــــــ	سختی کنند
صحت کے لیے انہیں روزانہ دوڑنا پڑے گا	برایشاں واجب است کہ برائے صحت روزانہ
ــــــــــــــــ	پویند/دوند
عید کے روز صدقۂ فطر ادا کرنا پڑتا ہے	بروزِ عید واجب می شود کہ صدقۂ فطر گزاردہ شود

گزشتہ سے پیوستہ:

تیسرے اور چوتھے جملے میں چاہنا مصدر کے افعال استعمال ہوئے ہیں۔فارسی میں خواستن مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر پہلے لکھیں اور بعد میں''کہ'' لگا کر آخر میں مصدر یا ماضی مطلق کی بجائے پہلے فعل کے مطابق مضارع کا صیغہ لگانا چاہیے مثلاً ہم پانی پینا چاہتے ہیں کا ترجمہ''ما می خواہیم کہ آب خوریم'' ہوا۔یا یوں کرو کہ سیدھے سادھے طریقے پر اس کا ترجمہ یوں کرلو''کہ ما آب خوردن می خواہیم'' وغیرہ یوں صحیح ہیں۔ (فارسی اردو بول چال ص ٦٨،٦٩)

(درس نمبر ۳۴)

آغازیدن اور گرفتن کا استعمال

اردو میں ترجمہ کرو:

مؤذن اذان دادن گرفت	مؤذن اذان دینے لگا
مصلیان بجانبِ مسجد رفتن آغازیدند	نمازی مسجد (کی طرف) جانے لگے
طیور در باغ نغمہ سنجی کردن گرفتند	پرندے باغ میں چہچہانے لگے
شما از مسکیناں رشوہ گرفتن آغازیدید	تم غریبوں سے رشوت لینے لگے
من از مدیر ماہ نامہ اشرفیہ گفتگو کردن گرفتم	میں ماہ نامہ اشرفیہ کے ایڈیٹر سے بات کرنے لگا
رئیسِ دانش کدہ از من سوالات کردن گرفت	پرنسپل مجھ سے سوالات کرنے لگے
پسرِ احمد بزبانِ فصیح فارسی گفتن آغازید	احمد کا لڑکا فصیح زبان میں فارسی بولنے لگا
طالبانِ جفاکش بزبانِ عربی مقالہ نوشتن گرفتند	محنتی طلبہ عربی زبان میں مقالہ لکھنے لگے
ایں طفلان اینک در خواندن کوشیدن گرفتند	یہ بچے اب پڑھنے میں کوشش کرنے لگے
او یکا یک در شب ہراسیدن گرفت	وہ اچانک رات میں ڈرنے لگا
تو بر من بلا وجہ چرا شوریدن گرفتی	تو مجھ پر خواہ مخواہ کیوں برہم ہونے لگا

چند ضرب الامثال

گر گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل	کہنا بھی مشکل اور نہ کہنا بھی مشکل
چو فیضے رواں است بہرہ یاب	بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا
ہر سگے در کوئے خود شیری می کند	اپنی گلی میں کتا بھی شیر

(رہنمائی فارسی ص ۶۸، ۶۹)

فارسی بناؤ:

آج صبح ہی سے بارش ہونے لگی	امروز از بامداداں باراں باریدن آغازید
---------------	امروز از صبح باراں شدن گرفت
ہوائی جہاز فضا میں اڑنے لگا	ہواپیما در فضا پریدن گرفت
لڑکے میدان میں فٹ بال کھیلنے لگے	پسراں در میدان فت بال/کرۂ پا باختن آغازیدند
دونوں فوجوں کے درمیان گھمسان کی /ہونے لگی	میانِ ہر دو لشکر جنگِ خوں ریز شدن گرفت جنگ سخت لڑائی آغازید
میڈیکل کالج میں داخلہ ہونے لگا	در دانش کدۂ پزشکی داخلہ شدن آغازید
زرینہ مہمانوں کے لئے چائے بنانے لگی	زرینہ برائے مہماناں شاے ساختن گرفت
مچھلیاں کیوں اوپر تیرنے لگیں	ماہیہا چرا برآب/برروے آب شنا کردن آغازیدند
میں نماز پڑھنے لگا اور حامد تلاوتِ قرآن کرنے لگا	من نماز خواندن گرفتم وحامد تلاوتِ قرآن کردن گرفت
اب طلبہ سالانہ امتحان کی تیاری کرنے لگے	(۱) اکنوں طالبان تہیۂ امتحانِ نہائی کردن گرفتند
---------------	(۲) اینک متعلمان برائے امتحانِ نہائی تہیہ کردن آغازیدند
// //	

(درس نمبر ۳۵)

توانستن (سکنا) کا استعمال

اردو میں ترجمہ کرو:

بیمار چناں ضعیف بود کہ تا بیمارستاں نتوانست رفت	بیمار اتنا کمزور ہو گیا کہ اسپتال تک نہ جا سکا
آیا می توانی بہ فارسی حرف زنی	کیا تو فارسی میں بات کر سکتا ہے
آدمی تواند کہ بیاید ☆ من نتوانستم خورد	آدمی آ سکتا ہے ☆ میں نہ کھا سکا
مور خاک را نتوانست برد	چیونٹی مٹی کو نہیں لے جا سکی
من می توانم کہ او را زنم	میں اس کو مار سکتا ہوں
آں پیر مرد بخودنمی تواند خورد	وہ بوڑھا آدمی خود سے نہیں کھا سکتا ہے
من بفارسی توانم گفت	میں فارسی میں بول سکتا ہوں
آیا تو مرا قرض توانی داد	کیا تو مجھے قرض دے سکتا ہے
خواہر سلمان طعام ہائے گونا گوں می تواند پخت	سلمان کی بہن قسم قسم کے کھانے پکا سکتی ہے
دیروز شہربان نہ توانست آمد	کل سپاہی نہ آ سکا

متفرق معانی میں افعال کا ستعمال: (۱) افعال رخصتی: دینا کے مشتقات اس کی پہچان ہیں مثلاً مجھے جانے دو۔ پڑھنے دو۔ کھانے دو۔ دیں گے وغیرہ۔ فارسی میں گزاشتن مصدر سے مطلوبہ فعل بنایا جاتا ہے اور بعد میں ''کہ'' کا اضافہ کرتے ہیں اور بعد میں فعل مضارع کا دھیان کرتے ہوئے جملہ کو الٹا دیں۔ مثلاً بگزارید کہ من بروم۔ (مجھے جانے دو)۔ باقی آگے

فارسی بناؤ:

میں رات کو کھانا نہیں کھا سکا	من در شب طعام/غذا نتوانستم خورد
اہل ملک سے اپنے وطن کی حفاظت	از اہلِ ملک میہنِ خویش را حفظ
نہ ہو سکی	نہ توانست شد
کیا بکر ہمیں شکست دے سکتا ہے	آیا بکر تواند کہ ما را شکست دہد
نہیں! وہ ہمیں کبھی بھی شکست	نے! او ما را ز نہار/ہرگز شکست
نہیں دے سکتا	نہ تواند داد
تم کو میونسپلٹی کا چیرمین نہیں چنا جا سکا	(۱) شما را شہردار/شہرداری نہ توانستید چنید
------------------	(۲) نہ توانست کہ شما را شہردار/شہرداری چنیدہ شود
کتے کا بچہ نہیں ڈر سکا	تُولۂ سگ نہ توانست ہراسید
ساجدہ کل اپنی آنکھوں سے اپنے	دیروز ساجدہ بہ چشمہائے خود برادرانِ
---------------	خویش را
بھائیوں کو دیکھ سکی	توانست دید

گزشتہ سے پیوستہ: بگزارید کہ اسلم سبق بخواند۔ نگزاشتی کہ من نان خورم۔ نخواہیم گزاشت کہ او بگریزد، وغیرہ (ہم نے اسے بھاگنے نہیں دیا) تنبیہ: اس مفہوم کو ایک اور انداز سے بھی ادا کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر جملہ کے پہلے حصہ میں گزاشتن کا فعل ماضی آیا ہوا ہو تو فقرے کے دوسرے حصہ میں ماضی تمنائی کا استعمال کرتے ہیں اور اگر گزاشتن کا فعل حال یا امر ہو تو دوسرے حصے میں مضارع استعمال کرتے ہیں یاد رہے کہ پہلے حصہ میں ''کہ'' کا استعمال لازماً ہوگا

(رہنمائے فارسی ص ۵۶،۵۵)

وہ اسکول نہیں جاسکا	آں نہ توانست کہ بہ دبستاں رفت
کیوں کہ اس کی سائیکل خراب ہے	زیراچہ سیکلِ اونا قابل است
دلدار کو ایسی بیماری ہوئی	دلدار راچناں مرض لاحق شد رمرض گرفت
----------	/ بیماری شد
کہ کوئی ڈاکٹر اسے پہچان نہ سکا	کہ دکترے اورانہ توانست شناخت
وہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب	اودر امتحانِ نہائیِ دبستاں کامیاب
نہ ہوسکا	نہ توانست شد
تم لوگ اپنے ماتحتوں کی دیکھ بھال	شما زیر دستانِ خویش رانگہ داری
نہیں کرسکتے	نمی توانید کرد
میں شراب نہیں پی سکتا	من نہ توانم کہ مے نوشم

ایسے افعال جن سے ظاہر ہو کہ ایک امر عنقریب وقوع میں آنے والا ہے:

۱۔اسلم مدرسہ جانے ہی والا ہے ☆ قریب است کہ اسلم بمدرسہ برود

۲۔میں یہ کتاب خریدنے ہی والا ہوں ☆ نزدیک بود کہ ایں کتاب بخرم

قاعدہ: جملے کے شروع میں ''قریب است،قریب بود'' یا ''نزدیک است،نزدیک بود'' لکھنے کے بعد حرف ''کہ'' لگا کر جملے کے آخر میں مطلوبہ فعل مضارع استعمال کرنا چاہیے۔

(فارسی اردو بول چال ص ۶۹،۷۰)

(درس نمبر ۳۶)

(گزاشتن) چھوڑنا کا استعمال

اردو میں ترجمہ کرو:

مگسہا نمی گزارند کہ ما بخوریم	مکھیاں ہمیں کھانے نہیں دیتی ہیں
بگزار کہ از دشمنانِ اسلام انتقام گیرم	مجھے اسلام کے دشمنوں سے بدلہ لینے دو
بگزارید کہ او با احمد بمصطبہ رود	اس کو احمد کے ساتھ پلیٹ فارم جانے دو
شما نگزاشتید کہ من ادارۂ پست بروم	تم نے مجھے ڈاک خانہ جانے نہیں دیا
بگزار کہ بازندگان فت بال بازی کنند	کھلاڑیوں کو فٹ بال کھیلنے دو
آناں نگزارند کہ من از مدیرِ مجلّہ مشاورت	وہ لوگ مجھے رسالہ کے ایڈیٹر سے مشورہ کرنے
کنم	نہیں دیتے ہیں
ما نہ گزاشتیم کہ رئیسِ دانش کدہ رشوہ گیرد	ہم نے پرنسپل کو رشوت نہیں لینے دی
تو نہ گزاشتی کہ عائشہ نماز خواند	تو نے عائشہ کو نماز نہیں پڑھنے دی
نسیم را بگزار کہ او خدمت استاد کند	نسیم کو استاذ کی خدمت کرنے دو
بگزار کہ طفلاں خربزہ و ہندوانہ خورند	بچوں کو خربوزہ اور تربوزہ کھانے دو
ترا نہ خواہم گزاشت کہ دریں آفتاب	میں تجھے اس دھوپ میں گھر نہیں جانے دوں گا
------------	بخانہ روی
بگزار تا ساعتِ خود را کوک کنم	مجھے اپنی گھڑی کو چابی دینے دو/بھرنے دو

فارسی بناؤ:

کوثر کو نماز پڑھنے دو	بگزارید کہ کوثر نماز گزارد/خواند
انور کو گالی نہ بکنے دو	مگزارکہ انور دشنام دہد/گوید
مجھے چڑیا گھر جانے دو	بگزارید کہ من بہ باغِ وحش روم
اسے بندوق چلانے دو	بگزارکہ او تفنگ راند
اور مجھے اسٹیمر چلانے دو	وبگزارکہ من کشتیِ دخانی/کشتیِ بخار رانم
اسٹیشن ماسٹر کو آرام کرنے دو	بگزارید کہ رئیسِ ایستگاہ آرام گیرد/آرامد
خرم کو آج سگریٹ نہ پینے دو	(۱) خرم را مگزارید کہ امروز سیگار کشد
--------------	(۲) مگزارکہ امروز خرم سگار کشد
انہیں صبح سے شام تک کام کرنے دو	بگزارید کہ آناں از صبح تا شام کار کنند
چپراسی کو گھنٹی بجانے دو	بگزارکہ خدمت گار جرس زند
شوروغل نہ کرو مجھے سکون سے پڑھنے دو	شوروغوغا مکنید وبگزارید کہ من بہ آرام خوانم
شکاریوں نے کہا شیر کو بھاگنے کا موقع نہ دو	صیاداں گفتند مگزارید کہ مردم در/شیر گریزد
مسہری پر مچھروں کو آنے نہ دو	مگزارکہ پشہا بر ناموسیہ آیند

(درس نمبر ۳۷)

شرط وجزا

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر بیماراں دوا خوردندے شفا یافتندے	اگر بیمار دوا کھاتے تو شفا پاتے
اگر گنہ گار نادم شدے خدایش آمرزیدے	اگر گناہ گار شرمندہ ہوتا تو خدا اس کو بخش دیتا
جوہرا اگر در خلاب افتد ہماں نفیس است	موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی/تب بھی
// //	عمدہ/قیمتی ہے
وغبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس است	اور گرد اگر آسمان پر پہنچ جائے تو بھی
// //	حقیر/بے قیمت ہے
ہر گاہ مرا طلب کنی خواہم آمد	جس وقت/جب بھی تو مجھے بلائے گا میں آؤں گا
چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں شو	اے حافظ! جب تو بوڑھا ہو گیا تو شراب خانہ
// //	سے باہر نکل
خر اگر جلِ اطلس بپوشد خر است	گدھا اگر ریشمی کپڑے کی جھول پہن لے تب
// //	بھی گدھا ہی ہے
نیم نانے گر خورد مردِ خدا	بذل درویشاں کند نیمے دگر
کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم	ور ہما از جہاں شود معدوم
اگر اللہ والا آدھی روٹی کھاتا ہے	تو دوسری آدھی فقیروں پر خرچ کرتا ہے
کوئی شخص الو کے سایہ کے نیچے نہیں آئے گا	اگرچہ ''ہما'' پرندہ دنیا سے ناپید ہو جائے

اگر چرخ گردد بکامِ بخیل   وراقبال باشد غلامِ بخیل

وگردر کفش گنجِ قارون بود   وگرتا بعش ربعِ مسکوں بود

اگرآسمان کنجوس کے مقصد کے مطابق پھرے/گھومے اوراگر کامیابی /فتح مندی کنجوس کی غلام ہوجائے

اوراگراس کے ہاتھ قارون کا خزانہ لگ جائے	اوراگر دنیااس کے ماتحت ہوجائے
اوراگراس کی ہتھیلی میں قارون کا خزانہ آجائے	----------------

نیرزد بخیل آں کہ نامش بری   وگرروزگارش کند چاکری

بخیل ار بود زاہد بحر و بر   بہشتی نباشد بحکمِ خبر

تو بھی کنجوس اس قابل/لائق نہیں کہ تو اس کا نام لے اگرچہ زمانہ اس کی نوکری کرے

کنجوس اگر تری وخشکی/تمام دنیا کا عبادت کرنے والا ہوجائے تب بھی وہ حدیث کے حکم سے جنتی نہ ہوگا

فائدہ: شرط کے لیے زمانۂ استقبال لازم ہے لہذا شرط وجزا سے کوئی صیغۂ ماضی ہوتو وہ بھی بمعنی مستقبل ہو جائے گا۔

گر بہ سخن کار میسر شدے ☆ کارِ نظامی بہ فلک بر شدے

حروف شرط: اگر، گر، وگر، ار، ور، ہرگہ، ہرگاہ، چوں، چو۔

یہ حروف دو جملوں میں داخل ہوتے ہیں اول کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

توضیح: ار۔اگر کا مخفف ہے۔ور۔وگر کا۔ یہ پانچوں معاملہ مشکوک پر آتے ہیں اور چوں، چو امور یقینی پر آتے ہیں۔ (مفتاح القواعد)

فارسی بناؤ:

اگرآسمان نہ ہوتا تو زمین بھی ہوتی	اگر چرخ نبودے زمین ہم نبودے
اگرتو وقت پروہاں نہ پہنچتا تو کیا کرایا غارت ہوجاتا	ارتو بروقت آنجا نہ رسیدی محصول غارت شدے
اگرتم علم حاصل کرتے تو دنیا میں مشہور ہوجاتے	گرشما علم حاصل کردید در دنیا/در بحر و بر مشہور شدید
----------------	ارشما علم حاصل کردید در ربعِ مسکوں شہرت یاب شدید
اگرتو میری بات سنتا تو قیمتی وقت ہاتھ سے جانے نہ دیتا	اگرتو سخنِ من شنیدی وقتِ گراں ہم از دست نہ گزاشتی/نہ دادی
اے شخص! اگرتو عاجزی سے پیش آئے گا	اے مرد! ارتو فِروتنی گزینی
----------------	اے کس! اگرتو فروتنی گیری
تو ساری مخلوق تیری دوست بن جائے گی	ہمہ خلق دوستِ تو/رفیقِ تو باشد
اگرمیں لکھنؤ جاتا تو ریڈیو اسٹیشن دیکھتا	اگرمن بہ لکھنؤ رفتمے نشرگاہِ رادیو دیدمے
اگرحاکم قیدیوں کو چھوڑ دیتا تو وہ بہت خوش ہوتے	گرحاکم اسیراں را بگزاشتے/رہانیدے آناں بسیار خوش شدندے

اگرشکیل ورزش کرتا تو بیمار نہ ہوتا	اگرشکیل ورزیدے بیمار/رنجور نہ شدے
اگروہ کوشش کرتے تو چیف انجینیر ہوتے	گرآناں کوشیدندے رئیس مہندس شدندے

(درس نمبر ۳۹)

دروس انشا

اردو میں ترجمہ کرو:

میوہ فروش: بفرمائید خانم، چہ فرمایشی دارید؟
میوہ بیچنے والا: محترمہ حکم کیجیے، آپ کو کیا چاہیے؟
خانم مسرت: من خواستم میوہ بخرم، چہ میوہ ہاے دارید؟
محترمہ مسرت: میں پھل خریدنا چاہتی ہوں، آپ کون کون سے پھل رکھتے ہیں؟
م۔ف : خانم! انگور وسیب وانار وبرتقال، تمام میوہ ہاے فصل دارم۔
میوہ بیچنے والا: محترمہ! انگور، سیب، انار، سنترہ اور موسم کے تمام پھل ہیں۔
خانم مسرت: این سیب کیلوے چند می فروشید؟
محترمہ مسرت: یہ سیب کتنے روپے کلو بیچتے ہو؟
م۔ف : کیلوے ہفت روپیہ۔
میوہ بیچنے والا: سات روپیہ کلو۔
خانم مسرت: کیلوے ہفت روپیہ: خیلے گراں است۔ اگر کیلوے پنج روپیہ حساب کنید، دو کیلو می خرم۔
محترمہ مسرت: سات روپیہ کلو: بہت مہنگا ہے۔ اگر پانچ روپیہ کلو کے حساب سے دو تو میں دو کلو خرید لوں گی
م۔ف : چوں شما مشتریِ قدیم ہستید از شما کیلوے شش روپیہ می گیرم۔ ازیں کم ترنمی شود۔ جنسِ اعلاے سیب کیلوے ہفت روپیہ می فروشم، ولے براے شما کیلوے شش روپیہ حساب

می کنم بفرمائید چہ قدر بکشم۔
میوہ بیچنے والا: جب آپ پرانی گاہک ہیں تو آپ سے چھ روپیہ کلو لے لوں گا۔ اس سے اور کم نہیں ہوگا۔ اچھی کوالٹی کے سیب سات روپیہ کلو بیچتا ہوں، لیکن آپ کو چھ روپیہ کلو کے حساب سے لگا دوں گا فرمایئے (آپ کے لئے) کتنا نکالوں۔
خانم مسرت: آقا خیلے گراں می فروشید۔ برتقال کیلوے چند می فروشید؟
محترمہ مسرت: جناب آپ بہت مہنگا بیچتے ہیں۔ سنترہ کتنے روپیہ کلو بیچتے ہیں؟
م۔ف : خانم چہ کنم۔ ہمہ چیز گراں شدہ است۔ من خودم ہمہ چیز گراں می خرم۔ برتقال کیلوے ہفت روپیہ می فروشم۔
میوہ بیچنے والا: محترمہ کیا کروں۔ ہر چیز مہنگی ہوگئی ہے۔ میں خود ہر چیز مہنگی خریدتا ہوں سنترہ سات روپیہ کلو بیچتا ہوں/سنترہ سات روپیہ کلو ہے۔
خانم مسرت: برتقال درفصلِ برتقال کیلوے ہفت روپیہ نمی ارزد۔ دو کیلوے پنج روپیہ حساب کنید۔ دو کیلو بکشید۔
محترمہ مسرت: سنترے کے موسم میں سنترہ سات روپیہ کلو نہیں بکتا۔ دو کلو پانچ روپیہ کے حساب سے دو۔ تو دو کلو نکال دو۔
م۔ف : خیلے خوب۔ شما راضی باشید۔ بفرمائید این دو کیلو برتقال و دو کیلو سیب، دیگر چہ لازم دارید۔
میوہ بیچنے والا: بہت اچھا۔ آپ خوش رہیں۔ لیجئے یہ دو کلو سنترہ اور دو کلو سیب۔ اس کے علاوہ اور کیا چاہیے
خانم مسرت: دیگر کافی است۔ بفرمائید پولِ میوہ ہا مطابق صورت حساب شما
محترمہ مسرت: اتنا کافی ہے۔ آپ بل کے مطابق پھلوں کا پیسہ لیجئے۔

م۔ف : متشکرم خانم۔

میوہ بیچنے والا: میں آپ کا شکر گزار ہوں محترمہ۔

خانم مسرت: خدا حافظ۔ محترمہ مسرت: خدا حافظ۔

م۔ف : خدا حافظ بسلامت۔

میوہ بیچنے والا: اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بلا سے محفوظ رکھے۔

فعل متعدی کی قسمیں

احمد کشت۔احمد نے مارا☆ سعید نے پانی پیا۔سعید آب خورد☆محمود نے پانی پلایا۔محمود آب خورانید۔

افعال لازم اور متعدی تو آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اب یہاں یہ سمجھ لیں کہ فعل متعدی کتنے قسم کے ہوتے ہیں اور وہ کس طرح بنتے ہیں۔دیکھیے فعل متعدی تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) متعدی بنفسہ: وہ متعدی جو اصل میں متعدی ہو مثلاً خورد۔کرد۔نوشید۔

(۲) متعدی بالواسطہ: وہ متعدی جو لازم سے متعدی بنایا گیا ہو مثلاً دوانید۔رسانید۔جو اصل میں دوید۔رسید تھے۔

(۳) متعدی المتعدی: وہ متعدی ہے جو متعدی سے دوبار بنایا گیا ہو۔مثلاً خورانید جو اصل میں خورد تھا

بنانے کا قاعدہ

جس مصدر کو متعدی یا متعدی المتعدی بنانا ہو تو اس کے امر حاضر کے آخر ''انیدن'' زیادہ کریں تو وہ مصدر متعدی یا متعدی المتعدی بن جائے گا پھر جو فعل بنانا ہو، قاعدے کے مطابق بنالیں۔مثلاً دویدن سے دوانیدن۔رسیدن سے رسانیدن۔خوردن سے خورانیدن وغیرہ سے، اوخورانید۔اورسانیدہ باشد وغیرہ۔ (فارسی اردو بول چال ص ۶۵، ۶۶)

(درس نمبر ۴۰)

فارسی بناؤ:

اردو: دودھ میں مکھی گر گئی، نکالو، دور پھینکو، ابھی مری نہیں ہے۔بھن بھن کرتی ہے۔ اپنے پر صاف کر رہی ہے۔خشک کرنا چاہتی ہے۔

فارسی: در شیر مگس افتاد، بروں بیار ربرآر، دور بینداز، ہنوز مردہ نشدہ است۔ بر ہم می زند پر۔ پر ہاے خود صاف می کند رمی پالاید، خشوک کردن می خواہد رخواہد کہ خشوک کند۔

اردو: چڑیا کے بچہ کو نہ پکڑو، اسے تکلیف ہوگی، اس کے ماں باپ کو دیکھو بے چارے کس طرح چیں چیں کر رہے ہیں۔چھوڑ دو، بڑا ثواب ہوگا۔ پیدا کرنے والا رحیم ہے تمہیں بھی رحم کرنا چاہئے۔

فارسی: چوزۂ کنجشک رامگیرید کہ او آزردہ شود راو را رنج رسد، مادر و پدر اِو را ببینید بے چارگاں چہ طور رنگ رنگ می کنند رچہ گونہ چیک چیک کنند۔بگزارید کہ ثوابِ بسیار یابید۔آفرینندۂ او مہربان است شما نیز رحمت بکنید۔

اردو: میاں صاحب زادے! درخت پر نہ چڑھنا، ایسا نہ ہو کہ گر جاؤ میں نے اسے بہت کچھ روکا، مگر اس نے ایک نہ سنی اور درخت پر چڑھ ہی گیا۔ آخر گرا، زندہ ہے یا مر گیا! زندہ ہے مگر چوٹ سخت آئی ہے۔اس کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی، ٹوٹی نہیں بلکہ کھسک گئی ہے۔

فارسی: جانِ پدر رآغا زادہ! بالاے درخت مرو، کہ مبادا بیفتی ہر چند منعش کردم، مگر یک نہ شنید رمگر باز نیامد و بر درخت رفت۔ آخرش بیفتاد، زندہ است یا کہ بمُرد! زندہ است و لے سخت زخمی شدہ است رولے او را ضربِ سخت رسیدہ است۔استخوانِ ساقِ او بشکست، نہ شکستہ است بل از جاے خود رفتہ است ربلکہ لغزیدہ شدہ است۔

اردو: یہاں شہد کی مکھیوں کا چھتہ ہے۔ ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ کاٹ لیں گی۔ آخر ایک مکھی نے کاٹ ہی لیا۔ ہر چند منع کیا، لیکن نہیں مانا اب روتا ہے۔ تڑپتا ہے۔ اس کی صورت دیکھ کر مجھے ہنسی آتی ہے۔

فارسی: ایں جالانہ مگس ہائے انگبیں است۔ دست مرسانید/از دست مگیرید وگرنہ خواہند گزید۔ بالآخر مگسے بگزید۔ ہر چند کہ منعش کردم نشنید حالا می گرید۔ وقرارے نمی گیرد۔ صورتش دیدہ مراخندہ می گیرد۔

(درس نمبر ۴۱)

اردو میں ترجمہ کرو:

(۱) فارسی: درمرغ زارے زاغے بر بالاے درخت زیر وبالا می نگریست، ناگاہ مردے را دید، دامے برگردن وتوبرہ بر پشت وچوبے در دست گرفتہ بجانبِ درخت می آمد، زاغ دراندیشہ شد کہ مگر قصد من دارد یا دیگرے؟

اردو: ایک سبزہ زار میں ایک کوا درخت کے اوپر بیٹھ کر اوپر نیچے دیکھ رہا تھا اچانک اس نے ایک آدمی کو دیکھا، ایک جال گردن پر، تھیلا پیٹھ پر اور ایک لکڑی ہاتھ میں لیے/پکڑے ہوئے درخت کی طرف آرہا تھا کوے نے سوچا (کوا فکرمند ہوا/کوا سوچ میں پڑ گیا) کہ شاید میرا ارادہ رکھتا ہے یا دوسرے کا؟

فارسی: خود زیر برگے پنہاں شد و دیدہ برآں گماشت کہ آں صیاد چہ خواہد کرد؟ صیاد بپاے درخت آمدہ دامِ مکر باز کشید، ودانۂ چند بالاے آں پاشید ودر کمیں نشست۔

اردو: خود ایک پتے کے نیچے چھپ گیا اور نگاہ اس پر مقرر کردی (جمادی) کہ وہ شکاری کیا کرے گا؟ شکاری نے پیڑ کے نیچے آکر فریب کا جال بچھا دیا/پھیلا دیا، اور کچھ دانے اس کے

اوپر بکھیر دیئے اور گھات میں بیٹھ گیا۔

فارسی: زمانے نہ گزشتہ بود کہ خیل کبوتراں در رسید، سردارِ ایشاں کبوترے بود کہ اورا مطوقہ گفتند زیرکے تمام داشت، کبوتراں چوں دانہ دیدند از گرسنگی بے اختیار سوے دانہ میل کردند۔

اردو: تھوڑا وقت نہ گزرا تھا کہ کبوتروں کا جھنڈ آپہنچا، ان کا سردار ایک کبوتر تھا کہ جس کو مطوقہ کہتے ہیں وہ بہت چالاک تھا، کبوتروں نے جب دانہ دیکھا تو بھوک کی وجہ سے دانے کی طرف بے اختیار مائل ہوگئے/چل پڑے۔

(۲) فارسی: زنے بود کریہ منظر ونہایت زشت رو، عقدِ نکاحش بہ شخصے بستند، روزے زن شوہر خود را گفت کہ ایں صورت من چوں آفتاب ورخسارۂ من چوں گل گلاب از چشم تو پوشیدہ است، جمالے دارم بے نظیر وجبین من بدر منیر۔

اردو: ایک عورت بدصورت اور نہایت بدشکل تھی اس کا نکاح لوگوں نے ایک شخص سے کر دیا ایک دن عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ میری یہ سورج جیسی صورت اور گلاب کے پھول جیسے میرے گال تیری نظر سے پوشیدہ ہیں میں بلا کی خوبصورت ہوں اور میری پیشانی روشن چاند (جیسی ہے)

فارسی: الغرض اورا نابینا دانستہ لافِ حسن خود می زد مرد جوابش داد کہ ایں قدر گزاف و بیہودہ مگوی، اگر تو جمال داشتی در دست من نابینا نیُفتادی۔

اردو: حاصل کلام یہ ہے کہ اس کو اندھا جان کر اپنی خوبصورتی کی ڈینگ مار رہی تھی آدمی نے اسکو جواب دیا اس قدر ڈینگ مت مار اور بکواس مت کر اگر تو خوبصورتی رکھتی تو تو مجھ اندھے کے ہاتھ میں نہ آتی/اگر تو خوبصورت ہوتی تو مجھ اندھے سے نکاح نہ کرتی۔

(درس نمبر ۴۲)

فارسی بناؤ:

اردو: اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ☆ کیوں کہ ماں باپ اولاد کے لیے مہربان ہوتے ہیں☆ رات دن تمہاری نگہداشت اورتمہارے کام میں رہتے ہیں ☆باپ خاندان کا سب سے بڑا ذمہ دار ہے☆ معاش اور بیرونی کاموں کا ذمہ اسی کے سر ہے☆ سفر وحضر میں اپنے اکثر اوقات روٹی ،لباس اور دیگر لوازمات زندگی کی تحصیل میں صرف کرتا ہے☆ ماں بچوں کی دیکھ بھال اوران کی تربیت کے لیے گھر میں رہتی ہے☆ وہ ماں ہی ہے جو بچوں کے چہرے سے آنسوں پوچھتی ہے۔

فارسی: با مادر و پدر خویش حسنِ سلوک کنید☆ زیرا کہ مادر و پدر برائے اولاد مہربان می شوند☆ شب وروز در نگہ داری وخدمتِ شماہستند ☆ پدر بزرگ ترین ذمہ دارِخاندان است☆ ذمۂ معاش وکارہائے بیرونی برگردنِ اواست☆ در سفر وحضر اغلب اوقاتِ خود در تحصیل نان ولباس و دیگر لوازماتِ زندگانی صرف می کند☆ مادر برائے نگہ داری طفلان وتربیت اوشاں درخانہ می ماند☆ آں ما در است کہ از روے اولاد آب چشم می پالاید/او مر مادر است کہ از چشمانِ طفلاں اشک می پالاید۔

اردو: اورانہیں اچھی لوریاں دیکر سلاتی ہے☆ بچوں کے لیے سب سے پہلی مربی ماں ہے کہ وہی انہیں بولنا،نماز پڑھنا، دعا کرنا اوراللہ کو پہچاننا سکھاتی ہے۔

فارسی: واوشاں را زمزمہ ہائے خوب دادہ می خواباند/می خسپاند☆ برائے طفلان اولیں/ اول ترین مربی مادر

است کہ مراوشاں را گفتن ونماز خواندن ودعا کردن وخدارا شناختن می آموزد۔

اردو: اے بچو!اگرتم نے اچھے عادات واطوار اورعمدہ رہن سہن اختیار کیا تو ماں خوش

ہوتی ہے اوراگرتم کھلاڑی اورنافرمان ہوگئے تو وہ ناخوش اورغمگین ہوتی ہے،تمہیں اس بات کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ماں باپ کو ہمیشہ خوش اورراضی رکھو۔

فارسی: اے طفلاں !اگرشما خصال واطوارِخوب وعمدہ بود وباش ورزیدید مادر شما شاداں می شود وگرشما بازی گر ونافرمان شدید او ناخوش وغمزدہ می شود،سدا بکوشید کہ مادر و پدرِ خویش را سدا شاداں وراضی دارید۔

(درس نمبر ۴۳)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: بہ ادارۂ ماہنامہ ''اشرفیہ'' برو، با مدیرش حرف زن، ماہنامہ بگیر وبخواں، برائے آں چیزے بنویس کہ چاپ کنند۔ لباسِ چرک را برتن ندارید کہ خیلے ضرر می رساند،لباس ارزاں باشد یا گراں،ابریشمی یا ریسمانی،اما باید کہ صاف باشد۔

اردو: ماہ نامہ ''اشرفیہ'' کے دفتر/آفس میں جا،اس کے ایڈیٹر سے بات کر، ماہ نامہ لے اور پڑھ،اس کے لیے کچھ لکھ تا کہ وہ چھاپیں۔ میلا لباس مت پہنو کہ بہت نقصان پہنچاتا ہے،لباس سستا ہو یا مہنگا، ریشمی ہو یا سوتی لیکن صاف ہونا چاہئے/صاف ہونا ضروری ہے۔

فارسی: طلاء ونقرہ وآہن ومس ہمہ معدنیات است،یعنی در زمین پیدا می شود آنہا را فلزات گویند،دیگر فلزات ہم بسیار است،بعضے از اقسامِ آں سُرب وروی است۔

اردو: سونا اورچاندی،لوہا اورتانبا سب معدنیات (دھات) ہیں،یعنی زمین میں پیدا ہوتے ہیں ان کو دھات کہتے ہیں،دوسری دھاتیں بھی بہت ہیں،اس کی بعض قسمیں سیسہ اورکانسہ ہیں۔

فارسی: کودکے بر پشتِ اسپ نشستہ قلمِ اسرب وکاغذ بدست گرفتہ چیزے می نوشت،

پدرش دید و پرسید انور چہ می کنی؟ پسر گفت دیروز آخوند فرمودند کہ براسپ مضمون بنولیس و بیار، حالا سعی می کنم، ولے اسپ حرکت می کند و نمی توانم بنویسم۔

اردو: ایک بچہ گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر پنسل اور کاغذ ہاتھ میں لے کر کچھ لکھ رہا تھا، اس کے والد نے دیکھا اور پوچھا کہ انور تو کیا کر رہا ہے؟ لڑکے نے کہا کل استاد نے حکم دیا کہ گھوڑے پر مضمون لکھ کر لانا اب میں کوشش کر رہا ہوں لیکن گھوڑا حرکت کر رہا ہے اور میں نہیں لکھ پا رہا ہوں۔

(درس نمبر ۴۴)

فارسی میں ترجمہ کرو:

اردو: اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے اس کا احسان ساری مخلوق پر ہے اور اس پر کسی کا احسان نہیں اس کی شان بہت بلند ہے، وہ پورے جہان کا مالک ہے۔

فارسی: خداے تعالیٰ بسیار کریم است منت او بر ہمہ خلق است و براو منّتِ کسے نیست شانِ او بسیار بلند است او مالکِ ہمہ جہان است۔

اردو: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کا مرتبہ سارے رسولوں سے بلند و برتر ہے، آپ آخری نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دین اسلام کی خدمت کی۔

فارسی: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بندۂ برگزیدۂ خدا و رسولِ او است قدرش/مرتبہ اش از ہمہ رسولاں / پیغمبراں بلند و برتر است، او خاتَمِ پیغمبراں است، خداے تعالیٰ بعد او درِ نبوت بستہ است، اکنوں پیغمبرے نو نخواہد آمد۔ بعد رسولِ خدا ﷺ صحابہ، تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خدمتِ دین اسلام کردند

اردو: اس کے بعد تبلیغ کا کام صوفیہ اور علما کے سپرد ہوا۔

فارسی: بعد ازیں کارِ تبلیغ صوفیہ و علما را سپردہ شد۔

اردو: علم دین کا سیکھنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے☆ ہم امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقلید کرتے ہیں اس لیے ہمیں حنفی کہا جاتا ہے۔

فارسی: آموختنِ علمِ دین بر ہمہ مسلمانان مرد و زن فرض است☆ ما تقلیدِ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان می کنیم بدیں سبب ما را حنفی گفتہ می شود با ایں سبب/ بدیں وجہ ما را حنفی گفتہ می شود۔

(درس نمبر ۴۵)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: دو امیرزادہ در مصر بودند، یکے علم آموخت، و دیگرے مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت، و آں دگر عزیز مصر شد، پس ایں توانگر بنظر حقارت درفقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم و ایں ہمچناں در مسکنت بماند، گفت اے برادر! شکر نعمت باری عز اسمہ، ہمچناں بر من افزوں ترست کہ میراثِ پیغمبراں یافتم یعنی علم، و ترا میراثِ فرعون و ہامان رسید یعنی ملکِ مصر۔

اردو: مصر میں دو شہزادے تھے ایک نے علم سیکھا/علم حاصل کیا، اور دوسرے نے مال جمع کیا آخر کار ایک بہت بڑا عالم ہو گیا، اور وہ دوسرا مصر کا بادشاہ ہو گیا، تو یہ مالدار ذلت کی نگاہ سے عالم دین کو دیکھتا اور کہتا کہ میں بادشاہی کو پہنچ گیا اور یہ اسی طرح غربت/محتاجی میں رہا، اس نے کہا اے بھائی! پروردگار عالم کی نعمت کا شکر (اس کا نام بلند ہو) پھر بھی مجھ پر بہت زیادہ ہے اس لیے کہ میں نے پیغمبروں کی میراث پائی یعنی علم، اور تو نے فرعون وہامان کی میراث پائی یعنی مصر کی بادشاہی۔

فارسی: من آں مورم کہ در پایم بمالند نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند

بجا خود شکرِ ایں نعمت گزارم کہ زورِ مردم آزارے ندارم

اردو: میں وہ چیونٹی ہوں جسے لوگ پیروں تلے کچل دیتے ہیں میں بھڑ نہیں ہوں کہ میرے ڈنک سے لوگ روئیں

میں اپنی جگہ رہ کر اس نعمت کا شکر ادا کرتی ہوں کیونکہ میں لوگوں کو ستانے والے کی طاقت نہیں رکھتی ہوں

فارسی: رازے کہ نہاں خواہی با کس درمیاں منہ، اگر چہ دوست باشد کہ مَر آں دوست را نیز دوستاں باشند و ہم چنیں مسلسل ☆ دو کس دشمنِ ملک و دین اند، بادشاہِ بے حلم و زاہد بے علم۔

اردو: جو راز تو چھپانا چاہتا ہے کسی کو مت بتا، اگر چہ دوست ہو کہ خاص کر اس دوست کے بھی دوست ہوں گے اور اسی طرح سلسلہ در سلسلہ ☆ دو شخص ملک اور دین کے دشمن ہیں بے صبر/بے بردباری کا بادشاہ اور بے علم کا زاہد/بے بردبار بادشاہ اور بے علم زاہد۔

(سبق نمبر ٤٦)

فارسی بناؤ:

اردو: امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا ایک باغ ہے جسے پانچ چیزوں سے سجایا گیا ہے۔ عالموں کے علم سے، حاکموں کے انصاف سے، عبادت گزاروں کی عبادت سے، تاجروں کی امانت سے اور اہل پیشہ کی نصیحت سے۔

فارسی: امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ می نویسد کہ دنیا چمن زاریست کہ او را بہ پنج چیز آراستہ شدہ است۔ بہ علمِ عالماں و بعدلِ حاکماں و بہ عبادتِ عابداں/زاہداں و بہ امانتِ تاجراں و بہ پندِ اہل حرفت۔

اردو: تو ابلیس نے پانچ قسم کا جھنڈا لا کر ان پانچ چیزوں کے بغل میں گاڑ دیا علم کے پہلو میں حسد کا جھنڈا، انصاف کے بازو میں ظلم کا جھنڈا، عبادت کی بغل میں ریا کا جھنڈا، امانت کے پہلو میں خیانت کا جھنڈا اور اہل پیشہ کے بازو میں کھوٹ کا جھنڈا۔

فارسی: پس ابلیس پرچم/علمِ پنج نوع آوردہ در پہلوے اینہا نصب کرد و در پہلوے علم پرچم حسد و در پہلوے داد پرچمِ ظلم و در پہلوے عبادت پرچمِ ریا و در پہلوے امانت پرچمِ خیانت و در پہلوے اہل حرفت پرچمِ قلب۔

اردو: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ہیں۔ ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا، دوسرا دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔

فارسی: از حضرت انس رضی اللہ عنہ مروی است کہ نبی کریم ﷺ فرمود کہ دو گرسنہ سیر نمی شوند۔ یکے گرسنۂ علم کہ از علم سیر نمی شود، دیگرے گرسنۂ جہاں/مال کہ از جہاں/مال سیر نمی شود۔

(درس نمبر ٤٧)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: پیغمبرِ ما معلمِ ہمہ مردم است، پیغمبر را خدا برائے خوش بختی ما فرستادہ است، پیغمبر بہ مردم می فہماند کہ خدا یکے است، و ہمہ چیز را خدا آفریدہ است، و باید کہ خدا را پرستید، ما ہمہ پیغمبراں علیہم الصلاۃ والسلام را دوست داریم، و بہ آنہا احترام می گزاریم، اسمِ پیغمبرِ ما حضرت محمد ﷺ است قرآن کتابِ دینی ما مسلمانان است، دستور ہاے دین اسلام در قرآن نوشتہ شدہ است

اردو: ہمارے رسول تمام لوگوں کو سکھانے والے ہیں، رسول کو اللہ پاک نے ہماری خوش نصیبی کے لیے بھیجا ہے، رسول لوگوں کو سمجھاتے ہیں کہ اللہ ایک ہے، اور تمام چیزوں کو اللہ نے

پیدا کیا ہے، اور اللہ کی عبادت کرنی چاہیے، ہم تمام رسولوں کو محبوب رکھتے ہیں اور ان کی عزت کرتے ہیں، ہمارے رسول کا نام مبارک حضرت محمد ﷺ ہے، قرآن ہم مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے، دین اسلام کے احکام قرآن میں لکھے ہوئے ہیں۔

فارسی: قرآن بہ ما یاد می دہد کہ راست گوو درست کار باشیم، خدا مردم راست گوو درست کار را دوست دارد، خدا در قرآن بہ ما دستورے دہد کہ با یک دیگر دوست ومہربان باشیم، قرآن کتابِ خدا است، ما بہ قرآن احترام می گزاریم ☆ پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ در اخلاق نظیر نہ داشتند، تمام صفاتِ خوب در وجودِ پاک وے جمع بود، یتیماں را نوازش وبیماراں را عیادت می فرمودند۔

اردو: قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ ہم سچ بولنے والے اور نیک کام کرنے والے بن جائیں اللہ تعالیٰ سچ بولنے والوں اور نیک کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ قرآن میں ہمیں ایک حکم دیتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دوست اور مہربان ہو جائیں، قرآن خدا کی کتاب ہے ہم قرآن کی عزت کرتے ہیں ☆ رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اخلاق میں بے مثل تھے تمام اچھی خوبیاں آپ کی مبارک ذات میں جمع تھیں یتیموں پر مہربانی اور بیماروں کی بیمار پرسی/عیادت فرماتے تھے۔

(درس نمبر ۴۸)

فارسی بناؤ:

اردو: حضرت ابوبکر بن موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے اپنے والد ماجد کو دشمنِ اسلام کے سامنے کھڑے ہو کر یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف" بیشک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔

فارسی: از حضرت ابوبکر بن موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مروی است کہ فرمود من پدرِ بزرگ وارِ خویش را پیشِ دشمنانِ اسلام استادہ ایں فرمودہ شنیدم کہ رسول/پیغمبر خدا ﷺ فرمود کہ "بے گماں/البتہ در ہاے بہشت زیرِ سایۂ شمشیر ہا اند۔"

اردو: یہ حدیث سن کر ایک پراگندہ حال شخص اٹھا اور کہا۔ اے موسیٰ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ ہاں! تب وہ شخص اپنے دوستوں کی طرف مڑا اور کہا، میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔

فارسی: ایں حدیث شنیدہ شخصے پراگندہ حال استاد وگفت۔ اے موسیٰ! آیا شما پیغمبر خدا ﷺ را ایں فرمودہ شنیدہ اید؟ فرمود۔ بلے/آرے! پس آں کس سوے دوستانِ خود توجہ کرد/بہ رفیقانِ خویش التفات کرد/بجانبِ دوستانِ خود گردید وگفت، من شمارا سلام می گویم/می کنم۔

اردو: پھر اس نے اپنی تلوار کا میان پھاڑ کر پھینک دیا۔ اور تلوار لے کر دشمن کی طرف چل پڑا۔ پھر اس نے تلوار کے ساتھ دشمنوں سے لڑتے ہوئے شجاعت وبہادری کے جوہر دکھائے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

فارسی: بعد ازاں میانِ شمشیرِ خود دریدہ انداخت۔ وشمشیر بکف سوے دشمن رفت/و

شمشیر گرفتہ بجانبِ دشمن رفت واز شمشیر با دشمنان ستیز اں ہنر دلیری وجواں مردی نمود تا آں کہ شہید شد۔

(درس نمبر ۴۹)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: مردِ یمنی پیش حجاج آمد، حجاج از برادرِ کوچکِ خود کہ بہ حکومتِ یمن فرستادہ بود، پرسید، آں مرد گفت کہ بغایت فربہ وترو تازہ است۔ حجاج گفت ازصورتش نمی پرسم بلکہ از سیرتش تفحص می کنم۔ باید کہ عدل وانصافِ او را بیان کنی۔

اردو: ایک یمنی آدمی حجاج کے پاس رسامنے آیا، حجاج نے اپنے چھوٹے بھائی کے بارے میں پوچھا، جسے یمن کی حکومت کے لیے بھیجا تھا، اس آدمی نے کہا، نہایت موٹا اور ترو تازہ ہے۔ حجاج نے کہا میں اس کی صورت کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ اس کی سیرت کے بارے میں چھان بین کر رہا ہوں۔ تو اس کا عدل وانصاف بیان کر رتجھے اس کا عدل وانصاف بیان کرنا چاہیے۔

فارسی: جواب داد، سخت دل، بے رحم، ظالمے، فاسقے، سفاکے است۔ حجاج گفت چرا اہل یمن شکایتِ او را پیش بزرگ تر از و نبردند تا ظلمِ او را از سرِ آنہا دفع کردے؟ گفت آں کس کہ از و بزرگ تر است صد بار از و ظالم تر است، حجاج گفت مرا می شناسی؟

اردو: اس نے جواب دیا، وہ سخت دل، بے رحم، ایک ظالم، بدکار اور خوں ریز ہے۔ حجاج نے کہا یمن والوں نے اس کی شکایت اس سے بڑے کے پاس کیوں نہیں کی تا کہ وہ اس کا ظلم ان سے دور کرتا؟ اس نے کہا کہ وہ شخص جو اس سے بڑا ہے اس سے سوگنا بڑا ظالم ہے، حجاج نے کہا تو مجھے پہچانتا ہے؟

فارسی: گفت آرے تو حجاج یوسفی و برادرِ بزرگِ حاکمِ یمن ہستی۔ گفت از من نہ ترسیدی کہ ایں سخن پیشِ من گفتی؟ گفت ہر کہ از خدا ترسد از غیر او نہ ترسد، و ہر کہ حق گوید از باطل نیندیشد۔ حجاج دو ہزار درم او را انعام فرمود کہ تو از اں جملہ ہستی کہ در راہِ خدا برائے حق گفتن سعی می کنند و از ملامتِ لائم نہ ترسند۔

اردو: اس نے کہا ہاں تو حجاج بن یوسف ہے اور یمن کے حاکم کا بڑا بھائی ہے۔ اس نے کہا تو مجھ سے نہ ڈرا کہ تو نے یہ بات میرے سامنے کہہ دی؟ اس نے کہا جو خدا سے ڈرتا ہے وہ دوسرے سے نہیں ڈرتا اور جو سچ بولتا ہے وہ باطل کی فکر نہیں کرتا۔ حجاج نے دو ہزار درہم اسکو بطور انعام دیئے کہ تو ان لوگوں میں سے ہے جو خدا کی راہ میں سچ بولنے کی کوشش کرتے ہیں اور ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔

(درس نمبر ۵۰)

فارسی بناؤ:

اردو: لوگ کہتے ہیں کہ جوانی ایک محدود زمانہ ہے، جو انسان کے بچپن اور بڑھاپے کے زمانوں کے درمیان واقع ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ جوانی ہر وہ زمانہ ہے جس میں قوت جنگ ومقابلہ، کوشش وعمل، قربانی وجاں بازی، فتح وکامرانی، ترقی اور سبقت حاصل کرنے کے لیے تیار رہتی ہے۔

فارسی: می گویند کہ جوانی یک دورۂ محدود است کہ درمیانِ دورہائے طفلی وپیریٔ انسان واقع است ولے می گوئیم کہ جوانی ہر آں دورہ است کہ در آں قوتِ انسان برائے مبارزت ومقاومت وسعی وعمل وفداکاری وجاں بازی وظفر وفیروز مندی وفتح وکامرانی وترقی وپیش رفت تہیہ می ماند۔

اردو: آج کے بہت سے نوجوان ایسے ہیں جو کوشش اور عمل سے محروم اپنی ذات پر بھروسہ اور اعتماد نہیں کرتے، ان میں جوانی کی علامتیں نہیں پائی جاتیں۔ ان کی رگوں میں جذبۂ ترقی

خشک ہوگیا ہے۔ان کی رگیں بیکار ہوگئی ہیں۔ان کی روح سے کام کا جذبہ مٹ چکا ہے۔

فارسی: امروز بسیار نوجوان چنیں اند کہ از سعی وعمل محروم گشتہ بر ذاتِ خود یقین واعتماد نمی کنند، در آناں آثارِ جوانی یافتہ نمی شود ودر عروقِ اوشاں جذبۂ ترقی سرد شدہ است، عروقِ اوشاں از کار افتادہ انداز روحِ آناں جذبۂ کار فنا گشتہ۔

اردو: وہ گمنامی اور لاپرواہی کے گوشہ میں پڑے ہوئے ہیں۔اس کے برخلاف بہت سے ایسے بوڑھے ہیں کہ گردش زمانہ نے جن کی پیشانی اور چہرے پر جھریاں ڈال دی ہیں۔اور طویل عمر کے بوجھ نے ان کی کمر جھکا دی ہے۔

فارسی: آناں در گوشۂ گم نامی وکنجِ بے اعتنائی افتادہ اند۔وبرعکسِ آں بسیار پیراں چنیں اند کہ گردشِ روزگار در جبیں وچہرۂ ایشاں چیں گزاشتہ وبارِ درازئ عمر کمرِ شاں خم گردانیدہ است۔

اردو: اس کے باوجود کوشش اور عمل کر کے زندگی گزارتے ہیں۔انھیں اپنے اوپر اعتماد ہے۔ان کی رگوں میں جوانی کا خون گردش کرتا ہے۔ان کی دل کی دھڑکنیں علامتِ قوت اور جواں مردی کی حامل ہیں۔

فارسی: باوجودِ آں سعی وعمل کردہ زندگی بسر می کنند۔آناں بر خویش اعتماد کنند۔خونِ جوانی در عروقِ ایشاں گردش می کند۔وضرباتِ قلبِ ایشاں آثارِ تنومندی وحاملِ جواں مردی اند۔

(تمرین نمبر ۵۱)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: روزے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام ابلیس را دید بر سرِ کوہے نشستہ۔ پرسید کہ در دنیا کدام کس را دوست داری؟ گفت جاہلِ بخیل را کہ از بندگی وعباداتِ او بدرگاہِ خدا مقبول نمی شود۔گفت کہ کدام کس را دشمن داری؟ گفت عالمِ سخی را کہ پروردگار ہمہ گناہِ او را می آمُرزد وہمہ

طاعتِ او را مقبول می فرماید۔

اردو: ایک روز حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے ابلیس کو ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا دیکھا۔آپ نے پوچھا کہ دنیا میں کس شخص کو دوست رکھتا ہے؟اس نے کہا کنجوس جاہل کو کہ اس کی کوئی بندگی اور عبادت خدا کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتی۔آپ نے فرمایا کہ تو کس شخص کو دشمن رکھتا ہے؟ ابلیس نے کہا سخی عالم کو کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور اس کی تمام عبادت قبول فرماتا ہے۔

فارسی: حاصلِ حکایت: علم وسخاوت بہترین خصائلِ انسان است وبخل وجہالت بد ترین وساوسِ شیطان، سخی دوستِ خدا است وبخیل دشمنِ کبریا۔

اردو: حکایت کا خلاصہ: علم اور سخاوت انسان کے بہترین اوصاف ہیں، کنجوسی اور جہالت شیطان کا بہت بڑا وسوسہ ہے سخی خدا کا دوست ہے اور کنجوس خدا کا دشمن۔

فارسی: حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کہ بادشاہِ جن وانس وسائرِ مخلوقات بود، خواست کہ ضیافتِ جملہ مخلوقات کند، ہزار انبارِ خوردنی بر لبِ دریا گرد آورد۔

اردو: حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام جو کہ جن، انسان اور ساری مخلوقات کے بادشاہ تھے آپ نے چاہا کہ تمام مخلوق کی ضیافت (مہمانی) کریں، ہزار کھانے کے ڈھیر دریا کے کنارے جمع کیے۔

فارسی: ناگاہ حیوانے از دریا سر بر آورد وگفت کہ امروز مہمانِ تو ام تمام خوردنی را از خام وپختہ فرو برد وباز فریاد می کند ہنوز نیم سیر شدہ ام حضرت سلیمان بر عجزِ خود اعتراف نمود کہ یک حیوان را شکم سیر نتوانستم خورانید، پس ضیافتِ جملہ مخلوقات چہ رسد؟

اردو: اچانک ایک جانور نے دریا سے سر باہر نکالا اور کہا آج میں آپ کا مہمان ہوں تمام کچے اور پکے کھانے کھا گیا، اور پھر اس نے فریاد کی ابھی میں آدھا شکم سیر ہوا ہوں اور پھر

فریاد کرتا ہے ابھی آدھا پیٹ بھرا ہے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنی عاجزی کا اعتراف کیا کہ میں ایک جانور کو پیٹ بھر نہیں کھلا سکا، تو پھر تمام مخلوق کی ضیافت (مہمانی) کیسے ہوسکتی ہے؟

فارسی: حاصلِ حکایت: قدرتِ الٰہی از عقلِ انسانِ ضعیف برتر است و دریں مقام بے اعترافِ عجز چارہ نیست۔

اردو: حکایت کا خلاصہ: خدا کی قدرت کمزور انسان کی عقل سے بہت بلند ہے اور اس مقام پر عاجزی کے اعتراف کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔

(درس نمبر ۵۲)

فارسی بناؤ:

اردو: مدارس میں درس گاہوں کی صفائی اور ان کے ہوادار ہونے پر زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ کلاسوں کی کھڑکیاں ہمیشہ کھلی رکھنی چاہیے تاکہ ہوا جلدی جلدی بدلتی رہے۔

فارسی: در دبستانہا/مدارس نظافتِ جماعات و ہواداریِ آنہا توجہٗ بسیار باید کرد۔ دریچہ ہاے جماعات سدا وا گزاشتہ شود تا ہوا زود بزود تجدید می نماید۔

اردو: ورزش اور کھیل کے فوائد سے کوئی انکار نہیں کرسکتا اگر کھیل اور ورزش کو فنی قواعد کے اعتبار سے کیا جائے تو نہ صرف اس سے بدن کی حفاظت ہوگی، اعضا میں تناسب پیدا ہوگا، اور خوبصورتی پیدا ہوگی، بلکہ اخلاق اور روحانی کمال بھی بے اثر نہیں رہ سکتے۔

فارسی: از فوائد ورزش و بازی کسے انکار نمی تواند کرد اگر بازی و ورزش باعتبارِ قواعدِ فنی کردہ شود نہ فقط از وحفظِ بدن شود و در اعضا تناسب پیدا شود و خوبروئی حاصل شود، بلکہ اخلاق و کمالِ روحی نیز بے اثر نمی تواند ماند۔

اردو: صحت اور زندگی کی حفاظت کے لیے ہوا کی جو اہمیت ہے وہ اس قدر اہم ہے کہ

اس کے لیے ایک جداگانہ کتاب کی ضرورت ہے۔ بس اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ بغیر ہوا کے چند منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہا جاسکتا۔

فارسی: براے حفظانِ صحت و زندگانی اہمیتے کہ براے باد است/اہمیتِ باد کہ براے حفظانِ صحت و زندگانی است آں ایں قدر اہم است کہ براے کتابے جداگانہ باید۔ بس ہمیں باید فہمید کہ بدونِ باد بیش از چند ثانیہ زندہ نمی تواند ماند۔

اردو: آج مدارس میں ورزش کو قانوناً لازم کردینا چاہیے، کہ اس سے بہت جسمانی اور روحانی فائدے ہیں۔ ملک وملت کی خدمت میں بھی اس کا کافی دخل ہے۔

فارسی: امروز در دبستانہا ورزش را بشکل قانون لازم باید کرد کہ از و بسیار فوائدِ جسمی و روحی اند و در خدمتِ ملک وملت نیز او را کافی/بسیار دخل است۔

(درس نمبر ۵۳)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: اہمیت وافادۂ صحتِ بدن را ہر کس می داند، لیکن شرائط آں را بسیارے از مردم نمی دانند، و یا می دانند عمل نمی کنند، ہر کس بہ تجربہ می فہمد کہ صحتِ بدن یکے از بزرگ ترین نعمت ہا و مایۂ خوش بختی است، چہ می بیند کہ ہر وقت انحراف مختصرے در مزاجش پدید می آید۔

اردو: بدن کی تندرستی کی اہمیت اور افادیت کو ہر شخص جانتا ہے، لیکن اس کے شرائط کو بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں، اور یا جان کر عمل نہیں کرتے، ہر شخص تجربہ سے سمجھتا ہے کہ بدن کی صحت ایک بہت بڑی نعمت اور خوش نصیبی کا سرمایہ ہے، کیوں کہ وہ دیکھتا ہے کہ جس وقت تھوڑی سی تبدیلی اس کی طبیعت میں پیدا ہوتی ہے۔

فارسی: دنیا در چشمش تاریک می شود، سُست و ناامید می گردد، در روحِ او ہم در عذاب می

افتد واز ادائے تکالیفِ خود واز تعقیبِ خطوطِ زندگانی باز می ماند، آیا دانید کہ ہزار ہا نفوس ہستند کہ تمام ثروتِ خود را برائے چند ماہ وحتی چند روز صحتِ بدن می بخشند و لے دسترس نمی شود۔

اردو: دنیا اس کی نگاہ میں تاریک ہو جاتی ہے، وہ سست اور ناامید ہو جاتا ہے، اور اس کی روح بھی تکلیف میں پڑ جاتی ہے اور اپنے فرائض کو ادا کرنے سے اور امور زندگی کو انجام دینے سے وہ عاجز رہ جاتا ہے، (۱) کیا تم جانتے ہو کہ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنی تمام دولت چند مہینے کے لیے اور یہاں تک کہ چند دن جسم کی صحت کے لیے لٹا دیتے ہیں/صرف کر دیتے ہیں لیکن صحت نہیں ملتی/صحت ہاتھ نہیں آتی (۲) کیا تم جانتے ہو کہ ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو چند ماہ یا چند دنوں کے لیے جسم کی صحت کی خاطر اپنی تمام تر دولت قربان کر دیتے ہیں لیکن شفایاب نہیں ہوتے۔

فارسی: شرائطِ اساسی صحت بدن مانند نظافت وتغذیہ وتنفس و ورزش اند۔

اردو: بدن کی صحت کے بنیادی شرائط پاکیزگی، خوراک، سانس لینا اور ورزش ہیں۔

فارسی: کہ بزرگ ترین شرائطِ صحت وحیات اند، ومردم کم تر ملتفت اہمیت آنہا ہستند، و رعایتِ آنہا در خانہ وخصوصاً در مدارس و در ہمہ ادوارِ زندگی واجب است۔

اردو: جو صحت اور زندگی کی سب سے بڑی شرط ہیں، لوگ ان کی اہمیت کی طرف کم توجہ کرتے ہیں، اور ان کا خیال رکھنا گھر میں اور خصوصاً مدارس اور زندگی کے ہر دور میں ضروری ہے۔

(درس نمبر ۵۴)

فارسی بناؤ:

اردو: بوقت ہجرت غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گئے، اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے، ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا، پھر حضور اقدس ﷺ کو بلایا، وہ تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔

فارسی: بوقتِ ہجرت در غارِ ثور نخستیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ برفت، جامہ ہائے خود پاریدہ سوراخ ہائے او بست، یک سوراخ باقی ماند۔ در او انگشت پا داشت، پس حضور اقدس ﷺ را طلبید، او تشریف بیاورد و بر زانو ہائے او سرِ اقدس داشتہ آرمید۔

اردو: اس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا۔ اس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں میں ملا۔ انھوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا۔ آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔

فارسی: دراں غار مارے مشتاقِ زیارت می ماند۔ او سرِ خود بر پائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مالید۔ او بدیں خیال کہ در خوابِ حضور خلل نہ افتد/نہ گردد پا نہ برداشت۔ آخرش در پا بگزید۔

اردو: جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے۔ چشمِ مبارک کھلی، عرضِ حال کیا، حضور نے لعاب دہن لگایا فوراً آرام ہو گیا۔ ہر سال وہ زہر عود (واپس ہوتا) کرتا۔ بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔ صدیق اکبر نے جان بھی سرکار کی نیند پر قربان کر دی۔

فارسی: چوں اشک ہائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بر روے انور افتادند۔ چشم مبارک واشد، (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) عرضِ حال کرد، حضرت اقدس ﷺ لعابِ دہن بمالید ہَماں وقت آرام یافت۔ ہر سال آں زہر عود کردے بعد از دوازدہ سال/پس از دوازدہ سال از و شہادت یافت۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جانِ عزیز نیز بر خوابِ حضرتِ اقدس ﷺ فدا کرد۔

فعل معاون:

فعل معاون وہ فعل ہے جو دوسرے فعل کے ساتھ مل کر اس کی مدد کرے۔اسے امدادی فعل بھی کہتے ہیں۔اور تائیدی بھی۔دوسرا فعل مستقل ہوتا ہے اور اسی کے معنوں میں زمانہ کے لحاظ سے تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

فعل معاون درج ذیل ہیں۔ است، بود، شد، خواہد، توانستن ، بائستن ، شائستن ،یارَستن ،اوران سب کے مشتقات۔(است ،بود،شد فعل ناقص بھی ہیں)مگر فعل معاون میں فعل تام کے جز کے طور پر آتے ہیں اور فعل معاون کا معنی ادا کرتے ہیں مثلاً زید نمی تواند خواند۔اس جملے میں توآند فعل معاون ہے جو خوآند کی مدد کر رہا ہے۔(زید نہیں پڑھ سکتا)۔استعمال کے قاعدے:(ا)فعل معاون کا ترجمہ کرتے وقت ماضی مطلق کے پہلے یا مصدر مطلوبہ کے بعد مندرجہ بالا مصادر سے وہی فعل بنا کر لگاؤ جیسے ''انور نوشتن نمی تواند،یا پھر انور نمی تواند نوشت''۔''می خواہم کہ بسیرِ باغ می روم'' (انور نہیں لکھ سکتا)(میں چاہتا ہوں کہ باغ کی سیر کو جاؤں)(۲)توانستن یا،یارستن کسی کام کے ممکن الوقوع ہونے کے بارے میں مستعمل ہوتے ہیں جیسے توانست گفت یا توانست کہ گوید(وہ بول سکتا ہے)۔نیارست گفت یا،نیارد گفت ، اور، نیارد کہ گوید(وہ نہیں بول سکتا ہے)۔تنبیہ:بائستن اورشائستن بھی فعل معاون ہیں یہ ''چاہیے'' کے معنی میں مستعمل ہوتے ہیں اور مذکورہ بالا افعال ''سکنا'' کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔مثلاً بائستن اورشائستن فرض کی ادائگی کے لیے۔مناسب اورنا مناسب کام ظاہر کرنے کے لیے۔ضرورت کے لیے اور ارادہ ظاہر کرنے کے لیے آتے ہیں۔ان کا استعمال کرنے کے لیے دونوں کی ماضی،مطلوبہ افعال کی ماضی کے ساتھ لگائی جاتی ہے یا پھر''کہ''بڑھا کر مطلوبہ فعل کا مضارع لایا جاتا ہے نیز اکثر اس کے ساتھ ضمیر منفصل حالت مفعولی میں استعمال کی جاتی ہے

مثلاً ماضی مطلق: اورا بائست گفت یا،اورا شائست گفت (اسے بولنا چاہیے)۔باقی آگے

(درس نمبر ۵۵)

فارسی:

رخت بدیدۂ من دلفریب می آید — چوآشنا کہ بچشمِ غریب می آید

ہزار بار مراجاں بلب رسید از درد — درانتظار کہ اینک طبیب می آید

اردو: تیرا چہرہ میری نظر میں خوبصورت لگتا ہے اس معشوق کی طرح جو عاشق کی نگاہ میں آئے ہزار بار میں درد سے مرنے کے قریب ہو گیا اس انتظار میں کہ اب ڈاکٹر آئے گا

فارسی:

چگونہ بےتو تواند دلم گرفت آرام — کہ گفت کز دل بے دل شکیب می آید

بسوخت جانِ محباں زتابِ آتشِ شوق — دریں امید کہ روزے حبیب می آید

اردو: کیسے میرا دل تیرے بغیر آرام پا سکتا ہے کس نے کہا کہ عاشق کا دل صبر کر سکتا ہے آتش عشق کی گرمی سے عاشقوں کی جان جل گئی اس امید میں کہ ایک روز محبوب آئے گا

فارسی:

نہ باغ دیدہ ونہ باغباں تواند دید — گلے کہ در نظر عندلیب می آید

بحیرتم کہ چناں کامِ دل تواند یافت — کسے کہ از لبِ او بےنصیب می آید

علاجِ شورشِ دیونگاں عشق غمام — کجاز دانش وعقل وادیب می آید

اردو: نہ باغ نے دیکھا اور نہ مالی دیکھ سکتا ہے اس پھول کو جو بلبل کی نگاہ میں آجائے ☆ مجھے حیرت ہے کہ کس طرح دل کا مقصد پا سکتا ہے وہ شخص جو اس کے ہونٹ سے ''نامراد'' نکلتا ہے اے غمام!عشق کے دیوانوں کی بے تابی کا علاج عقل،دانش اور ادیب سے کہاں ہو سکتا ہے

گزشتہ سے پیوستہ **فعل مضارع:** اورا باید کہ گوید یا،اورا شاید کہ گوید۔اورا باید کرد یا،اورا شاید کرد۔(اسے بولنا چاہیے،اسے کرنا چاہیے)۔کبھی ماضی مطلق کے بجائے مصدر کا استعمال بھی کرتے ہیں مثلاً راہِ کج نشاید رفتن۔برسرِ راہ نباید نشستن (ٹیڑھے راستہ پر نہیں چلنا چاہیے) کارِ امروز بہ فردا نباید گزاشت۔شمارا باید کہ

(درس نمبر ۵۶)

فارسی بناؤ:

اردو: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اندر جہاں بانی، کشور کشائی کی بھرپور صلاحیت موجود تھی۔ بلاشبہ حضرت عمر فاروق نے قیصر وکسریٰ کی عظیم سلطنتوں کا خاتمہ کر کے عراق وایران، شام ومصر پر اسلامی اقتدار کا پرچم لہرایا اور اپنی قوت وشوکت کا رعب قائم کر دیا تھا، لیکن جلاوطن شاہ ایران اور شام ومصر سے بے دخل قیصر روم کھوئے ہوئے اقتدار کو حاصل کرنے کے لیے وقت کا انتظار کر رہے تھے۔

فارسی: در حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ صلاحیتِ جہاں بانی وکشور کشائی کامل تر بود بے گماں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سلطنت ہائے عظیم قیصر وکسریٰ را خاتمہ کردہ بر عراق وایران و شام ومصر پرچمِ سلطۂ اسلامی افراخت ورعب قوت وشوکتِ خویش قائم کردہ بود، ولے جلاوطن شاہِ ایران واز شام ومصر بے دخل قیصر روم برائے حاصل کردن سلطۂ رفتہ را انتظارِ وقت می کردند۔

اردو: چنانچہ شہادت فاروقی کے فوراً بعد مفتوح اقوام نے انگڑائی لی، بغاوت کے طوفان اٹھے، کھوئی ہوئی سلطنت کو واپس لینے کے لیے منصوبے تیار کیے گئے۔ ہمدان، رَے، آذربیجان، خراسان، اسکندریہ میں شورشیں اٹھیں، حضرت عثمان نے اپنے حسن تدبر سے تمام بغاوتوں کا خاتمہ کر دیا۔ اپنی حکمت عملی سے مفتوح اقوام کے دل جیت لیے۔

فارسی: چنانچہ بعد شہادتِ فاروقی ہماں وقت اقوامِ مفتوح سر برآوردند وطوفانہائے بغاوت خاستند، برائے باز گرفتنِ سلطنتِ رفتہ منصوبہا تہیہ کردہ شدند۔ در ہمدان ورے وآذربیجان و خراسان واسکندریہ شورشہا خاستند، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ از حسنِ تدبرِ خود ہمہ بغاوتہا را خاتمہ کرد۔ از حکمتِ عملی خود دلہائے اقوامِ مفتوح خوش کرد۔

اردو: اسلامی افواج کی تنظیم اور ان کے جرأت مندانہ اقدام سے عرب، عراق، ایران، مصر وشام پر قائم دنیا کی سب سے بڑی حکومت کو استحکام حاصل ہوا۔ مخالفین کے حوصلے پست پڑ گئے۔ اور بازیافت حکومت کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے۔

فارسی: از تنظیمِ افواجِ اسلامی واز اقدامِ جرأت مندانِ اوشاں بر عرب وعراق وایران ومصر وشام قائم شدہ حکومتِ بزرگ ترین دنیا را استحکام حاصل شد۔ حوصلہ ہائے مخالفاں شکستند۔ وہمہ منصوبہائے بازیابی حکومت در خاک آمیختند۔

(درس نمبر ۵۷)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: برائے صبحانہ وناشتا بجای چای وقہوہ وشیر، میوۂ تازہ ویا اقلاً شیرۂ میوہ ویا ماست بخورید، در میان میوہ ہا انجیر وسیب وانگور ونارنج وبادام وخرما وگلابی بسیار مفید است۔

غذاے شام ونہار باید کہ سبزی ہا و ماست وحبوباتِ تازہ باشد۔ سبزی ہا را ہر قدر خام بخورند بہتر است۔ از خوردنِ اشیاے محرک مثل سرکہ وخردل وفلفل باید پرہیز کرد۔

اردو: ناشتہ میں چاے، کافی اور دودھ کے بجاے تازہ پھل یا کم از کم پھل کا جوس یا دہی کھاؤ، پھلوں میں انجیر، سیب، انگور، سنترہ، بادام، کھجور اور امرود بہت فائدہ مند ہیں۔

رات اور دن کے کھانے سبزیاں، دہی اور تازہ اناج ہونے چاہیے۔ سبزیوں کو جس قدر کچا کھائیں اچھا ہے۔ تیز چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے مثلاً سرکہ، رائی اور مرچ۔

فارسی: درمیانِ غذا آب خوردن خوب نیست۔ اما قبل از آں ویا بعد از آں بسیار خوب است۔ روزہ گرفتن بہ خصوص در موقعِ سوے ہضم بسیار نافع است۔ ولے در حین آں تا می تواں آبِ گرم ویا شربت میوہ باید کہ بسیار خورد تا معدہ وروده ہارا بشوید وخوں را تصفیہ کند۔

اردو: کھانا کھانے کے درمیان پانی پینا اچھا نہیں ہے۔لیکن اس سے پہلے یا اس کے بعد بہت اچھا ہے۔روزہ رکھنا خاص کر بدہضمی کے وقت بہت نفع بخش ہے۔لیکن اس اثنا میں جہاں تک ہو سکے گرم پانی اور پھل کا جوس بہت پیے تا کہ پیٹ اور انتڑیوں کو دھوے اور خون کو صاف کرے

فارسی: غذا را کاملاً باید در دہاں بجوید تا بخوبی حل شود۔ایں کارِ ہضم را تسریع می کند۔ در حین خوردنِ غذا و بعد ازاں ہمیشہ باید شاد و خرم و خنداں بودہ سخن ہائے غم انگیز و کدورت آمیز بہ کلی دور انداخت و در حالِ غضب و عصبانیت و ہیجان نہ باید غذا خورد کہ بجائے صحت مضرت می بخشد۔ خندیدن برائے قوتِ اعصاب و سہولتِ ہضم و رفعِ یبوست بسیار نافع است۔

اردو: کھانے کو منھ میں مکمل طور پر چبانا چاہیے تا کہ اچھی طرح گھل جائے۔یہ ہضم کے کام کو آسان کرتا ہے کھانا کھانے کے دوران اور اس کے بعد ہمیشہ خوش اور ہنستے رہنا چاہیے،غم پیدا کرنے والی،رنجش اور ناراضگی ملی ہوئی باتوں سے بالکل دور رہنا چاہیے،غصہ،ناراضگی اور جوش طبیعت کے وقت کھانا کھانا نہیں چاہیے کہ صحت کے بجائے نقصان پہنچاتا ہے۔ہنسنا پٹھوں کی قوت ہضم کی آسانی اور خشکی دور کرنے کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔

(درس نمبر ۵۸)

فارسی بناؤ:

اردو: ابوبکر محو خواب تھے،مگر بخت فرخندہ بیدار تھا،وہ کہتے ہیں میں نے خواب میں ایک نور عظیم دیکھا جو آسمان سے مکہ کی چھت پر نازل ہوا،اور مکہ میں کوئی گھر ایسا نہ تھا جو اس نور سے منور نہ ہوا ہر گھر کے انوار یکجا ہو کر ایک ہی نور بن گئے یہ نور سب سے پہلے میرے گھر میں آیا۔

فارسی: ابوبکر رضی اللہ عنہ خوابیدہ بود،مگر بختِ فرخندہ بیدار بود،گفت کہ من در خواب نورے دیدم بزرگ کہ از فلک بر سقفِ مکہ نازل شد،و در مکہ خانہ نہ بود کہ ازاں نور تاباں نہ شدہ،

نور ہائے ہمہ خانہ یکجا شدہ یک نور شدند نخستیں ایں نور در خانۂ من در آمد۔

اردو: اور میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا،صبح کے وقت میں نے اپنا خواب ایک یہودی اسقف کو سنایا،اور تعبیر دریافت کی اس نے کہا اس خواب کا مجھے علم واعتبار نہیں،چند روز بعد میں بغرض تجارت حورا کے کلیسا میں بحیرا راہب کے مسکن میں پہنچا اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی بحیرا نے چند سوالات قبیلہ،وطن،پیشہ کے بارے میں کیے۔

فارسی: و من در خود بستم،صبح گاہ/وقت بامداداں من خوابِ خویش یک یہودی اسقف را گفتم/واقف گردانم/پیش یہودی اسقف بردم،و تعبیر دریافت کردم گفت مرا ایں خواب را علم و اعتبار نیست،پس از چند روز بغرضِ تجارت در صومعۂ حورا در مسکنِ بحیرا راہب رسیدم و خوابِ خود را تعبیر پرسیدم بحیرا سوالاتِ چند از قبیلہ و وطن و حرفت پرسید۔

اردو: جواب میں میں نے کہا میں قریشی ہوں،مکہ کا رہنے والا ہوں تجارت پیشہ ہوں،بحیرا نے کہا اگر اللہ نے تجھے سچا خواب دکھایا ہے تو بات یوں ہوگی کہ تمہارے قبیلے سے ایک نبی مبعوث ہوگا،اس کی زندگی میں تم اس کے وزیر اور اس کی موت کے بعد تم اس کے خلیفہ ہوگے۔

فارسی: در جواب گفتم من قریشی ام و باشندۂ مکہ و تجارت پیشہ،بحیرا گفت ار خدا تعالیٰ ترا خوابِ حق نمودہ است پس کہ از قبیلۂ شما پیغمبرے مبعوث شود،در زندگانیِ او شما وزیرش باشید و بعد وفاتش خلیفۂ او گردید۔

(درس نمبر ۵۹)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: بکارِ خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ   پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ
ندارم جز تو ملجاے ندانم جز تو ماواے   توئی خودساز وسامانم اغثنی یارسول اللہ

اردو: میں اپنے کام میں سرگرداں ہوں اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیے۔ میں پریشان ہوں میں پریشان ہوں اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیے۔

آپ کے سوا پناہ کی کوئی جگہ نہیں رکھتا ہوں، آپ کے سوا پناہ کی کوئی جگہ نہیں جانتا ہوں۔

آپ از خود/آپ ہی میرا سہارا/اثاثہ ہیں اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیے۔

فارسی: شہا بےکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن   مریضِ دردِ عصیانم اغثنی یارسول اللہ
اگر رانی وگر خوانی غلامم انت سلطانی   دگر چیزے نمی دانم اغثنی یارسول اللہ

اردو: اے بادشاہ غریب نوازی کیجیے، اے طبیب علاج کیجیے۔ میں گناہ کے درد کا مریض ہوں اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیے۔ (سرکار) اگر آپ ﷺ بھگائیں یا بلائیں میں تو آپ کا غلام ہوں آپ میرے آقا ہیں، دوسری کوئی چیز نہیں جانتا اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیے۔

فارسی: چوں محشر فتنہ انگیزد بلاے بےاماں خیزد   بجویم از تو درمانم اغثنی یارسول اللہ
گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ   شکستم رنگ سامانم اغثنی یارسول اللہ

اردو: جب محشر فتنہ برپا کرے بے پناہ مصیبت ڈھائے، تو میں (یارسول اللہ ﷺ) آپ ہی سے اس کا علاج ڈھونڈوں/رہا ہوں۔ میں گرفتارِ بلا ہوں رہائی دیجیے اے حکیم میرے مرض کی دوا دیجیے، میرے اسباب (عمل) کی رنگت پھیکی ہے، بے سروساماں ہوں اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیے۔

فارسی: رضایت سائلِ بے پر توئی سلطانِ لاتنہر   شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یارسول اللہ

اردو: رضا آپ کا عاجز ولاچار غلام ہے آپ نہ دھتکارنے والے بادشاہ ہیں، اے شاہِ امم ﷺ میں اسی لیے عرض کرتا ہوں اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فعل معطوف: سن کر، شنیدہ ☆ کھا کر، خوردہ ☆ وہ کھانا کھا کر آ گیا، او طعام خوردہ بیامد ☆ وہ کام کر کے گیا، او کار کردہ رفت

☆ میں نے خط لکھ کر اس کو دیا، من نامہ نوشتہ بأو دادم۔

اوپر کی مثالوں میں فعل کے بعد ''ہ'' 'واو' کی جگہ استعمال ہوئی ہے فعل کا اصل مطلب یوں تھا ''او طعام خورد و رفت''، لیکن فعل معطوف بنانے کے لیے 'واو' کو ''ہ'' سے بدل دیا تو ''او طعام خوردہ رفت''، ہو گیا جس میں معطوف کے معنی پائے جاتے ہیں

فعل معطوف: وہ فعل ہے جس میں عطفی معنی پائے جاتے ہیں یہ فعل اصل میں دو فعلوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور دونوں طرح استعمال ہوتا ہے لیکن یہ صورت زیادہ سلیس اور عام ہے۔

(فارسی اردو بول چال ص ۶۴،۶۵)

(درس نمبر ۶۰)

فارسی بناؤ

اردو: اسلام میں حلال روزی کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اسی لیے جہاں کہیں عبادت کا حکم دیا گیا ہے، حلال اشیا کے کھانے کا بھی حکم دیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پاک چیز کھاؤ اور نیک کام کرو، رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایمان لانے اور نماز پڑھنے کی فرضیت کے بعد رزق حلال کی تلاش فرض ہے۔

فارسی: دراسلام رزقِ حلال را اہمیتِ عظمیٰ است، بدیں سبب ہر جا کہ حکمِ عبادت دادہ شدہ است، حکمِ اشیائے حلال خوردن نیز دادہ شدہ است، چنانچہ خدا تعالیٰ می فرماید: رزقِ پاکیزہ بخورید و کارِ نیک بکنید، رسولِ کریم ﷺ می فرمایند: بعدِ فرضیتِ ایمان آوردن و نماز گزاردن جستجوے رزقِ حلال فرض است

اردو: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تم نمازیں پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح جھک جاؤ اور روزے رکھتے رکھتے تانت کی طرح دبلے ہو جاؤ تو بغیر تقویٰ اختیار کیے اور مالِ حرام سے بچے کچھ بھی قبول نہ ہوگا،

فارسی: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما می فرمایند: ار شما نماز گزاردہ چوں کمان شوید و روزہ داشتہ چوں ریشہ لاغر شوید بدونِ تقویٰ گزیدن واز مالِ حرام پرہیزیدن ہیچ عمل قبول نشود۔

اردو: رزق حرام کھا کر عبادت کرنا ایسا بیکار ہے، جیسا گوبر پر مکان تعمیر کرنا، یاد رکھو رزق حلال کو قلب کی نورانیت میں بڑا دخل ہے لہذا مال حرام سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔

فارسی: رزقِ حرام خوردہ عبادت کردن چنیں باطل است کہ بر سرگیں خانہ ساختن، بدانید

رزقِ حلال را در نورانیتِ قلب بسیار دخل است، پس از مالِ حرام پرہیزیدن و تقویٰ ورزیدن بغایت واجب است۔

اردو: جن چیزوں کی حرمت پر علمائے دین اور فقہائے شریعت کا فتویٰ ہے ان کا استعمال نہ کرو کیوں کہ ان کے استعمال سے آدمی فاسق بن جاتا ہے اور ثقاہت باقی نہیں رہتی۔

فارسی: چیزے کہ بر حرمتِ او علمائے دین و فقہائے شریعت فتویٰ دادہ اند استعمال مکنید زیرا چہ از استعمالش مرد فاسق می گردد و ثقاہت باقی نمی ماند۔

(درس نمبر ۶۱)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: روزے شیرے بہ طلبِ صید از بیشہ بیروں رفت، تیراندازے ہر دو بچۂ او را بکشت، و پوست بکشید، چوں شیر آمد و بچگاں را ازاں گونہ بر زمین افگندہ دید، فریاد بہ آسمان رسانید، در ہمسائیگی او شگالے بود آواز بشنود، و بہ نزدیکِ او رفت و گفت ''موجبِ ضجرت چیست؟

اردو: ایک روز ایک شیر شکار کی تلاش میں جنگل رجھاڑی سے باہر نکلا، ایک تیرانداز نے اس کے دونوں بچوں کو مار دیا، اور کھال کھینچ لی، جب شیر آیا اور بچوں کو اس طرح زمین پر پڑا ہوا دیکھا، تو فریاد آسمان تک پہنچائی، اس کے پڑوس میں ایک گیدڑ تھا، اس نے آواز سنی، اور اس کے پاس گیا اور کہا ''تیری بے قراری کا سبب کیا ہے؟

فارسی: شیر صورتِ حال باز راند''۔ گفت ''بداں کہ ہر ابتداے را انتہاے است''۔ و ہر گاہ کہ مدتِ عمر سپری شد و ہنگامِ اجل فراز آمد، و آں لحظہ تاخیرِ صورت نہ بندد۔ نیز بنائے کار ہائے عالم بر ایں نہادہ شدہ است بر اثرِ ہر غم شادی چشم می باید داشت۔ و در عقبِ ہر سوری شیونی توقع می باید کرد، و در ہمہ احوال بہ قضائے آسمانی رضا می باید داد کہ پیرایۂ خردمنداں در حوادث صبر است۔

اردو: شیر نے صورت حال بیان کی' تو گیدڑ نے کہا "تو جان ہر ابتدا کی انتہا ہے" اور جب کبھی عمر کی مدت پوری ہو جائے اور موت کا وقت سامنے آ جائے، تو اس وقت دیر ممکن نہیں نیز دنیا کے کاموں کی بنیاد اسی پر رکھی گئی ہے ہر غم کے بعد خوشی کی امید رکھنی چاہیے، اور ہر خوشی کے بعد غم کی امید کرنا چاہیے، اور ہر حال میں خدا کے حکم پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ عقل مندوں کا طریقہ ناگہانی واقعات میں صبر کرنا ہے

فارسی: چوں بود چنیں بدست کارِ عالم   راحت پس اندوہ است و شادی پس غم

جزع در توقف آر، و انصاف از نفسِ خود بدہ کہ آنچہ تیرانداز با تو کرد، اضعافِ آں از تو بر دیگراں رفتہ است، و ایشاں ہم چنیں جزع و اضطراب درمیاں آوردند، و باز بہ ضرورت صبور گشتہ،

اردو: جب دنیا کا نظام ایسے ہاتھ میں ہے تکلیف کے بعد آرام اور غم کے بعد خوشی ۔ بے قراری ختم کر، اور خود انصاف کر، کہ جو کچھ تیرانداز نے تیرے ساتھ کیا، اس سے کہیں زیادہ تکلیف تجھ سے دوسروں کو پہنچی ہے، اور ان لوگوں نے بھی اسی طرح بے صبری اور بے قراری کی تھی، اور پھر مجبور ہو کر صابر ہو گئے،

فارسی: و نشنودۂ کہ ہر چہ کردہ شود مکافاتِ آں از نیکی و بدی بر اندازۂ کردارِ خویش چشم می باید داشت ۔ چہ ہر کہ تخمِ پراگند ریعِ آں بے گماں بردارد ۔ اگر ہمیں سیرت را ملازمت خواہی نمودن از یں ہا بسے باید دید ۔ اخلاقِ خود را بہ رفق و کم آزاری آراستہ گرداں و دیگراں را مترساں تا ایمن توانی زیست ۔

اردو: اور تو نے نہیں سنا ہے کہ جو کچھ کیا جاتا ہے اس کے اچھے برے بدلے کی اپنے عمل کے اندازے کے مطابق امید رکھنا چاہیے ۔ اس لیے کہ جو کچھ بیج بوتا ہے اس کا پھل یقیناً حاصل کرتا ہے اگر تو اسی طریقے کو لازم پکڑنا چاہے تو اس جیسے بہت سے دیکھے گا ۔ اپنے اخلاق کو نرمی اور کم آزاری کے ساتھ آراستہ کر اور دوسروں کو مت ڈرا تا کہ بے خوف ہو کر تو زندگی گزارے ۔

(درس نمبر ۶۲)

فارسی بناؤ:

اردو: فتح نہاوند کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس مشاورت میں ایرانیوں کی بغاوت، سرکشی اور فوجی تیاریوں کے اسباب معلوم کیے تو بتایا گیا کہ ایرانیوں کی بار بار شورش و بغاوت اور صف آرائی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ان کا بادشاہ یزدگرد فارس میں موجود ہے۔

فارسی: بعدِ فتحِ نہاوند حضرت عمر رضی اللہ عنہ در یک مجلسِ شوری سبب بغاوت و سرکشی وتہیۂ لشکرِ ایرانیاں معلوم کرد گفتہ شد کہ بارہا شورش و بغاوت و صف آرائی ایرانیاں را سبب اساسی ایں است کہ پادشاہِ ایشاں یزدگرد در فارس موجود است ۔

اردو: اور جب تک وہ موجود رہے گا ایرانی برابر لڑتے رہیں گے اور آئے دن بغاوت و جنگ کا خاتمہ نہ ہو سکے گا ۔ اگر آپ ہم کو بلاد ایران پر عام لشکر کشی کی اجازت دیں تو ہم ان کے بادشاہ کو ایران سے نکال دیں، اُس وقت ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ سلسلۂ فتن ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا ۔

فارسی: و تا وقتیکہ او باشد ایرانیاں ستیزند و بغاوت و جنگ را خاتمہ نتواند شد ۔ اگر ما را بر بلادِ ایران اجازتِ عام لشکر کشی دہی ما پادشاہِ اوشاں را از ایران بیروں آریم، آں گاہ چشم ہائے اوشاں منقطع شوند و ایں سلسلۂ فتن دائماً ختم گردد ۔

اردو: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مناسب رائے کو پسند کیا اور حدودِ فارس سے کیانی اقتدار کا کلی طور پر خاتمہ کرنے کے لیے ایران کے تمام صوبوں اور ضلعوں پر لشکر کشی کا فیصلہ کر لیا، تا کہ پورا ملک بے جان ہو کر اسلامی اقتدار کے سامنے گھٹنے ٹیک دے اور کوئی ایرانی سردار سے پہلے کی طرح صف آرائی کی جرأت نہ کرے ۔

فارسی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایں رائے مناسب راپسندیدواز حدودِ فارس برائے استیصال اقتدارِ کیانی برہمہ صوبہا وضلعہائے ایران فیصلۂ لشکرکشی کرد، تاہمہ ملک بے جان شدہ پیشِ اقتدارِ اسلامی سرِ تسلیم خم کند وکسے از سرِ خیلے ایران چوں گزشتہ جرأتِ صف آرائی نکند۔

(درس نمبر ۶۳)

اردو میں ترجمہ کرو:

فارسی: اے شافعِ تردامناں وَے چارۂ دردِنہاں
جانِ دل وروحِ رواں یعنی شہ عرشِ آستاں
اے مسندت عرشِ بریں وَے خادمت روحِ امیں
مہرِ فلک ماہِ زمیں شاہِ جہاں زیبِ جناں

اردو: اے گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے اور اے دردِ دل کا علاج فرمانے والے ☆ دل کی جان اور دارومدار یعنی بلند بارگاہ والے بادشاہ ☆ اے وہ کہ آپ کی مسند عرشِ بریں ہے اور آپ کے خادم روحِ امیں ہیں ☆ (اور آپ تو) آسمان کے سورج، زمین کے چاند، دنیا کے بادشاہ اور جنتوں کی زینت ہیں۔

فارسی: عینِ کرم زینِ حرم ماہِ قدم انجم خدم
والاحشم عالی ہِمم زیرِ قدم صد لامکاں
آئینہ ہا حیرانِ تو شمس وقمر جویانِ تو
سیّارہا قربانِ تو شمعت فدا پروانہ ساں

اردو: کرم کے چشمہ، حرم کی زینت، قدیم کے چاند اور ستارے آپ کے خادم ہیں ☆ بڑی شان وشوکت والے، بلند حوصلہ والے اور (آپ کے) قدموں کے نیچے سیکڑوں لامکاں

ہیں ☆ آئینے آپ سے حیران ہیں سورج اور چاند آپ کے متلاشی ہیں ☆ ستارے آپ پر قربان ہیں شمع پروانوں کی طرح آپ پر فدا ہے۔

فارسی: گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو
سنبل نثارِ موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں
در ہجرِ تو سوزاں دلم پارہ جگر از رنج وغم
صد داغ سینہ از الم وَز چشم دریائے رواں

اردو: پھول آپ کی خوشبو سے مست ہوگئے بلبل آپ کے چہرۂ انور پر فدا ہے ☆ سنبل آپ کی زلفوں پر قربان ہے طوطی آپ کی یاد میں نغمہ سنجی کرتی ہے ☆ آپ کی جدائی میں میرا دل جل رہا ہے اور رنج وغم کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ☆ درد وکرب سے سینہ میں سیکڑوں داغ ہیں اور آنکھ سے ایک دریا جاری ہے۔

فارسی: بہرِ خدا مرہم بنہ از کارِ من بکُشا گرہ
فریادرس دادے بدہ دستے بما افتادگاں
شکر بدہ گو یک سخن تلخ است برمن جانِ من
بارے نقاب از رخ فگن بہرِ رضاؔئے خستہ جاں

اردو: خدا کے واسطے مرہم رکھ دیجیے میرے مقصد کی خاطر گرہ کھول دیجیے ☆ فریادرسی کیجیے انصاف دیجیے اور ہم گرے ہوؤں کی کچھ مدد کیجیے ☆ شکر (چینی) دیجیے ایک بات ہی کر لیجیے مجھ پر میری جان دوبھر ہوگئی ہے ☆ ایک مرتبہ چہرۂ انور سے نقاب ہٹا دیجیے زخمی دل رضاؔ کے واسطے

(درس نمبر ۶۴)

فارسی بناؤ:

اردو: حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۴ھ میں ضلع مرادآباد کے ایک قصبہ بھوجپور میں بروز دوشنبہ صبح کے وقت ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد حافظ غلام نور ایک عاشق قرآن اور خدا رسیدہ بزرگ تھے، پہلے انھوں نے آپ کو قرآن مجید حفظ کرایا۔

فارسی: حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ در چہاردہم وسیزدہ صدی ہجری در قصبۂ بھوجپور از مضافات مرادآباد بروز دوشنبہ بوقت صبح در یک خانوادۂ متدین پیدا شد، پدرِ بزرگوارش حافظ غلام نور یک عاشقِ قرآن وخدا رسیدہ بزرگ بود، اولیں او (حافظ ملت) را حفظِ قرآن مجید کنانید/گردانید۔

اردو: پھر ابتدائی اردو اور فارسی کی تعلیم کے لیے مولوی عبدالمجید بھوجپوری اور ابتدائی عربی تعلیم کے لیے حکیم محمد شریف کی خدمت میں بھیجا، درجۂ مولوی کی تکمیل جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں کی، پھر متوسطات اور منتہی کتابوں کے درس کے لیے اجمیر تشریف لے گئے۔

فارسی: باز برائے تعلیمِ ابتدائی اردو و فارسی در جنابِ مولوی عبدالمجید بھوجپوری و برائے درسِ ابتدائی عربی در جنابِ حکیم محمد شریف فرستاد، تکمیلِ درجۂ مولویت در جامعہ نعیمیہ مرادآباد کرد، باز برائے خواندنِ کتاب ہائے متوسطات ومنتہی بہ اجمیر شریف ببرد۔

اردو: وہاں آپ نے دارالعلوم معینیہ میں داخلہ لیا اور پورے نو سال صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہ کر درسِ نظامی کے تمام فنون بالاستیعاب حاصل کیے، فراغت کے بعد استاذ گرامی حضرت صدر الشریعہ کے حکم سے ۲۹ رشوال ۱۳۵۲ھ میں بحیثیتِ صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور تشریف لائے۔

فارسی: آں جا در دارالعلوم معینیہ داخل شدہ نُہ سالِ کامل در بارگہِ صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ماندہ ہمہ فنونِ درسِ نظامی بالاستیعاب حاصل کرد، بعد از فراغت بحکمِ استاذِ گرامی حضرت صدر الشریعہ در بست ونُہم شوال سن پنجاہ و دو وسیزدہ صدی ہجری بحیثیتِ صدر المدرسین بہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور تشریف آورد۔

اردو: آپ نے اپنی شبانہ روز مساعی کے ذریعہ اس مدرسہ میں چار چاند لگا دیا، چند ماہ کے بعد آپ نے دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم بنام تاریخی باغ فردوس ۱۳۵۳ھ میں قائم کیا، اس ادارے نے اتنی شہرت حاصل کی کہ چند سالوں کے اندر ہی ہندوستان کے گوشے گوشے سے طلبہ کا ہجوم اس قدر بڑھا کہ وہ وسیع وعریض عمارت بھی تنگ دامنی کا شکوہ کرنے لگی۔

فارسی: بذریعۂ مساعئ شبانہ روز ایں مدرسہ را بذروۂ ارتقا رسانید و بعد از چند ماہ دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم را بنامِ تاریخش باغِ فردوس در سیزدہ صد و پنجاہ وسہ ہجری قائم نمود، ایں ادارہ چنداں مشہور کہ در سالہائے چند از گوشۂ ہند ازدحام متعلماں ایں قدر افزود کہ آں عمارتِ وسیع وعریض شکوۂ تنگ دامنی کردن آغازید۔

اردو: پھر آپ نے ۱۳۹۲ھ میں الجامعۃ الاشرفیہ کے نام سے علم وفن کا ایک ایسا شہر بسایا کہ جس میں ہندو بیرون ہند کے طلبہ ہزاروں کی تعداد میں تحصیل علم کر سکیں، چوں کہ اس ادارہ کی ہر اینٹ میں آپ کا اخلاص شامل ہے اس لیے ہزار مخالفتوں کے باوجود یہ ادارہ اپنے علم وفن کی روشنی سے ایشیا کا گوشہ گوشہ منور کر رہا ہے۔ خداے تعالیٰ علم وفن کے اس چمن کو ہمیشہ سرسبز وشاداب رکھے (آمین)

فارسی: بعد ازاں در نود و دو ہجری بنامِ الجامعۃ الاشرفیہ چنیں شہرِ علم وفن آباد کرد کہ درو ہزار ہا طالبانِ ہند و بیرونِ ہند تحصیلِ علم می تواند کرد، زیرا چہ در ہر خشتِ ایں ادارہ اخلاصِ او (حافظ ملت) شامل است ہمیں وجہ با ہزاراں مخالفت ایں ادارہ از روشنئ علم وفنِ خود گوشہائے ایشیا منور می کند۔ خداے تعالیٰ ایں چمنستانِ علم وفن را سدا سرسبز وشاداب دارد۔ (آمین)

(درس نمبر ٦٥)

جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۷رذی قعدہ ۱۴۲۴ھ (ایک طالب علم کا خط باپ کے نام)

میرے مشفق والد السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایک زمانے سے آپ کی بارگاہ میں، میں نے کوئی خط نہ بھیجا۔ یہ میری طرف سے لاپرواہی نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا سالانہ امتحان بہت قریب ہے ۔چندروز بعدامتحان شروع ہوجائے گا۔اپنے اسباق یادکررہاہوں۔اسباق سے اتناوقت نہیں مل پاتا کہ آپ کی بارگاہ میں خط لکھوں۔ ہروقت کتابوں کے اسباق اورمطالعہ میں مصروف رہتاہوں یہاں تک کہ میرے پاس اتنا بھی وقت نہیں ہے کہ گھومنے کے لیے کمرے سے باہر نکلوں اسی وجہ سے میں کمزور ہوگیا ہوں

حاصل کلام: ان دنوں اپناپوراوقت اسباق کو یادکرنے میں گزاررہاہوں تاکہ امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کروں۔ والد ماجد! دعا کیجیے کہ خداتعالیٰ مجھے کامیابی وکامرانی سے ہم کنار کرے۔ان شاء اللہ امتحان کے بعد آپ کی قدم بوسی کروں گا۔میری مہربان ماں کو بصداحترام محبت بھرا سلام پیش فرمادیجیے۔

والسلام

محمد ساجد (زمرۂ اول) جامعہ اشرفیہ

(صدرالمدرسین کے نام ایک طالب علم کی طرف سے رخصت کی درخواست)

حضور صدرالمدرسین صاحب قبلہ۔جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی بارگاہ میں

السلام علیکم

گرامی وقار! آنے والے ہفتہ میں مارہرہ شریف میں مضمون نگاری کے مقابلے کا ایک پروگرام منعقد ہوگا۔جس میں مدارس اور یونیورسٹی کے طلبہ شرکت کررہے ہیں اس مقابلے میں شرکت کے ارادے سے میں نے بھی ایک مضمون لکھا ہے بصدادب واحترام عرض گزارہوں کہ مجھے سات دن کی یعنی پیر سے اتوار تک رخصت عنایت فرمائیں۔ بے حد نوازش ہوگی۔

فقط والسلام

آپ کا خادم

محمد یوسف (زمرۂ چہارم) جامعہ اشرفیہ۔مبارک پور

۱۰رذی القعدہ ۱۴۲۴ھ